فاللہ خیر حافظاً وھو ارحم الراحمین

اشعار موعظت بہ پیرایہ تصوف و در نعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حمید صاحب اکبرآبادی

تخلص صدق۔

مطبع الطافی پریس آگرہ میں طبع

قیمت ------ فی جلد عہ
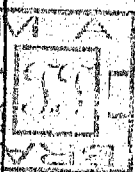
تقریظ محمد اکبر صاحب اکبر آبادی

دیوان صدق نعتیہ مقبول بارگاہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین
تصنیف **حافظ محمد حمید** رضا صاحب تخلص صدق ساکن آگرہ محلہ گدٹہیہ حکیم جی عجایب
دیوان نعت مین ہے کہ اس زمانہ مین آج تک ایسے دیوان نعتیہ کم ہوئے ہونگے شعرون مین مضامین
عبرت انگیز و موعظت پذیر اور تصوف کوٹ کوٹ کے بہرا ہے دیکھنے سے تعلق ہے عیان راچہ بیان -
نعت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مضامین عمدہ عمدہ لکھے ہین اکثر آیات اور احادیث کا ترجمہ ہے
سراسر مغز حقایق بہرا ہے - ہر ایک مصرعہ سے تصوف کا رس ٹپک رہا ہے - معرفت کا دریا بہہ رہا ہے حقیقت
مین سمندر کو کوزہ مین بہرا ہے - اہل مذاق اہل المعارف بالباس سے حظ اوٹھاوینگے - اسکے ہر ایک مسئلہ
پڑہنے سے ایک دلپہ صدمہ گذرتا ہے دلپر چوٹ لگتی ہے - دل پر نرمی کا اثر پیدا ہوتا ہے - دنیا بہولتی ہے -
آخرت یاد آتی ہے - خدا کی شان نظر آتی ہے - **حافظ صاحب** ایک سیدھے سادہ مزاج آدمی ہین
ہر دل عزیز ہمہ صفت موصوف ہین - بڑے باخیر و بابرکت آدمی ہین - تصوف کی کتابون سے زیادہ شوق ابرار کے
ذکر سے زیادہ ذوق - فقرا و درویشون مشایخون سے نہایت محبت رکھتے ہین - خرقہ بیعت ارادت
اپنے اُستاد حاجی حافظ سید فضل حسین صاحب سلمہ سے حاصل ہے وہ ایک بڑے بزرگ آدمی ہین اونکی ہی
سی اونکی بہی ایک بات ہے کہ ماہ رمضان مبارک مین سورہ الحمد سے سورہ والضحی تک کہڑے کہڑے ایک رکعت
پڑہی اور باقی سورتین اونیس رکعت مین پڑہکر تمام قرآن ختم کیا - اونہین کے پیرو حافظ محمد حمید رضا صاحب سلمہ
ہین - اکثر ماہ رمضان مین ایک رات مین قرآن ختم کرتے رہے - خداوند تعالی حافظ صاحب موصوف کو
سلامت باکرامت رکھے میلاد شریف بہی نہایت خوش آواز اور عمدہ طرز سے پڑہتے ہین - بہت اشعار
شہادت جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام و نیز حضرت علی اکبر وغیرہ مین تصنیف کیے ہین وہ بہی
عنقریب طبع ہونیوالے ہین - اس دیوان کے اکثر شعر قصہ طلب ہین - مضامین بعض اشعار کا عاشقان
صادق کیطرف سے منسوب ہونا چاہیے فقط

اطلاع یہ دیوان سنہ ۱۸۹۶ع مین چھپنا شروع ہوا تہا درمیان مین چھپنا بند ہوگیا - اب سنہ ۱۸۹۹ع مین اختتام کو پہونچا -
جن صاحبون کو خریداری اسکی منظور ہو قیمت اسکی ایک روپیہ بہیجکر طلب فرماوین جنکو ایک مصرعہ بہی اسکا پسند آیا
اونکا روپیہ وصول ہوا فقط الشتہر اویس و جنید ولد حافظ محمد حمید مقام آگرہ محلہ گدٹہیہ حکیم جی

اشعار موعظت پذیر و تصوف و در
نعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یعنے

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حیدر صاحب قادری

قادری حنفی اکبرآبادی سنہ ۱۸۹۶ء میں

الطافی پریس آگرہ میں طبع ہوا

خدا کے خوف سے ڈر کر یہ ہوں جو بھی دنیا
چلا جاوی وہ جنت میں نہیں پیش عمل اس
کا اسکے حال محشر سے ہو گیا ای واعظ مجھکو
جو دیکھوں خواب میں صورت تو بھی رو اوہوا اس میں قدم
مجھے خطرہ نہیں پل سے او ہول قیامت سے
یقین جانوں بلا شک وہ مری جنت او ٹھاویگا
ولی حق علی مرتضی کی کچھہ صفت ہم سے نہو ہرگز
گنہ میں بسر کرتا ہوں ہر دم عمر میں اپنی
جو زیارت خواب میں ہو جائی مجھکو شاہ عالم کی
کری پیدا دسلطان جو ریاضت او مشقت سے

بنگے پیاسے میں بیشک وہی ایک جام کوثر کا
نثار دل سے فدا ہے جو کہ اس روئی منور کا
قیامت میں سہارا ہے مجھے اپنے پیمبر کا
سری انکھونکے رونے سے بندھے ایک تار گوہر کا
غلام ہوں میں ابا بکر و عمر عثمان و حیدر کا
خلوص دل سے جو کہ ہے محب عثمان و حیدر کا
ولایت اور کرامت سے اکھاڑا اپنے دروازہ خیبر کا
قیامت میں بھلا کیا حال ہوگا مجھ سے مضطر کا
خوشی میں آنکھہ سے جاری ہو طوفان ایک سمندر کا
مکان جنت میں ہو اوسکے لیۓ یاقوت احمر کا

مجھے وحشت نہیں ہے صدق محشر سے نہ کچھہ پل سے
حقیقت میں غلام ہے تو شہ شبیر و شبر کا ٭

ولہ

جو شخص شکر کرتا ہے رب قدیر کا
جس شخص نے کہ حکم نبی پر عمل کیا
دنیا میں عشق احمد مرسل سے جو مرے
کعبہ سے ہو کے جو کہ مدینہ کو جاویگا
تصدیق جس بشر نے نہیں کی رسول کی
خیر الوری پہ لاویگا ایمان جو بشر
کینہ رکھیگا جو کہ صحابہ کرام سے
اسکا بخیر خاتمہ ہوویگا بالیقین
احمد کا نام جب سنو بھیجو درود تم
جو کہت کا اس نبی کے ہو بوسہ مجھے نصیب
ساعت ہو کونسی کہ مدینہ نظر پڑے

مژدہ ہے اوسکے واسطے نعم النصیر کا
وارث وہی ہے عقبی میں تاج و سریر کا
خدشہ ذرا اسکو ہے نہیں منکر نکیر کا ٭
وہ مستحق خدا سے ہے اجر کبیر کا ٭
بیشک مزا وہ چکھے عذاب سعیر کا
جنت میں وہ تو پاویگا جامہ حریر کا
بس آگ میں جلیگا بدن اوس شریر کا
جو معتقد ہی آپ کے چاروں وزیر کا
اندازہ کچھہ نہیں ہے قلیل و کثیر کا
سر جسکے در پہ جھکتا ہے شاہ و وزیر کا
دیکھوں کسی طرح سے کنارہ حصیر کا

دہشت نہیں ہے قبر کی اب مطلقاً ذرا — ہے آسرا تو مجکو بشیر و نذیر کا

ہے التجا یہہ صدق کی رب غفور سے
مسکن بنے مدینہ میں کچھہ دن فقیر کا

ولہ

اللہ کے جو ذکر میں ہاں نغمہ زن ہوا — عقبی میں اوسکا جانوں کہ بہاد من ہوا
جو مستعد ہوا کوئی لکھنے میں نعت کے — مشہور ہر دیار میں اسکا سخن ہوا
دنیا میں جو بشر کہ فنا فی الرسول ہے — اُسکا نہ قبر میں کبھی میلا کفن ہوا
جنت وطن ہی اسکا ہی جانوں دوستو — عشق نبی میں جو کہ یہاں بے وطن ہوا
پیدا ہوئی جو آب تو باران ہوا نزول — سو کیا بڑا جو صحرا تہا وہ سب چمن ہوا
کیا ہی خلیق آپ تھے کیا ہی شفیق تھے — آزردہ آپ سے نہ کوئی مرد و زن ہوا
دنیا کی تلخی جاتی رہی اُسکی آن میں — ذکر نبی سے جسکا کہ شیریں دہن ہوا
سختی سے کوئی بات کسی سے نہیں کہی — غصہ کبہی کسی پہ نہ شاہ زمن ہوا
پل سے گریگا وہ تو جہنم کی نار میں — راہ نبی میں جسکو کہ چلنا کٹھن ہوا
درد فراق سے ہی کہتے اویس تھے — ملنا نبی سے مجکو تو مشکل کٹھن ہوا
ہجری کے سال تب ہی سے گنتے ہیں دوستو — ختم رسل کا جب سے مدینہ وطن ہوا
عقبی کی فکر کا تو اسے دغدغہ نہیں — دنیا کی فکر میں جسے رنج و حزن ہوا
حیوان سے بھی بد ہیں بشر اسمیں شک نہیں — انسان وہی ہے جسکا کہ اچھا چلن ہوا
بیشک بشر نہیں ہی وہ حیوان ہی ضرور — جو اس جہان سے آکے یہاں بد چلن ہوا

کیا حال ہوگا تیرا قیامت میں دیکھیے
بد ہے بڑا تو صدق نہ ابتک حسن ہوا

ولہ

روضہ پہ اپنے مجکو بلا لیجیے شہا — صورت ذرا تو اپنی دکہا دیجیے شہا
مضطر ہوں بیقرار ہوں بیتاب ہوں ملول — چہرہ سے برقع اپنا اوٹہا دیجیے شہا
لاکہوں غریب حق سے ملائے ہیں آپ نے — مجکو بھی اپنے جلد ملا دیجیے شہا

مختار دو جہان کا کیا ہے حضور کو
بخشش میری تو حق سے کرا دیجیے شہا

عصیاں سے ڈوبا جاتا ہوں گرداب بحر میں
بیڑے مرے کو پار لگا دیجیے شہا

آ دیں نکیر قبر میں پوچھیں سوال جب
صورت تب اپنی آ کے دکھا دیجیے شہا

مار سقر کی راہ پہ شیطان ہے غوی
جنت کی راہ ہمکو بتا دیجیے شہا

دفتر سے فرد نامۂ اعمال بد مرے
منگوا کے اسکو وانسے مٹا دیجیے شہا

درد فراق ہجر سے ناشاد ہے غریب
اب در پہ اپنے اسکو بلا لیجیے شہا

نامہ مرا تو سیاہ ہے اعمال زشت سے
نیکوں میں نام میرا لکھا دیجیے شہا

دنیا اگر نہ ہووے تو پروا نہیں ہمیں
حق سے اب ہمکو عقبی دلا دیجیے شہا

حیران صدق سخت ہیں مدت سے ہے پڑا
طیبہ اب اپنا اس کو دکھا دیجیے شہا

ولہ

عشق احمد میں اب جسکا دل کہ مائل ہو گیا
جان لو بار گنہ اوس پہ سے زائل ہو گیا

جنت ماویٰ میں پاویگا مکاں بیشک وہ شخص
محفل میلاد سلطان میں جو شامل ہو گیا

پا گیا نار جہنم سے وہ چھٹکارا ضرور
خطرۂ دوزخ سے جسکا رنگ زائل ہو گیا

پاویگا وہ رنج عقبیٰ کا نہیں ہرگز ذرا
لذت دنیا میں جسکا دل کہ مائل ہو گیا

کر رکھا ہے جسنے ذکر احمد مرسل کا شغل
اوس کے سر سے رنج و غم دنیا کا زائل ہو گیا

بنگئے موتی درخشاں اسکے جانوں خلد میں
آنسوؤں کو جو بہا محفل میں شامل ہو گیا

حشر میں سر پاویگا وہ شخص جانوں دوستو
ایک دم بھی جو کہ یاد حق سے غافل ہو گیا

پہونچیگا فردوس میں جانوں اسی دم دوستو
جنت ماویٰ کا اب حق سے جو سائل ہو گیا

شعر گوئی میں نہیں تہا صدق بہرہ تجکو کچھ
نعت لکھکر شاعروں میں تو بھی داخل ہو گیا

ولہ

نہیں ہے کسی جا دفینہ ہمارا
ہے کلمہ محمد خزینہ ہمارا

پھٹا ہجر شہ سے ہے سینہ ہمارا
بڑا سخت ہے اب تو جینا ہمارا

مدینہ کی زیارت مین اور شوق مین — نہ کھانا رہا ہے نہ پینا ہمارا
شب و روز اب گرمئ عشق سے — نکلتا ہے بیحد پسینہ ہمارا
اسی دل مین دیکھے ہین ہم روئے یار — یہہ سینہ ہے نقش نگینہ ہمارا
ہو دنیا مین جب تک نہ وہ مہ لقا — ہے مرنے سے بدتر یہہ جینا ہمارا
کہین کس سے جا کے اب حال حقیقت — بھرا درد و غم سے ہے سینہ ہمارا
بلاوے خدا اقا مدینے مین ہم کو — اس عالم مین اسکے ہے ہیچ جینا ہمارا
شب ہجر سے اور غم و رنج سے — فگار ہے بڑا اب تو سینا ہمارا
کوئی دوست ہووے و یا ہووے دشمن — تواضع سے ہے سب سے قرینا ہمارا
صحابہ کا جو شخص دشمن ہوا ہے — نہین جاویگا اس سے کینہ ہمارا
یہہ کہنے ہیئے اقا بس جذبہ بین آکر — جلا درد ہجران سے سینا ہمارا
نہین باز آوی ہے ہرگز گنہ سے — برا نفس سے ہے یہہ کمینا ہمارا
حبیب پیہری ہے تھے رحلت نبی سے — یہہ سونا پڑا ہے مدینہ ہمارا
رسول مکرم کے ہم مدح خوان ہین — لب آسمان پہ ہے زینہ ہمارا
فراق جدائی اغم تجہ سے — ہوا سبز رنگ مثل مینا ہمارا

مناجات ہے صدق کی یہہ ہی تجہ سے
لگا پار یا رب سفینہ ہمارا

ولہ

کسی طرح کا مجھے اب ملال بہی نرہا — کسیکو کیا ہے بقا جو بلال بہی نرہا
ہزار حیف ہی اس شخص اہل ثروت پر — مدینے جا نسکا جسکو خیال بھی نرہا
قریش نالان تھے ہر طرح کی بلاؤن سے — رسول پیدا ہوئی پہر وبال بہی نرہا
ہوئے جو قتل مین راہ خدا مین دنیا مین — انہین تو عقبی کا کوئی زوال بہی نرہا
حسین ابن علی کو جنہون نی قتل کیا — انہین رسول کا ہرگز خیال بہی نرہا
بلال تھے تجھے پہرتے بہی مدینہ مین — رسول چل لیے مجکو وصال بہی نرہا
بڑے بڑے تہے جو شاہان ذی کرم ایجا — زمین مین دفن ہوئی انکا مال بہی نرہا

تو صدق سویا ہے غفلت سے بیخبر ہو کے
تجھے تو عقبیٰ کا کوئی خیال بھی نہ رہا

ولہ

اللہ ہے گناہوں سے مددگار ہمارا
بندے ہیں آپکے وہی ستار ہمارا

دوزخ سے نہ خطرہ ہے نہ ہی خواہش جنت
پہونچاوے جدھر چاہے ادھر یار ہمارا

کھلنے سے ہی در خلد پہ غلمان و ملائک
آویگا عجب شان سے مختار ہمارا

پوچھینگے ملک ہیں تو یہ ان سے کہوینگا
ہے شافع مختار تو سردار ہمارا

کہتے شب اسریٰ میں سبھی حور و ملائکے
آویگا بڑی دھوم سے سردار ہمارا

دنیا کی مصیبت سے نہیں خطرہ ہی ہمکو
ہر حال میں اللہ ہے مددگار ہمارا

حضرت نے کہا ہو کہ رکھے ہم سے محبت
دیکھیگا کسی روز وہ دیدار ہمارا

جنت نہیں ہمکو ہی قیامت سے ذرا بھی
ہے سید ابرار تو مختار ہمارا

کہتے نبی حق میں نہیں بلال حبشی کے
ہے وہ تو محبت میں گرفتار ہمارا

دل عشق میں احمد کے تو جس پہ بڑا ہے
جاویگا کسی طرح نہ آزار ہمارا

ایک روز نبی نے کہا اویس قرن کو
مدت سے ہے وہ عشق میں بیمار ہمارا

بخشیں ہی تو گناہوں سے نہیں صدق ہی خطرہ
ہے احمد مرسل تو مددگار ہمارا

ولہ

مجھے ہی نہیں اب سہارا کسی کا
بجز ذات احمدؐ نہ یارا کسی کا

ہے قبضہ میں حق کے بلاشبہ بیشک
گھٹانا کسی کا بڑھانا کسی کا

سوائے محمدؐ قیامت میں ہرگز
نہیں وان تو ہوگا نہ یارا کسی کا

قیامت میں ہونگے نبیوں کے درجے
محمدؐ سے زیادہ نہ ہوگا کسی کا

نہ جب تک مجبور ہوں ہمارے پیغمبر
گذر پل سے ہرگز نہ ہوگا کسی کا

بغیر از وسیلے محمدؐ کے جانو
نہیں ہوگا پل سے گذارا کسی کا

پڑے اپنی اپنی قیامت میں سبکو
نہ موسیٰ کسی کے نہ عیسیٰ کسی کا

یہی رضوان کہتا تھا اسریٰ میں ہر دم
اب آنا ہے وہ جلد پیارا کسی کا

جو عارف ہیں بندے وہ حق ہی کو دیکھیں
برا وہ نہ دیکھیں نہ اچھا کسی کا

ہوا جو کہ رتبہ ہے احمدؐ نبی کو
ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کسی کا

خبر لیجیے آ کے اب جلد اسکی
نکلتا ہے دم اے مسیحا کسی کا

پڑیگی قیامت میں اپنی سبھوں کو
نہ مادر کسی کی نہ بابا کسی کا

وسیلہ سے احمدؐ کے سب پار ہونگے
نہ جانو تم ہرگز سہارا کسی کا

جسے دیوے دولت جسے چاہے عزت
نہیں علم حق میں اجارا کسی کا

سوا تیرے حاجت نہ چاہوں کسی سے
نہ محتاج کر اب خدایا کسی کا

رسول خدا یہہ ہی کہتے تھے اکثر
نہ بہتر کسی کو ستانا کسی کا

میں پڑھتا ہوں مولود سلطان عالم
اب آنا ہے گھر میں اجالا کسی کا

نہوگا مددگار جز شاہ عالم
نہ آدم کسی کے نہ عیسیٰ کسی کا

اگر ہوتی پیدا نہ ذات محمدؐ
نہیں لگتا پھر تو ٹھکانا کسی کا

خدا نے نبی بہت پیدا کیے صدق
نہیں ایسا رتبہ بنایا کسی کا

ولہ

دل میں میری ہے خیال مصطفیٰ
خواب میں دیکھوں جمال مصطفیٰ

آئی دنیا میں ہزاروں تھے رسل
تھا نہیں کوئی مثال مصطفیٰ

مثل آئینہ تھا روی با صفا
تھا مرات حق جمال مصطفیٰ

جسکہ قرآن میں ثنا خوان ہو کریم
پھر لکھی کیا کوئی حال مصطفیٰ

کیا لکھیگا کوئی ممکن ہے میں
حد سے بیحد میں کمال مصطفیٰ

خواب میں ایک شب تو دیکھی لگ گئی
آیا جو دل میں خیال مصطفیٰ

رکھتی میں سارے پیغمبر تری
ہیں فزوں سب سے کمال مصطفیٰ

ہوتا وہ فی الفور عاشق ہی بشر
دیکھ لیتا جو جمال مصطفیٰ

مبتلا ہوتا تھا وہ تو عشق میں
دیکھتا تھا جو جمال مصطفیٰ

ہے فزون سے نہین ممکن ثنا / مین لکھون اب کیا کمال مصطفے
کہتے تھے حسرت سے دلمین یہہ اویس / دیکھئے کب ہو وصال مصطفی

قطعہ

ہے انس سے یہہ ہی مروی بالیقین / تہا نہ چہرہ پر ملال مصطفے
مجہہ سے اُف تک بہی نہین کہتے کبہی / کیا ہی عمدہ تہی خصال مصطفے
دل مین میری بیکلی رہتی ہی بس / جب سے دیکہا ہے جمال مصطفے
معجزونکو سحر کہتے مشرکین / تہے یہہ ہوتا ملال مصطفے
ایک اعرابی گرا تہا فرش پر / دیکہہ ہیبت سے جلال مصطفے
تہے نرالے عشق مین رومی صہیب / تہے وہ مفتون جمال مصطفے
واسطے امت کے مرتے دم تلک / چشمون سے بہتا زلال مصطفے
ہوگیا تاریک مثل شب جہان / جب ہوا تہا انتقال مصطفی
تا بہین رہوے نہ کوئی امتی / تہا یہی حق سے مقال مصطفی
ہجر مین اس شہ کے بعد انتقال / تہا بہت غمگین بلال مصطفے

ہے دعا اب صدق کی تجہہ سے کریم / دیکہہ لون پہر مین جمال مصطفے

ولہ

چشم سے آنسو بہانا ہوگیا / درد و غم اپنا سنانا ہوگیا
جو در روضہ پہ جانا ہوگیا / پہر نہ ملنے کا ٹہکانا ہوگیا
عشق مین کیا دل دوانا ہوگیا / دردکا اپنے جتانا ہوگیا
پہونچا گر تو منزل مقصود کو / رحمت حق کا بہانا ہوگیا
کیا ہی حکمت تہی شب معراج مین / عاصیون کا بخشوانا ہوگیا
حسرتین دل کی نکالون یا رسول / گر مدینہ مین جو آنا ہوگیا
کچہہ نہین لی آپ نے مطلق خبر / دل محبت مین دوانا ہوگیا
آپکی الفت مین ای میری بیان / کیا کہون دشمن زمانا ہوگیا

جسم یہہ بیکار ہی اس دم عزیز
مرغ تن جبکہ پروانا ہو گیا

عشق لنیکے باعث تمامی خلق مین
میرا قصہ اور فسانا ہو گیا

رہ گیا غفلت مین سوتا صدق تو
قافلہ جلدی سے روانہ ہو گیا

ولہ

جس دل مین عشق شافع روز جزا ہوا
عالم کے رنج و غم سے وہ بیشک رہا ہوا

ذکر خدا سے جس نے کہ خالی رکھا ہی دل
وہ شخص رنج و غم مین سدا مبتلا ہوا

جو کام ہی ریا کا ثواب اسمین نہین ہے
مقبول ہی وہ کار جو بہر خدا ہوا

دیتا ہی رزق زانی و میخوارون کو کریم
محروم اسکے در سے نہ شاہ و گدا ہوا

روز ازل مین جس نے کہ زیارت رسول کی
جود و کرم مین وہ ہی تو بحر سخا ہوا

اور ہماری فضل خدائی کریم سے
حامی ہمارا حشر مین خیر الوری ہوا

یہہ فخر ہمکو بہت ہی دنیا مین ای فنا
ہمکو خدا کے فضل سے ایمان عطا ہوا

ایمان اسکا ہیکا ہے مضبوط ہی قوی
جس شخص کے کہ قلب مین خوف و رجا ہوا

کیسی نماز ہماری ہی حق کو تو دوستو
قرآن مین جسکا ذکر بیان جا بجا ہوا

بس شکر ہے زبان سے خدای کریم کو
نعرہ ہماری شعرون کا اصل علی ہوا

ہوگا نہ صدق وہ تو پریشان دل کبھی
سینہ مین جس کے جان لو ذکر خدا ہوا

ولہ

پڑھیگا جو بشر دل سے اگر کلمہ محمد کا
محل اسکے لیئے طیار ہو ویگا زبرجد کا

مصیبت اور بلا مین سب ہماری دور ہوتی ہین
ہین اکسیر اعظم ہی بلا شک نام احمد کا

یقین جانو کہ رب کرتا ہی ذکر اسکا فرشتون سے
کوئی جو با ادب لیتا ہی نام حضرت محمد کا

یقین ہی خوابمین ہوویگی ایکدن اسکو زیارت بھی
جو مردم عشق وہ رکھی اگر روی محمد کا

کبھی جو رنت کسی ہی سبب مدینے وہ تو پہونچیگا
جو رکھتا شوق ہی دل سے اگر کوئی محمد کا

سمجھ لینا حرام اسپہ ہوگئی ہی آگ دوزخ کی
جسے بہایا ہی دل سے نام پیارا بس محمد کا

تمنا ہی کہ مین جاکر پکارون بلکون سے یثرب
گدا کر دے خداوندا مجھے حضرت کی مرقد کا

یہی ہے آرزو میری یہی ہی التجا میری
الہی تو بجا ور کر دی مجکو کوئی احمد کا

شہنشاہی سے بڑہ کے ہی وہ دنیا کے مراتب مین
گدا گر ہے بلا شک جو کوئی کوچے محمد کا

ذرا غور و تامل سے بیان دیکھو تو ہوہٹون کو
چمٹ جاتی ہین لب جب نام آتا ہی محمد کا

خوبی عبادت بیان کب مجہسے بہلا ای دوستو ہم سے
خدا فرما چکا قرآن مین جب اخلاق احمد کا

سرا آتا ہی زیادہ قند مصری سے سمجھ لینا
زبان پر جب میری آوے ہے نام حضرت محمد کا

بیان خامہ نہین ہو سکیگا ہم سی کچہہ ذرا مطلق
زمین پر ہی نہین پڑتا تہا سایہ آپکی قد کا

نہیں جاتا تہا وہ کوچہ جہان تشریف لیجاتے
بیان کچہہ ہو نہین سکتا ہی خوشبوی محمد کا

کہ ابلیس سرکے شیطان اور گمرہی ہی ہمت اوندہی قبضہ
ہوا دنیا مین شہرہ جب شہ عالم کی آمد کا

یہہ عالم ہی یہہ دنیا ہی خلائق اسمین رہتی ہی
ذرا سمجھو سمجھی گلشن بنا نور محمد کا

کہان آدم کہان عیسی ذرا سوچو سمجھو تم
سمجھ لینا بیٹا رتبہ ہی اعلی سب سے احمد کا

تمنا ہی کہ رخصت ہوکے دنیا سے کرین حضرت کی قدمبوسی
گذر فردوس اعلی مین ہو گر جان منفسد کا

اسی کا نور ہی ہر جا اسی کا جلوہ ہی روشن
بلا لاریب ہی جانون احد سے میم احمد کا

وضو کر کے محبت سے جو لیوے نام حضرت کو
نہین مشکل مین خدشہ ہی اوسی حشرات اور ند کا

جمعہ کے دن پڑہیگا جو کوئی صلوات کثرت سے
مکان فردوس اعلی مین ملی اسکو زمرد کا

شفا پائین مرض سے جو کہ دیوے کربال کو ہوین
چلا آتا ہی اب تک معجزہ سوی محمد کا

تعشق اضطرابی حد سے ہوتی ہی فزون ای دوستو
خیال آتا ہی دل مین جب گیسوی محمد کا

بڑا مشتاق زیارت ہون دل حیران نالان ہے
دکہا دی ای خدا مجکو ذرا جلوہ محمد کا

بلا اسکو نہین پہونچیگی دنیا کی سمجھ لینا ذرا بار
مصیبت مین جو لیگا صدق دل سے نام احمد کا

ولہ

جب کہ اس دنیا مین وہ سید ابرار آیا
سر در ہر دو جہان احمد مختار آیا

سرنگون ہوئی ابلیس لعین کی اسبات
کفر سارا مٹا اب دین کا سردار آیا

جنگ میں دیکھ کے کہتے تھے عمر کو مشرک
بھاگو اس جا سے کہ وہ قاتل کفار آیا

ہلتی تہی بچہر ہی حجرہ کی ہمراہ جنکی بات
ان کی آن میں ہو کہ شہ ابرار آیا

سنکے زندیق نبی ہمراہ جنکی تصدیق
پہر تصدیق وہ صدیق رض وفادار آیا

جسکے وہ پاس سے کہتے تھے اویس قرنی
یا نبی ابتو میں جینے سے ہوں بیزار آیا

ہو چکے جنت میں جو حضرت تو پکار رضوان
لو قدم جلد کہ جنت کا وہ سردار آیا

کہا حضرت نی کہ ہو ویگی گنہ اسکی معاف
بعد مرن جو میری قبر پہ زوار آیا

عرض ہی صدق کی یا رب بہ طفیل احمد
دے نجات اسکو کہ دنیا سے ہی بیزار آیا

ولہ

عالم میں بجا احمد مختار کا ڈنکا
کیا خوب بجا اس شہ ابرار کا ڈنکا

موسیٰ کا نہ عیسیٰ کا بجا ڈنکا الہا
جیسا کہ بجا سید ابرار کا ڈنکا

ق

بت پرستی تو ہوا کرتی تہی عالم میں بہت
کعبہ میں بجا کرتا تھا کفار کا ڈنکا

کافور ہوئی کعبہ سے سب مشرک و کافر
جس وقت بجا سرور مختار کا ڈنکا

بتخانہ میں مندر میں تو ناقوس بجی ہیں
مسجد میں بجے دین کے سردار کا ڈنکا

دوزخ میں پڑا رہیگا نہیں کوئی بشر بہی
جس وقت بجے رحمت غفار کا ڈنکا

رحلت ہوئی دنیا سے جب ہی خیر بشر کی
بجنے لگا ابوبکر وفادار کا ڈنکا

دو سال سے زیادہ بجی ابوبکر کے ڈنکے
بعد اسکے بجا دوسرے سردار کا ڈنکا

فاروق کے ڈنکے بجی لے شرق سے تا غرب
پہر بجنے لگا تیسرے سردار کا ڈنکا

مشہور ہوا ملک میں اور سارے عرب میں
عثمان غنی صاحب زر دار کا ڈنکا

ڈنکے بجی کچھ روز تو عثمان غنی کے
بعد اسکے بجا حیدر کرار کا ڈنکا

ڈنکے بجی ہونگے تو بس ایک جگہہ پہ
ہر جا پہ بجا سرور سردار کا ڈنکا

پاویگا وہی شخص ثواب جنت ماویٰ
جو دل سے بجا دیگا انہیں چار کا ڈنکا

بجے ہیں ہر اک نوبت نا شون کو اپنے
لاحول ولا سمجھے نہ اس ڈھنگی کو بہائی
ہم ڈھنکے کے معنی تو یہان حکم کے جانون

اے نفس بجا تو نہ ابرار کا ڈنکا
جیسے کہ بجے ہند مین سالار کا ڈنکا
ڈھول نہ تاشہ نہ یہان یار کا ڈنکا

اس نفس کے سکھے سے بہت ڈنکے بجائی
اب صدق بجا تو نہ ابرار کا ڈنکا

ولہ

بس اب دل میں یہ تو ہی خدا یہی لو لگی ہے میری مبتلا
پھرا ہجر مین ہون بیقرار ہوا دلکو میری ہی اضطرار
مری دلکو اب تو ہی بیکلی پھرا پہرتا مین ہون گلی گلی
ہوئی عقل میری ہی سب سلب لیئن لقب مجکو جنون ہی
مین اسی کے در کا تو ہون گدا یہی دلکا میری ہے مدعا
میرا بخت ایسا تو ہی کہان کہ جمال دیکھون نہ ما
نصیب میرا تو ہی نہین کہ جمال دیکھون نہ امین
مجھے قبر کا ہی پڑا سفر وہان ہو گی دہشت سخت تر
نہ مان وہان ہو نہ پدر نہ مکان ہووی نہ ہو دی
یہی دلمین میری ہے ہے بانی ہون الھمین رہی تجہین غنچی

یہی رات دن تو ہی اب دعا کہ دکہا نبی کو مجھی خدا
رہون رنج مین ہو مین بیشمار کہ یہ تجھ رب تو مرا اسیا
مری حق مین بات یہی بہلی کہ خدا دکہا دی تو مرہ لقا
یہ دعا تو میری ہی تجھ سے رب کہ مدینہ کو تو مجھی دکہا
یہ خدا تو تجھ سے ہی التجا کہ رسول اپنی کا در دکہا
مرا سینہ اب تو یہی بس بیان خدا الٰہ اسکی تو در مجھی
گھستا اسکے در پہ تو یہ جبین خدا دے تو اسکو مجھی دکہا
مجھے اس جگہ سے لگے خطر وہان دی امان تو بس خدا
نہ بچھونا ہووی نہ تکیہ سر خدا اسکی گہر سے تو دی بچا
یہی عرض کرتا ہون ہر گہڑی [illegible]

ارے صدق تجھکو ہے کیا جو لکھا ہے بخت مین ہو سکا
یہی اب خدا سے تو کر دعا کہ نبی کا روضہ تجھے دکہا

مرے دل کے مطلب کو بر لا یا خدایا
یہہ دل مردہ رہتا ہی غفلت مین ہر دم
مجھے اپنے احمد کی صورت کو جلدی
اپنی محبوب پیارے کی مجلس مین مجکو
نبی بو سے جابر کے لڑکون کے حق مین

ولہ

میری حاجت اب تو روا کر خدایا
جلا دے جلا دے جلا دی خدایا
دکہا دی دکہا دی دکہا دی خدایا
بٹھا دے بٹھا دی بٹھا دی خدایا
جلا دے جلا دی جلا دی خدایا

غم و رنج دنیا کا اب دل سے میرے — بھلا دے بھلا دی بھلا دی خدایا
میں دیدار شربت کا رہتا ہوں پیاسا — پلا دے پلا دے پلا دی خدایا
مزا عشق احمد کا سب سے ہے میٹھا — چکھا دے چکھا دی چکھا دے خدایا
گنہ اپنی دفتر سے امت کے ساری — مٹا دی مٹا دی مٹا دی خدایا
مدینہ کے پھولوں کی خوشبو تو مجھ کو — سنگھا دے سنگھا دی سنگھا دے خدایا
کوئی مژدہ چلنے مدینہ کا اب تو — سنا دی سنا دی سنا دی خدایا
نبی کہتے تھے میوہ حسنین کو — کھلا دے کھلا دی کھلا دے خدایا
کوئی راہ طیبہ کے جانیکی مجھ کو — بتا دی بتا دی بتا دے خدایا
میں سویا ہوں غفلت میں چونکا نہیں ہوں — جگا دی جگا دی جگا دی خدایا
تو اب رنج و غم فکر دنیا کے سارے — ہٹا دی ہٹا دے ہٹا دی خدایا
تو ابلیس مکر پھندوں سے مجھکو — چھوڑا دی چھوڑا دی چھوڑا دی خدایا
در روضہ پر تو کسی طرح سے — پہنچا دی پہنچا دی پہنچا دی خدایا
میرا دل محبت میں حضرت کے ہر دم — لگا دی لگا دی لگا دی خدایا
بچا کر بدوں سے تو ابراروں میں — ملا دے ملا دی ملا دے خدایا

تو راہِ حقیقت ذرا **صدق** کو
بتا دے بتا دے خدایا

ولہ

واہ کیا آدم و حوا سے یہ جوہر نکلا — صلب سے انکی محمد سا پیغمبر نکلا
موسی و عیسی نبی آئی پیمبر لاکھوں — پر نہ عالم میں کوئی آپ سے بہتر نکلا
کیا کلام آپ کا تھا صل علی صل علی — جو سخن آپ سے نکلا وہی بہتر نکلا
خواب میں دیکھ کے وہ روئی منور اطہر — کیا میری آنکھوں سے طوفان سمندر نکلا
لایا ایمان نبی پہ وہی بہتر ہے بشر — جسنے تصدیق نکی وہ تو دل ابتر نکلا
حشر میں چین اڑا دیگا وہ بدبخت انسان — جو کہ اس دنیا میں ایمان سے منکر نکلا

تھے مددگار صحابی بھی بہت سے یارو — پھر ابابکر سا کوئی نہیں یاور نکلا
عدل و انصاف میں جیسے کہ عمر تھے عادل — سے فی الحقیقت نہیں ایسا کوئی افسر نکلا
ہیں فرشتے بھی حیادار خدا کے بندے — پر کوئی شرم میں عثمان سی نہ بڑھکر نکلا
تھے صحابہ سبھی حضرت کے ورع میں کامل — پر علی کا نہ کوئی زہد میں ہمسر نکلا
جان نثاری میں صحابی تھے بہت سے اکثر — پر وفادار علی سے نہیں بہتر نکلا
جسکو ثروت ہوئی اور وہ یثرب نہ گیا — وہ نصیبے کا بڑا سخت دلدّر نکلا
کہوینگی ہول قیامت میں یہ عیسی لاریب — کاش میں امت احمد سے نہ بڑھکر نکلا
جسنے مرشد کا نہ ماباپ کا کہنا مانا ہو — حیف صد حیف کہ وہ سب میں ستمگر نکلا
چشم کو کھول کے دیکھو ذرا کان قدرت — کوئی نیلم کوئی ہیرا کوئی گوہر نکلا
بحر دنیا میں گرا وہ ہی تو دلدل میں پھنسا — غرق وحدت جو ہوا وہ تو ابھرکر نکلا
آتش ہجر جدائی کے قلق سے ناگاہ — شعلہ ایک آہ دل سے مری جلکر نکلا
آتش ہجر میں رہا جو بحال مضطر — چشم سے ایک مری اشک سا گوہر نکلا
عرض کرتا ہوں ذرا آکے خبر لیجیو میری — ورنہ سینہ سے پریشان دل مضطر نکلا
گور میں کہا دیگی دیکھی ہی بلاشک اسکو — کپڑے باریک پہنکر جو اکڑکر نکلا
قبر میں اسکا کفن میلا نہ ہوگا ہرگز — بدترین خلق جو اپنی کو سمجھکر نکلا

نہ کری یاد خدا اور رہی غفلت تجھکو
حیف ای صدق کہ تو خلق سے بدتر نکلا

ولہ

ہے بھلا جسنے کہ اللہ کو اکبر جانا — رہبر خلق محمدؐ کو پیمبر جانا
چاہئے احمد مرسل سے محبت ہمکو — ہوگا محشر میں ہمیں پل سے گذر کر جانا
ہے تمنا کہ ہے ساتھ کو اپنے احقر — بسر در ہر دوسرا کے جو ہو در پر جانا
حالت شرح سے کہتا ہوں یہی میں غمناک — یارسول عربی ہم پہ مدد کر جانا
شب معراج میں کہتے تھی کسی جا پہ اویس — شافع روز جزا مجھپہ نظر کر جانا

قبر کا اوسکو نہ خطرہ ہی نہ حشر سے ضرر
شافع خلق کو جس شخص نے افسر جانا

امت خیر بشر سب ہی کرتی ہیں دعا
ہو خدا ہمکو تو فردوس کے اندر جانا

فی الحقیقت ہی وہ حیوان نہیں ہے انسان
وہی انسان ہی کہ خود آپ کو اصغر جانا

نفس بد ہے بڑا سرکش بڑا ہی فتنہ
وائی اوس شخص پہ جسنے اسے احقر جانا

یہی اچھا یہی بہتر یہی افضل ہی فنا
نفس کش کرکے جو اس آپکو بدتر جانا

وہی مشغول رہی کرتی وہی اگر رشتہ جلے
ہو نہ جس شخص کو دنیا سے سفر کر جانا

ہر گنہ تجھ سے ہی شرم و ندامت ہی ضرور
بدترین ہی وہ گنہ جسکو کہ کمتر جانا

کیوں گنہ کرتا ہی کیوں حق سے ہوا غافل
قبر میں ای فنا تجکو ہے مقرر جانا

وائی جو علم پڑھا اور رہا وہ گمراہ
جب رسالت کو نہ جانا تو کیا پیغمبر جانا

باغ فردوس میں پہونچیگا بلاشک وہ صدور
جس بشر نے کہ محمد کو نہ رہبر جانا

صدق مسکین کا ہی آداب سے کہنا سلام
ہو جو اسے حضر کہیں روضۂ انور جانا ❊

ولہ

شرم و حیا کا شیوہ جو انبیا میں تھا
وہ سب طریقہ شافع روز جزا میں تھا

ایسا نہیں تھا یوسف مصر کا حسن بھی
حسن و جمال جیسا رسول خدا میں تھا

ایسا کسی بشر میں نہ حلم و ادب ہوا ❊
جو حلم اور خلق نہ وہ مرسلا میں تھا

دنیا سے کچھ غرض تھی نہ تن پروری سے کام
دل آپ کا لگا ہوا راہ خدا میں تھا

جن و بشر میں ایسا نہ تھا وصف اور کمال
وصف و کمال جو نہ ارض و سما میں تھا

ظاہر میں آنکھیں سوتی تھیں پہ جاگوں دوستو
دل خواب میں بھی آپ کا یاد خدا میں تھا

ایسا کرم کا شیوہ کسی میں ہوا نہیں
جیسا سخا کا شیوہ حبیب خدا میں تھا

سختی سے کوئی بات کسی سے نہیں کہی
کیا حلم اور وقار نہ انبیا میں تھا

ظاہر کلام کرتے تھی لوگونکے سامنے میں
دل آپ کا ہمیشہ تو ذکر خدا میں تھا

جامہ سے جس کے لگ گیا دست نہ اشم
وہ جامہ بس بسا ہوا عطر میں حنا میں تھا

طے کرتا تھا براق نبی پل مین آسمان
ساعت مین تخت جاتا سلیمان ہوا مین تھا

برکت سی نام لینے رسول کریم کے
وہ بچ گیا جو پھنس گیا کوئی بلا مین تھا

جسم سے چلے رسول خدا آسمان پر
ایک غلغلہ سا شور کا ارض و سما مین تھا

یہ مرتبہ تو اور رسل کا ہوا نہین
اقرأ سنا یا آپ کو غار حرا مین تھا

قطعہ

ایسا نہوگا شوق کسی شخص کو کبھی
صدیق کو جو عشق کہ راہ خدا مین تھا

کاٹے سے اژدہے کے تو آنسو بہا گئے
دل صبر سے لگا ہوا بس مصطفیٰ مین تھا

پیاسے شہید ہونگے نواسے رسول کے
لکھا ہوا یہ پہلے ہی حکم قضا مین تھا

کیا خاطر حسین تھی جسکا نہین شمار
کوثر کا جام رضوان لئے کربلا مین تھا

ظاہر بلال پھرتے تھے کوچہ مین شام کے
دل انکا تو لگا ہوا خیر الوریٰ مین تھا

وہ دیکھ لینگے جا کے سزا اپنی قبر مین
جنکو شراب پینا بھی جنکی غذا مین تھا

وہ چین ہی سے رہوینگے جا کر بہشت مین
جسکا کہ دل لگا ہوا خیر الوریٰ مین تھا

شکر خدا تو چاہیے دنیا مین آن کر
انسان پہلے شکم کے رنج و بلا مین تھا

عبرت سے خاک دیکھی جو دونونکی ایک سی
ایک ذرہ فرق کچھ بھی نہ شاہ و گدا مین تھا

آزاد ہوگیا ہے وہ توبہ سے جان لو
مدت سے جو پھنسا ہوا حرص و ہوا مین تھا

آزادی اسنے پائی ہے مولود کرنی سے
جو عرصہ سے لگا ہوا جور و جفا مین تھا

جائیگی بہشت اسکی ہی فضل خدا سے جا
مرنے سے اپنے پہلے جو خوف رجا مین تھا

لکھون کوئی غزل تو مین اب صدق نعت مین
مدت سے یہ خیال تو فکر رسا مین تھا

ولہ

خواب مین جسکے وہ اب صاحب نظر آیا
لاریب وہی صورت رحمن نظر آیا

ہوا مجنون ہی جو عشق نبی مین سرشار
باغ دنیا تو اسے دشت بیابان نظر آیا

دل بیمار مین جز ذات شہ ہر دوسرا
نہین اسکو کوئی اب درد کا درمان نظر آیا

جو بشر ہوگیا اب عشق محمد مین فنا
گھر تو اپنا اسے بس خانۂ زندان نظر آیا

کوچہ عشق میں دیکھا ہے فنا ہوتے ۔ اُس جگہہ گبر نہ ہندو نہ مسلمان نظر آیا
غور سے فکر و تامل سے جو دیکھا اُسکو ۔ وہی ظاہر وہی باطن وہی رخشان نظر آیا
گل میں وہی غنچہ میں وہی سیر و چمن میں ۔ ہر اک جائی وہی نور درفشان نظر آیا
ہر رنگ میں ہر شے میں ہر ایک نخل و شجر میں ۔ ہر اک انسان میں وہی صورت انسان نظر آیا
چشم دل کھول کے دیکھا جو کسی جا پہ اُسے ۔ وہی اونچا وہی نیچا وہی یکسان نظر آیا
آئینہ دل میں ذرا غور سے دیکھا اُسکو ۔ وہی حاضر وہی ناظر وہی پنہان نظر آیا
کوچہ و بستی میں پھرتا ہوں میں وحشی کیطرح ۔ کوئی عالم میں نہیں مجھ سا پریشان نظر آیا
وائے تقدیر نہیں کوئی شکایت تجھ سے ۔ آج تک مجکو نہیں وصل کا سامان نظر آیا
کشش عشق میں تاثیر ہے مثل بجلی ۔ واہ بلقیس کو بھی تخت سلیمان نظر آیا
حالت نزع میں ایک شخص کو اک سمت لگا ۔ کہیں ابلیس لعین دے کے ایمان نظر آیا
جائے عبرت ہے نصیحت کو سمجھ لو یارو ۔ وائے اُس وقت میں ہر مرد تو ترسان نظر آیا

عشق ہو جاویگا اُسکو تو بیشک ضرور
جس بشر کو کہیں اب **صدق** کا دیوان نظر آیا

ولہ

احمد سے بڑھکے کوئی بھی افسر نہیں ہوا ۔ عالم میں ایسا جانوں کہ رہبر نہیں ہوا
جو اصل بد ہے وہ کبھی جوہر نہیں ہوا ۔ جو ذرہ مٹی ہے کبھی کنکر نہیں ہوا
آدم سے لیکے عیسی تلک سب حبیب میں ۔ پیارا خدا کو ایسا پیغمبر نہیں ہوا
بدھی لیے پہ پھرتا ہے چار و نظرف مجھے ۔ اس نفس سے تو کوئی ستمگر نہیں ہوا
جس شخص نے کہ آپ کو سمجھا بزرگ ہے ۔ یہہ جان لو کہ وہ کبھی برتر نہیں ہوا
جو بدسرشت ہے وہ کبھی عارف نہ ہوئیگا ۔ کنکر کہیں زمرد و گوہر نہیں ہوا
عارف جو ہو گیا ہے زوال اُسکو ہی نہیں ۔ جو لعل ہو گیا ہے وہ پتھر نہیں ہوا
واعظ عمل جو کبھی نہ اپنے نہیں کرے ۔ پند اسکے سے اثر کبھی دل پر نہیں ہوا
بیشک برا وہ مرد ہے کچھ اسمیں شک نہیں ۔ دنیا کے درد و غم سے جو مضطر نہیں ہوا

ای صدق کر دعا کہ خدا کر دی اب حسن
تجہہ سا تو کوئی دنیا میں بد تر نہیں ہوا.

ولہ

خواب میں صورت انور پہ میرا دل آیا
پڑھ درود اپنے کوئی کہتا یہ سائل آیا

آئی دنیا میں بہتی نبی شکیل و خوشخو
پر نہ احمد سا کوئی شکل و شمائل آیا

ق

آئی عالم میں نبی لاکہہ سے زیادہ جانو
پہر بخشش نہ کوئی ایسا وسائل آیا

خلق میں ہمکو تو بتلادو ذرا اگر ہو وجود
خوبی و عقل میں ایسا کوئی کامل آیا

واہ کیا صحبت تاثیر تہی شاہ لولاک
کامل ہوا وان آکے جو جاہل آیا

فیض بخشی شہ ابرار کی کیا ہو تحریر
پہر کے محروم کوئی وان سے نہ سائل آیا

ق

کیا ہم بہی نہیں جانوں ہوا امت عیسے
کون تہی وہ نبی جو سب سے اوائل آیا

نو وہ محمد ہیں بلاشک ہی رسول اکرم
نور سب نبیوں سے جنکا کہ اوائل آیا

جس سے بہتر نہیں اتنا ہے نبی کا کہنا
ڈوبا وہ بحر میں اور اوسکو نہ ساحل آیا

ہو گئے عفو گناہ آپکے توجہ سے چلکر
روضۂ خیر بشر سے جو کوئی ہل آیا

غلبۂ شوق میں کہتے تہے اویس قرنی
کس سے جگنہ آنکہہ لگی ہائی کہان دل آیا

تہے نبی عاشق جانباز بلال حبشی
سو گیا شوق میں اور ہائی کہان دل آیا

صدق تو کاموں میں حق کے تو کرے ہی سستی
تجہہ سا دنیا میں کوئی شخص نہ کاہل آیا

ولہ

اوٹھا نقاب کو چہرہ سے مجھے جلوہ اپنا دکہا دیا
رخ نور اپنا ذرا دکہا مجھی ہی بلا میں پہنسا دیا

دکہا اپنا مجکو تو سمہ لقا مجھی خاک ہی پہ گرا دیا
جہلی عشق کی تو مجھے ہوا مرا رنگ چہرا اوڑا دیا

جہلک اپنی تو نے ذرا دکہا میرا دلکو تو نے ہی لیلیا
یہ غم میں مجھ طرح ہی دیدیا مجھی تہ زمین پہ بٹہا دیا

دکہا تو نے اپنی یہ میں ذرا مرا ہوش سارا اوڑا دیا
مجھی عشق کا تو سبق دیا جو پڑہا تہا مجکو بہلا دیا

جہلی ایک ایسی تو بس ہوا کہ ہر و انکہوں میں چہپا گیا
تو شجر میں غنچہ ہی جابجا سبہی غنچوں کو تو کہلا دیا

نہیں لگتا تیرا کہیں پتا نہ مقام ہی نہ مکان تیرا
میری نظروں نہیں تو ہی تو ہی بسا تو نے غم میں اپنے دبا دیا

لگا تیر ایسا تو کارگر ہوا زخم اس سے تو سر بسر
لگی برچھی ایسی تو سینہ پر مجھے فرش پر ہی گرا دیا

تجھے ڈھونڈتا ہوں نہیں کو بکو مجھے پاتو دن ہے جستجو
تری دیکھنے کی ہے آرزو مجھے دل سے تو نے بھلا دیا

تری عشق میں ہوں نعرہ زن نہیں جوش لگی ہی مجھے چھپا
نہیں بہاتا کوئی مجھے سخن تری ہجر نے ہی رولا دیا

مرا دل ٹھکانے رہا نہیں مری ہوش اب نہیں بجا
مجھے تنگی اپنے خبر نہیں مجھے ہستی نے ہی مٹا دیا

تری یاد آتی ہے جس گھڑی مجھے بجلی لگتی ہے بس تری
ترا منہ تو دیکھو نہیں اب ذری تری غم نے ہی گھلا دیا

مری دلبن اب تو ہی ترا غم نہیں چین مجھکو ہی ایک دم
تری ہجر میں ہی بڑا الم مرا سینہ تو نے جلا دیا

اری **صدق** اٹھو بکے کیا جو خدا کرے ہی سو ہو بھلا
نہیں اس جگہ پہ ہے چون چرا تجھی عشق نے ہی کھلا دیا

ایک عاشق والہ وشیدا ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا آپ ہی آپ کہہ رہا تھا

ولہ

شب سہرے میں آقا ایک دولہا سا بنا ہوگا
در اقدس پہ آ براق جنت سے کھڑا ہوگا

عجائب کیفیت ہوگی عجائب آک سما ہوگا
عمامہ سبز زریں سر پہ حضرت کی سجا ہوگا

عمامے سبز نوری میں سنہری نقش سب ہونگے
زمرد سبز کا طرہ بھی اسمیں ایک لگا ہوگا

اک ہوگی کفش یاقوت احمر پاؤں میں جگمگ
کمر سے پٹکہ زریں بھی حضرت ایک بندھا ہوگا

دو دو سہرے جنت بھی آنکھوں میں کھنچے ہونگے
انگوٹھی میں نگینہ بھی زبرجد ایک جڑا ہوگا

چھڑی اک ہاتھ میں ہوگی زمرد کی نرالی سی
عجائب ایک جامہ تن پہ احمد کے سجا ہوگا

قبا بھی جنت ماوی تو اس دم زیب تن ہوگی
زمرد تاج نوری سبز سر پہ ایک رکھا ہوگا

بھلا اس وقت کا عالم کروں کیا یاد میں دلہن
رخ زیبا پہ حضرت کے عجب نور ضیا ہوگا

رخ انور میں حضرت کے پسینے سے کی ہوگی
بہر اوسدم صورت زیبا کا نقشہ کیا بنا ہوگا

زمیں سے عرش تک اسدم ہو کیسی اک جلوہ ہوگی
جلو میں آپ کے ہمراہ فرشتوں کا بڑا ہوگا

شمع جبریل کے ہاتھوں میں نوری ایک ہووےگی
فرشتوں کا صف الا پہ حلقہ سا بندھا ہوگا

عجب ایک لطف اُس آن ہوگا عجائب کیفیت
فرشتوں کا بڑا آگے در والا جما ہوگا

سماں اس طرح ہوگا کہ فرشتے جب چلے ہونگے
قدم جب حجرۂ اقدس سے باہر رکھے ہونگے
ہوا ہوگا گذر جس راہ اس عالی پیمبر کا
نہ آنیکی خبر ہوگی نہ جانیکی خبر اوسکو
عجائب کیفیت ہوگی زبان پر جو نہین آتی
برای سیر جسدم آپ واپس پھر چلے ہونگے
دل ناشاد اس جا پر پڑی چلتے ہین ہم بارد
در دوزخ پہ تالے حکم حق سے جڑ گئے ہونگے
عذاب قبر عالم کے ہر اک جا سے اٹھے ہونگے
صفین باندھی کھڑی ہونگی جنت کی تو حورین
پی تعظیم شہون کے پرے ہونگے سب یکجا
پرندی پڑھتی ہونگی کلمۂ طیب درختون پر
صدا انکی ہوئی ہوگی سوا الگ کر درختون سے
کہین غنچے لگی ہونگی کہین پر گل کھلے ہونگی
لکھا ہوگا ہر اک پتی پہ کلمہ بسم عالم
ہر اک ڈالی پہ پتے بھی زمرد کے لگے ہونگے
کہین پانی بہتا ہوگا کہین نہرین چلی ہونگی
مرصع حوض ہونگے جسے پینا عرصہ سے
صفائی شیشون سے بہتر بڑھی ہوگی خیابانکی
دماغ ہونگے معطر ساری خوشبو سے ہر اس
زمین عنبر فشان ہوگی لپٹ اسمین بڑی ہوگی
مزا جنت مین وہ ہوگا جو لکھنے مین نہین آتا
بروز حشر ہونگی خلائق سب پراگندہ

زمین سے عرش تک اسدم تو کیسا اک سماں ہوگا
وہان جبریل اسدم دیدۂ فرش بنا ہوگا
ق
اویس ایک سمت مین بیہوش آسجا پڑا ہوگا
دل نالان اسی حسرت مین اسکا پھر جلا ہوگا
کہین پردہ وہ وحدت لامکانی جب اٹھا ہوگا
پی تعظیم آ رضوان در جنت کھڑا ہوگا
بلال حبشی آ پہلے سب سے جنت مین گیا ہوگا
شب آپکی عظمت سے در جنت کھلا ہوگا
برای ہم سیہ کاران در رحمت کھلا ہوگا
پرا غلمان ہر اک جا پر کمربستہ کھڑا ہوگا
وہ داخل بیچ مین سب کے محمد مصطفی ہوگا
ہرا الانعمہ طوبی کا جنت مین سما ہوگا
مگر طوبی کے پتون سے بھی نغمہ ایک جدا ہوگا
کہین بیٹھا درختون پر پرندونکا پرا ہوگا
ہر اک پہولونکی پتی پر ہرا الا اک سما ہوگا
شجر سونے کا ہر کیاری مین عمدہ سا لگا ہوگا
کہین فوارے چلنے کا وہاں ہر اک مزا ہوگا
کہین پنا کہین نیلم کہین ہیرا جڑا ہوگا
ہر اک کیاری مین تختہ ایک پہولونکا کہلا ہوگا
ہزارون قسم کے پہولون کا دستہ سا لگا ہوگا
وہاں پر فرش سندس بھی قرینہ سے بچھا ہوگا
کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کانون سے سنا ہوگا
شفیع عاصیان سب پر محمد مصطفی ہوگا

رسول دوسرا کی نعت بیحد ہی سنو یارو — مدح کا ایک شمہ بھی نہ کچھ مجھسے ادا ہوگا

ڈرو اوس دن کی دہشت سے میری یارو عزیزو تم — نہ گھر ہوگا نہ در ہوگا یہہ عالم سب فنا ہوگا

مراتب اولیاؤں کے نہیں ہوونگی واسپر — بشر جب تک محبت میں نہ حضرت کے فنا ہوگا

خداوند مجھے کیجیو تو اوس دن یار کا بی بین — کہ جس دن شافع محشر تو دولہ بہر بنا ہوگا

وہی سمجھیگا شعروں کو وہی سمجھیگا مطلب کو — مزا جسکو پیمبر کی محبت میں ملا ہوگا

یقین جانوں یقین سمجھو میری تم ای رفیقو سب — کسی دن اپنا بستر بھی مدینہ میں لگا ہوگا

پڑھیگا صدق دل سے جو کہ کلمہ اک دفعہ احمد — یقین ہی خلد میں بیشک محل اسکو عطا ہوگا

مدح کیتا قیامت میں رسول احمد مرسل
وہاں پر صدق بیچارہ کسی جا پر کھڑا ہوگا

ولہ

اوسکو حمد ہی جسنے کیا آب روان پیدا — زمین و آسمان پیدا کیا کون و مکان پیدا

نہ تھا عالم نہ تھی ہستی نہیں تھا کچھ نشان پیدا — سبب سے احمد مرسل ہوا سارا جہان پیدا

اگر ظاہر ہوئی کچھ بھی مگر پیدا ہوا تھا نور پہلی سے — انہیں کے نور سے ساری ہوئی ہیں انس و جان

ق

کیا حق نے کہیں پیدا نہیں کرتا کبھی کچھ بھی — محمد ہی کے باعث سے کیا ہی کل جہان پیدا

سخن تھا آپ کا ایسا نہ کہتی بات کوئی تھے — نہ کوئی خلق میں ایسا ہوا شیرین زبان پیدا

ق

اگر پیدا نہ ہوتی سرور عالم نہیں ہوتا کبھی کوئی — انہیں کے نور وسیلہ سے ہوئی کون و مکان پیدا

انہیں کے نور سے ہر ہر انہیں کی نور سے کوثر — انہیں کی نور سے بیشک ہوئی باغ جنان پیدا

نہ چودہ طبقے ہوتی اور نہ ہوتی کوئی شے او نہیں — ہوئی صدقے سے حضرت کی زمین آسمان پیدا

اندھیرا تھا خلائق میں پڑا تاریک تھا عالم — طفیل نور حضرت کے ہوا نور جہان پیدا

نہ تھی آتش نہ تھی مٹی نہ تھی آب و ہوا کچھ بھی — محمد کے وسیلہ سے ہوا انسان کا سب نام و نشان پیدا

بنائی چاند اور سورج نہیں حکمت سے خالی کچھ — کسی شے کو نہیں حق نے کیا ہی رایگان پیدا

نہ تھی گلشن نہ تھے غنچے نہ صحرا او بیابان تھا — ہوئی احمد کے نور ہی سے یہہ ساری گلستان پیدا

طفیل سید عالم ہے سبکا کوئی دو رخ میں — ہوئی اس شعر کے مصرع سے ہی راز نہان پیدا

نہ کھانے اور پینے کو بشر جن آئی دنیا مین — عبادت کے لیے جتنے ہوئی ہین انس و جن پیدا

گنہ کرتا تھے بھاری اور بڑا کمزور تھے انسان — نہین پیدا ہوا انسان سے کوئی ناتوان پیدا

وہ آئے شاہ دنیا مین کہ جنکی نوجین نہین لاکہین بشر — وہ ایسے گم ہوئے انکا نہین نام و نشان پیدا

طوالت اور درازی دن قیامت خلائق کو — بڑا ہی صور سے ہوویگا وان ہول گران پیدا

سوا نیزہ پہ آونیگا سورج دن قیامت کے — بڑا اک دھوپ سے ہوویگا وان شور و فغان پیدا

سمجھ لے صدق عبرت سے سراسر ہے فنا عالم
گیا دنیا سے جو انسان بھلا ہے وہ کہان پیدا

طرز جدید مین غزل در بیان ولادت از میلاد شریف۔ تصنیف مصنف

ولہ

در پہ جبریل کا تو آنا تھا — تلوؤن سے آنکھ کا لگانا تھا

آپ کو دیکھنے تو آئے تھے — کام کا تو فقط بہانا تھا

آنکھ قدمون سے بس لگاکے تھا — لوٹ کر سدرہ پہ انکو جانا تھا

ق

در اقدس پہ قدسیون کو ضرور — جھولا حضرت کو آ جھلانا تھا

رضوان کو آن کر ادب سے بڑے — میوۂ خلد بھی کھلانا تھا

جام نقشین سبز مین جانون — آب کوثر اونھین پلانا تھا

حورون کو خلد سے تو آکے وہان — سرمۂ ناز بھی لگانا تھا

بستر ناز پر لٹا کے اونھین — اور یان دیکھیے بس سلانا تھا

رخ گلگون سے عرق پونچھتا — اپنے کپڑون کو پھر بسانا تھا

کر کے خدمت حضور شاہ امم — اپنا عاشق اونھین جتانا تھا

رہتے بیدار تھے رسول خدا — دل کو اللہ مین لگانا تھا

تارون سے بھی اشارے تھے اکثر — چاند کو دیکھ مسکرانا تھا

خواب مین صدق کو دکھا کے جھلک
اپنا شیدا اونھین بنانا تھا

غزل در بیان معراج از میلاد شریف تصنیف مصنف

ولہ

آکے جبریل کا اُٹھانا تھا
خواب سے آپ کو جگانا تھا

ساغرِ وصل کا پلانا تھا
سیرِ جنت کا بس بہانا تھا

نیند سے آپ کو جگا کے ذرا
مژدۂ وصل کا سُنانا تھا

حق کو منظور تو بُلا کے وہان
اپنی رحمت کا بس دکھانا تھا

اپنے محبوب اور پیارے کو
حالِ محشر سبھی سُنانا تھا

حق کی جانیگا کون حکمت کو
بھید اپنا سبھی جتانا تھا

آپ کو عرش پر بُلا کے فقط
اپنے دیدار کا دکھانا تھا

ایک حکمت تھی یہہ بھی اسری این
رازِ غیبی سبھی بتانا تھا

ساغرِ وصل کو پلا کے وہان
باغِ فردوس بھی دکھانا تھا

خلد کا عطر بھی لگا کے وہین
میوہ فردوس بھی کھلانا تھا

عرشِ اعلیٰ پہ آپ کو جا کر
حق سے امت کا بخشوانا تھا

کام اسریٰ مین ایک تھا یہہ بھی
خلق کو رب سے بس ملانا تھا

ذاتِ والا ہو نی گر پیدا
عاصیون کا نجین ٹھکانا تھا

اوسکی حکمت کو کیا کوئی جانے
علم کُل آپ کو سکھانا تھا

قطعہ بند حال ملک شام در خواب

خواب مین بس بلال کے جا کر
اپنا جلوہ اوسے دکھانا تھا

راز سے ناز سے لاڑ سے پیار سے
اپنے روٹھے کا بس منانا تھا

شب معراج مین یہہ کہتے اور بس
عاشقون کا فقط جلانا تھا

صدق حکمت تھی یہہ بلانے مین
رُتبہ احمد کا بس بڑھانا تھا

ردیف حرف ب

ہو حمد مجھسے خالق پروردگار کب
نعتِ رسول ہو دی اداز نہار کب

عصیان مین غرق رہتا ہون رات دن پڑا
درگاہِ حق مین میرا ہے عز و وقار کب

میرا کلام پست هی بالکل هی ناتمام
ایمان بشر کو دینا خدا هی کا کام هے

فردوس مین مقام تو فضل خدا پہ هے
جو چاهے سو کیا هے وه جو چاهی سو کرے

مت فخر کر تو دولت و ثروت پہ آے فنا
اس آرزو مین رهتا هون مین رات دن پڑا

روتا مدام هون مین اسی غم مین زار زار
ای رب سوال تجھ سے هے شام و سحر یہی

اے نفس شومی سے تو پڑا هی گنہ مین اب
مدفون مین بقیعہ مین ابرار و شهید

یہہ جان لو بغیر همارے رسول کے
تو چین شام کے بہی کھلنے بلال کے

جب تک قدم نہ جائی نہ کائنات کا
کھلتے رسول جیسا کہ سنا تے تھے منتر کمین

دیکھے بن معجزه کو نهین لاتے مین یقین
شہر خدا انکی هے ابی جهل پہ ضرور

رکھتے هین بغض جو کہ صحابہ کرام سے
لائے رسول پر نهین ایمان جو بشر

جن قوموں نے نہ مانا هے کہنا رسول کا

اپنے کلام پر مجھے افتخار کب
انسان کو اپنی نفس پر هے بھلا اختیار کب

طاعات کے بهروسہ پہ هے اعتبار کب
حکم خدا مین خلق کو هے اختیار کب

محمر در روزه پر هے بھلا اعتبار کب
لیجائے بخت خانۂ پروردگار کب

دکھلائے مجھکو طیبہ وه پروردگار کب
هوجائیگا یہہ مدینہ مین خدمتگذار کب

بلوادین مجھکو درشہ والا تبار کب
لایق بقیعہ کے تو هے اپنا مزار کب

هو ویگا پل صراط سے اپنا گذار کب
بی سہ لقا کے دلکو هے میری قرار کب

فردوس مین کسی کا بھلا هو گذار کب
ان کافرون کی بات کا هے اعتبار کب

اب لعین اپنے هوتے هین یہہ شرمسار کب
مانے وه بات میری کو هے بد شعار کب

محشر مین اونکو هوویگا عز و وقار کب
رحمت خدا سے برسیگی اونپہ بہار کب

برسیگی اونپہ رحمت پروردگار کب

هے صدق انتظار مین اب رات دن پڑا
دکھلائے اسکو روضہ وه پروردگار کب

ولہ

پهرتا هون باغ دنیا مین مین نعره زن خراب
جب سے لقا نبودی تو هے سب چمن خراب

نعت نبی مین کیا لکھون ہے لب دہن خراب
ایک روح صرف پاک ہی سارا بدن خراب

کیا لیتے ہین عطر آکی ہین طیبہ رسول مین
اوس بوئی عنبرین سے ہی مشک ختن خراب

عشق نبی ہی جو کہ سدا رہیگا جان لو
اوسکا نہ گور مین کبھی ہوگا کفن خراب

ہوگا عذاب تو لے سے بیشک بی شبہ
جس شخص کا کہ نکلیگا وان سو وزن اب

دنیا کے گل خراب ہین غنچے خراب ہین
قالب مین روح پاک ہی سارا بدن خراب

دنیا کی شیرینی پہ تو مت ریجھیو دوستو
ہو موت کی تو تلخی سے بیٹھا دہن خراب

ای نفس قطع کرنی ہین عقبی کی منزلین
اوس رہ نہ چلیو جسکا ہی چلنا کٹھن خراب

غافل جو حق سی رہتی ہین لڑتی ہین رات دن
والدین ہی ہین یہان مرد و زن خراب

مین خود برا ہون اور میرا نفس ہے برا
مشہور ہی دنیا مین میرا سخن خراب

جہان حق کی یاد ہووی وہ وطن ہی بہشت
غفلت جب حق سے ہووی تو ہی وہ وطن خراب

جو شخص لاابالی ہی بیباک پہرتے ہین
گردش سے اونکو کرتا ہی چرخ کہن خراب

ای صدق خوب جان لے محشر کے دن وہ شخص
رتبہ نہ پائے جسکا کہ ہے یان چلن خراب

ولہ

طیبہ مین اپنے مجھکو بلاؤ شہ عرب
صورت ذرا اب اپنی دکھاؤ شہ عرب

مدت سے ہے یہ مجھکو تمنا و آرزو
روضہ تم اپنا مجھکو دکھاؤ شہ عرب

مشتاق ہون مین صورت انور کا بہت سا
بہر خدا جمال دکھاؤ شہ عرب

دل پر مرے تو پردۂ غفلت حجاب ہے
غفلت مری کا پردہ اوٹھاؤ شہ عرب

حق سے پڑا ہون دور نہین وصل رہ مجھے
بہر حسن خدا سے ملاؤ شہ عرب

ناؤ مری تو پہنسی عصیان کے بحر مین
کشتی مری کو پار لگاؤ شہ عرب

افلاک و دہر نے مجھے گردش مین ڈالا ہی
ادبار دنیوی سے بچاؤ شہ عرب

غفلت کی نیند سو رہا ہون غافل ہون حق سے مین
غفلت کی نیند سے تو جگاؤ شہ عرب

بیشک برا مین ہست ہون بد مین عمل مرے
نیکون مین نام میرا لکھاؤ شہ عرب

رہ حق تو ملتی ہی نہین سیکا پہرو ہون مین
رستا خدا کا مجھکو بتا ؤ شہ عرب

دفتر سے بند نامۂ اعمال کا مرے
منگوا کے میرے عصیان مٹاؤ شہ عرب

یہہ صدق شوق رکھتا ہے مدت دراز سے
للّٰہ اب تو در پہ بلاؤ شہ عرب

ولہ

اللہ کا نام لیتا ہی صبح و مسا گلاب
باغون سے رہتا ہے نہین ہرگز جدا گلاب

ہر پتّی اسکی لیتی محمدؐ کا نام ہے
کیا کھل رہا ہے دیکھو چمن مین سدا گلاب

خوشبو تو اسکی پہونچے ہے دور و دراز تک
نور محمدی سے یہہ پیدا ہوا گلاب

رنگت مین زرد و سرخ و سفیدہ بہی ہوئی ہے
جنت کا یہہ درخت ہی صل علیٰ گلاب

خاموش اسکو جانون نہ تم یار دوستو
یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ذکر خدا گلاب

ہر نخل ہر شجر پڑھے کلمہ رسول کا
لیوے ہی نام احمد مرسل سدا گلاب

بہتر ہے سب سے پہولون مین اور غنچون مین فقا
لگتا ہی سبکی انکہون مین یہ خوشنما گلاب

تشبیہ اسکے دیتے ہین اہل سخن تمام
رکھتا ہی سارے پہولون پہ مرتبا گلاب

اللہ باقی رہویگا عالم کو ہے فنا
یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ہر دم ندا گلاب

یہ نخل ہر شجر سے سطر زیادہ سے
ہر صبح مہکتا ہے چمن مین ہرا گلاب

آزاد رہو ہے مثل شجر و فقیر کے
مانند سرو کے ہی چمن مین اگا گلاب

بلبل اسی کے پہول پہ عاشق ہی جان سے
یہہ عشق مین رسول کے رہوی فدا گلاب

یہہ چپکے چپکے نام محمدؐ کا لیوے ہے صدق
بہایا ہے تیرے دل کو بہی نام خدا گلاب

ولہ

تو در طیبہ مجھے جلد دکھا دے یارب
اب مجھے روضۂ انور پہ پہونچا دی یارب

عشق احمد مین مرے دلکو لگادے یارب
اپنے محبوب کے روضہ کو دکھا دے یارب

دفتر بد سے مرا نام مٹا کر جلدی
اپنے ابرارون مین اب نام لکہا دے یارب

التجا تجھ سے یہی رکھتی ہیں میری دن رات
آپ کے مشتاق ہیں دنیا میں ہوا ہوں غافل
وائے افسوس کہ مدت سے پڑا ہوں بیہوش
شربتِ دید کا مدت سے پیاسا ہوں میں
ہے بہت دن سے تمنائے مدینہ مجھکو
گڑگڑا کے یہی کہتا ہوں ہر صبح و مسا
مجکو معلوم ہے سرمایہ نہیں ہے کچھ بھی
ہند کے بحر سے رہتا ہوں بہت میں ہشیار
بحرِ عصیاں میں مری آکے پھنسی ہے کشتی
اپنے محبوب کا اور اپنے علیؑ کا صدقہ
رحم سے فضل سے اور کرم سے اپنے
واسطہ دیتا ہوں میں احمدِ مرسل کا تجھے

خواب میں احمدِ مرسل کو دکھا دے یارب
اب تو غفلت کو مرے دل سے اٹھا دے یارب
اب وہ بیہوشی مرے جی سے مٹا دے یارب
شربتِ دید تو اب مجکو پلا دے یارب
مرنے سے پہلے تو طیبہ کو دکھا دے یارب
اپنے محبوب کا دیدار دکھا دے یارب
چلنے سامان مدینہ کا کرا دے یارب
بوئے طیبہ مجھے اب جلد سنگھا دے یارب
اب مری کشتی کو تو پار لگا دے یارب
زنگ سینہ سے مرے دل کا چھڑا دے یارب
جو گنہ مجھ سے ہوئے ان کو مٹا دے یارب
تو حجاب اپنا و دا مجھ سے اٹھا دے یارب

صدق کرتا ہے یہی عرض تو رو رو تجھ سے
اپنے محبوب کی زیارت تو کرا دے یارب

ردیف حرف ب ولہ

کیوں نہیں تشریف یاں لاتے ہیں آپ
میں پڑا ہوں آپ کے غم میں سدا
کیا ہوا مجھ سے گناہ میرے رسول
کیا ہوئی مجھ سے خطا میرے حضور
کیا مری قسمت ہے بد میرے نبی
کیا ہوئی تقصیر دو للہ بتا
خواب میں دکھلا کے ایک اپنی جھلک
کچھ نہیں خواہش سوا اس کے ہے نہیں

کیوں نہیں روضہ پہ بلواتے ہیں آپ
دیکھیے کب در پہ بلواتے ہیں آپ
جو نہیں چہرہ کو دکھلاتے ہیں آپ
جو نہیں مجلس میں بلواتے ہیں آپ
جو مجھے ہجراں سے رلواتے ہیں آپ
جو نہیں تشریف یاں لاتے ہیں آپ
اب مجھے حسرت سے تڑپاتے ہیں آپ
عشق میں ہم اپنا غم کھاتے ہیں آپ

انتظاری ہین ترا می خود ہون ہین
دیکھیے کس روز یان آتے ہین آپ

خواب مین صورت مجھے دکھلائیے
کیون مجھے فرقت سے تڑپاتے ہین آپ

تو کرم سے ہم پہ کر بخشش کہ ہم
ہم گنہ سے اپنے شرماتے ہین آپ

دو جہان مین زندہ ہین بیشک وہی
جی تے جی جو شخص مر جاتے ہین آپ

صدق سے شاہ ہوئی سے کیا خطا
جو نہین طیبہ مین بلواتے ہین آپ

ردیف حرف ت ولہ

رسول رہتے تھے یاد خدا مین ساری رات
نماز پڑھتے تھے اکثر صحابہ ساری رات

ہزار بار تجھے نفس کرتا ہون نفرین
بسر کرے ہے تو غفلت مین اپنی ساری رات

رسول سوتے تھے ظاہر مین جان لو بھیا
ہمیشہ رکھتے تھے بیدار دل وہ ساری رات

کبھی نہ چشم لگی گرد اد تکے آنکھ دو چشمی
بیان کلمہ کا کرتے ہین جو کہ ساری رات

صلواۃ خوانی بشر ہی فقط نہین کرتے
درود پڑھتے ہین شہ پہ فرشتے ساری رات

نہ چین پایا ذرا حضرت نے غم سے امت کے
نہ سوتے تھے کبھی دنیا مین آ دساری رات

وہی تو دیکھینگے دیدار حق قیامت مین
جو یاد رب مین گذارے ہین اپنی ساری رات

خبر ہے یہ بھی تمہین اپنی جان بحق کر کے
علی رہتے تھے نبی کی رضا مین ساری رات

بچائیو مجھے صحبت سے انکی تو یارب
جو بیدار رہتے ہین واہی تباہی ساری رات

ایک ہم تکیے ہین کرتے ہین سستی و غفلت
پڑھتے ہین بندے خدا کے قرآن ساری رات

وہی محب ہین خدا کے وہی محب ہین رسول
جہاد نفس پہ کرتے ہین جو کہ ساری رات

وہی ہین اعلیٰ مراتب کے جان لو یارو
بسر جو کرتے ہین ذکر خفی مین ساری رات

یہی تمنا ہے یا رب یہی ہے دل کی مراد
بسر ہو صدق کی ذکر خدا مین ساری رات

ولہ

رنجا بیا کہ بزم جناب پیمبر ست
رنجا بیا کہ ذکر ثنا پیمبر ست

اینجا بیا کہ آید بوے معنبر است
اینجا بیا کہ مجلس سلطان اکبر است
اینجا بیا کہ محفلِ میلاد خوانده اند
اینجا بیا کہ وحدت و بیان پیمبر است
اینجا بیا کہ ذکرِ رسولِ خدا کنند
اینجا بیا کہ مژدۂ میلاد سرور است
اینجا بیا کہ جائی نزولِ ملائکہ
اینجا بیا کہ مجلس سلطان رہبر است
اینجا بیا کہ رحمتِ حق رہبری کند
اینجا بیا کہ ذکر کمال پیمبر است
اینجا بیا کہ نور زمین آسمان رود
اینجا بیا کہ روشن افلاک اختر است
اینجا بیا کہ عارفِ حق مست میشوند
اینجا بیا کہ بادۂ گلگون و ساغر است

اینجا بیا کہ **صدق** غزلخوان محمد است
اینجا بیا کہ عمدہ مکان معطر است

ولہ

ای نفس حق کی کر تو عبادت تمام رات
بہتر ہے تیرے حق مین ریاضت تمام رات
ہوتا ہے عفو جرم خدائی کرم سے
کرنے مین جو گنہ سے انابت تمام رات
اے نفس تو تو لوہو مین دیوانہ ہی شرا
ابرار کرتے ہین عبادت تمام رات
انعام دیکھ لے تو خداوند پاک کا
کرتے ملک ہین تیری حفاظت تمام رات
کر جاوین تکہ بوٹی شیاطین اشقیا
حق سے نہ ہو وی جو کہ حفاظت تمام رات
کرتا ہے اوسکا ذکر خدائی جلیل بہی
کرتا ہے اوسکی جو کہ اطاعت تمام رات
توفیق شب کے اوٹھنے کی دیدے مجھے کریم
کرتا ہی میرا نفس شرارت تمام رات
دل جاگتا تہا آنکھین تو ظاہر سوتی تہین
جا گون رسول کی تہی عبادت تمام رات
زیارت کو آسمان سے فرشتونکا ہو نزول
جو ہو خدا کے ذکر کی عادت تمام رات
دنیا کے احمقون نہ بھلادی ہیکو حق
ٹہٹا ہے اونکو اونظرا وقت تمام رات
سیہو چکنے گی وہ ہی جنتِ ماوی مین بالیقین
ابلیس سے جو رکھین عداوت تمام رات

اوٹھے تو مرتبہ کو نصیبن یہو چیگا کبہی
ای **صدق** جو کرے ہین ریاضت تمام رات

ردیف حرف (ٹ) ولہ

برقع کو اپنے چہرہ کی شاہ دین الٹ
پردہ حجاب دل کا سبھی شاہ میں الٹ

دنیا کے سب جھگڑوں میں جاؤ نہیں جلد چھوٹ
گر دل نبی کے عشق میں جاوے کہیں الٹ

کھنے لگے قریب سے سحر اجین رسول
پردہ سرا کو مالک دنیا و دین اولٹ

جنگ احد میں شور سے کھنے لا بلکہ
ایسا نہو کہ جائیں زمین اب کہیں اولٹ

کھڑے ملک تھے جبکہ سناتے تھے منبر کہیں
ایک آہ سے نبی کے نہ جائیں زمین الٹ

گھبرا کے خواب میں یہی کہتے بلال تھے
للہ اب نقاب کو ای شمس دین الٹ

کہتے تھے پاس سے کہیں سلمان فارسی
چہرہ سے اب نقاب کو ای فخر دین الٹ

ابلیس جتنا چاہی تو فریاد و نالہ کر
تیری تو جاویگی نہیں قسمت کہیں الٹ

اوس روز کے تو خطرہ سے سبکو خدا بچائے
جس روز پردہ جاویگا زیر زمین الٹ

روز ازل میں لکھدیا وہ ہو کے رہویگا
جاویگا اب نصیب نہ تیرا کہیں اولٹ

باقی رہیگا کوئی نہ اللہ کے سوا
سباتون طبق کو دیونگے زیر زمین الٹ

بیتاب ہوں میں ہجر سے مایوس ہوں نہ ہے
للہ اب تو برقع کو ای شاہ میں اولٹ

بیتاب صدق خواب میں مایوس ھی پڑا
جلدی نقاب ای شہ دنیا و دین اولٹ

ردیف حرف (ث) ولہ

دنیای دون کا دل میں لگانا بھی ہے عبث
اسراف کرکے مال لٹانا بھی ھی عبث

مسکن جہاں تلک ہو سکے رو کار خیر کو
بدکام میں تو زر کا اوٹھانا بھی ہی عبث

واعظ مرے تو حامی رسول خدا میں بس
دوزخ سے مجھکو تیرا ڈرانا بھی ہے عبث

دل خلق کا تو زخمی کریں کس لیے فنا
ایک چینوٹی کے دل کا دکھانا بھی ھی عبث

سیلاؤ کو کراؤ کمائی حلال سے
مال حرام سے تو کرانا بھی ھی عبث

اے صدق جاکے روضۂ انور پہ شعر پڑھ
اس ھند میں تو دل کا لگانا بھی ہے عبث

ولہ

بہت دنوں سے تھی دل انتشار کیا باعث
نہ آوے خوش مجھے باغ و بہار کیا باعث

بیان ہو نہیں سکتا ہی مجھ غبی سے ذرا
کچھ آج کل سے ہے دل بیقرار کیا باعث

کہوں میں کس سے کہ کچھ کھلا نہیں مجھ پر
مجھے آسمان سے گردش ادبار کیا باعث

خطا ہوئی تھی بھلا مجھ سے کیا نبی اللہ
دکھاؤ خواب میں ۔ نہیں دیدار کیا باعث

کرے ہے صدق تو دنیا میں بی خطر بد کام
تجھے ہے خوف نہ روز شمار کیا باعث

ردیف حرف جیم

ولہ

عالم میں شور آمدِ خیر الوری ہی آج
دنیا میں نور احمدی روشن ہوا ہی آج

رضوان کو جاکے دیا جبریل نی پیام
دروازہ خلد کھولدے حکم خدا ہی آج

دوزخ سے روحیں چھوڑدی فی الفور تو ابھی
پیدا ہوا ہے دنیا میں وہ مہ لقا ہی آج

جنت سے جلد لیجا ابھی سبز تو علم
کعبہ میں جاکے گاڑ دے حکم خدا ہی آج

حوا و سارا ہاجرہ مریم سب ہی تمام
پاس آمنہ کے جاویں یہی کہہ دیا ہی آج

جو پوجتے تھے مشرکین مدت دراز سے
بت وہ ہبل تو کعبہ میں اوندھا گرا ہی آج

نام آپ کا تو سنتے ہی ہیبت سے تھر تھرا
ابلیس تو پہاڑوں میں چھپتا پھرا ہی آج

آتش کبھی بجھاتے نہ تھے گبر اور مجوس
آتشکدہ وہ گبروں کا ٹھنڈا پڑا ہی آج

تھا قحط اور وبال کئی سال سے پڑا
نازل ہوا خلقت پہ فضل خدا ہی آج

ہو جاویں عطر سے تو معطر نبی سبھی
مبعوث ہو گیا شہ ہر دو سرا ہی آج

ہو حشر میرا احمد مرسل کے ساتھ میں
اب صدق کی خدایا یہی التجا ہی آج

ولہ

ہے محفل میلاد میں رحمت کا اثر آج
پڑھتے ہیں درود احمد مرسل پہ بشر آج

آنکھوں سے لگا قدموں کو ہو جاؤں میں قربان
زیارت ہو مجھے خواب میں حضرت کی اگر آج

دنیا میں یہ مشہور ہی کہ پیدا ہوئی حضرت
موجود ہر اک جا پہ ہے رحمت کا امتزاج

جسکی کہ مذمت سورۂ تبت میں ہی وارد
اوسپہ بھی خدا کرتا ہی رحمت کی نظر آج

عالم میں بڑی دھوم مچا چرچا ہے اسکا
لو پیدا ہوئے دنیا میں ہیں خیر بشر آج

نام آپ کا احمد ہی لقب ختم رسل ہے
ہیں پیدا ہوئے مکہ میں وہ نور گہر آج

جبریل کو یہ حکم تہا لیجاؤ نشان سبز
ہووےگا سبھی دنیا میں احمد کا گذر آج

بت کعبۂ اقدس کے سبھی اوندھی گرے ہیں
اب پایا نہیں جاتا ہی شیطان کا اثر آج

ق

حق نے کہا جبریل سے یہ وقت ولادت
کر جا کے ابہی مشرق و مغرب میں خبر آج

حوروں سے کہا جاتا تہا طیار رہو تم بہی
باندہی ہوئی پہرتے کہیں غلمان ہیں کمر آج

ہے مولد سلطان امم سرور عالم
آداب سے تعظیم کو جھکتے ہیں شجر آج

میلاد کا ہے روز بڑی قدر ہے اسکی
کرتے ہیں ادب آپکا سب کوہ و حجر آج

پڑھتے ہیں درود آن کے اس جا پہ ملایک
کہتے ہیں صلوٰۃ آپ پہ سب جن و بشر آج

کہتے ہیں صلوٰۃ آن کے اس جا پہ فرشتے
ہے محفل مولود میں حضرت کا گذر آج

یہ مجلس میلاد ہے سلطان دو عالم
ہے ہاجرہ اور آسیہ حوا کا گذر آج

میں ہند میں اب بیکس و ناچار پڑا ہوں
اے باد صبا لیجا مدینہ کو خبر آج

ہو جاؤں میں قدموں سے لپٹ کرکے تصدق
جو خواب میں میں دیکھ لوں حضرت کو اگر آج

اب ہند سے لیجائے خدا جلد مدینہ
رو رو کے میں کہتا ہوں یہی وقت سحر آج

کہنا کہ بلا لیجئے اب صدق کو شاہا
اے خضر جو ہو تیرا مدینے میں گذر آج

ولہ

ہے میری دعا حق سے یہی وقت سحر آج
شیطان سے نفس سے میں پاؤں ظفر آج

کیا سیر ہو کیا لطف ہو کیا بات ہو واللہ
پڑ جائے جو مجھ پر کسی کامل کی نظر آج

انسان مزا چکھینگے کل عقبی میں وہ ہی
جو بہر خدا کرتے ہیں دنیا میں سفر آج

فردا کے غم و رنج سے بچ نکلے ہیں وہ شخص
محشر کی مصیبت سے جو کرتے ہیں حذر آج

انسان کیا کرتے ہیں جو بہر خدا کام
لوگوں کی مذمت سے نہیں انکو خطر آج

پل سے وہی جاوینگے ایک پل میں اتر کے
جو شخص نہیں کرتے ہیں دنیا پہ نظر آج

بھاگیگا تجھے دیکھ کے ابلیس بہت دور
پڑھ لونگا جو قرآن سے میں سورہ زمر آج

جو نیکی تجھے کرنی ہو اے نفس تو کر لے
یہ جان لے فردا کی نہیں تجھکو خبر آج

اب قبر میں چکھینگے وہی تلخی بڑی سے
بی رنج جو کھاتے ہیں یہاں قند و شکر آج

کل چین سے سوینگے وہی قبر میں جاکر
جو بہر خدا باندھے ہیں مضبوط کمر آج

جو ظلم میں مصروف ہیں اور حق سے ہیں غافل
موجود ہے اونکے لیئے دنیا میں سقر آج

جو ہو سکے تجھ سے تو ابھی نیکی کو کر لے
بیشک نہیں رکھتا ہے کوئی کل کی خبر آج

کل میوہ جنت کو وہی کھاوینگے بلا شک
محنت سے کیا کرتی ہیں جو عمر بسر آج

اک دم بھی خدا سے نہ ہو غافل تو ستمگر
جو حشر کی کانوں میں نہ رکھے ہیں خبر آج

کل صور کی دہشت سے وہ کانپینگے بہت سخت
جو مغروری سے اکڑے ہوئے پھرتے ہیں بشر آج

جاوینگی نکل اونکی اکثر قبر میں جاکر
جو ٹھٹھ سے باندھی ہوئی پھرتے ہیں سپر آج

بی رنج و مشقت کے جو اب کھاتے ہیں روزی
محشر کی نہیں انکھیں ہیں جو عمر بسر آج

اے میرے خدا صدق کو آفت سے بچا تو
ہے تجھ سے مناجات یہی وقت سحر آج

زیارت ہو مجھے خواب میں حضرت کی اگر آج
رہو سے نہ تجھے قبر و قیامت سے خبر آج

محشر میں وہ ہو وینگے نشان سبز کے نیچے
ایمان جو لاتے ہیں محمد پہ بشر آج

ہے ہول قیامت نہ اونہیں قبر کی دہشت
جو صل علی پڑھتے ہیں احمد پہ بشر آج

جو کلمہ پہ طولانی بڑی ہے یہ کہنا
دیکھوں جو کہیں خواب میں روضہ کو اگر آج

فردوس میں چکھینگے وہی چاشنی جاکر
جو لذت دنیا پہ نہیں کرتے نظر آج

کل چین سے خوشی میں وہی عیش کرینگے
دنیا کی مصیبت کو جو سہتے ہیں بشر آج

غنچے سے اوڑاوینگے وہی چین بلا شک
تنگی سے کیا کرتے ہیں جو عمر بسر آج

کل قبر سے اوٹھیگا وہی چاند سی صورت
دل صدق سے جو شخص پڑھے سورہ قمر آج

کہیو کہ بہت صدق کا ھی حال پریشان
اے خضر جو ہو روضۂ انور پہ گذر آج ☆

ردیف حرف چ یعنے جیم فارسی

دنیا کے رہنے والونکو ہے صبح شام کوچ
یہہ دنیا ایک سرا ہے یہان رہنا ھی نہین
یہہ ھی جہان اوترے مسافر کے واسطے
جو نفس گنتی ہین اور وہ کرتے ہین ذکر حق
ہر سانس ایکدم ہین کرے منزلونکو طے
بدبخت وہ ہے جو کہ جہنم کی رہ چلے
کافر جو جاوی دنیا سے کم بختی ہین پرتے
ماکے بغیر حکم جو کوئی سفر کرے

یہہ خاص کوچ ہے نہین بلکہ عوام کوچ
آتا ہے رہنے والونکو ہردم پیام کوچ
گر صبح یان پہ ٹھہرا تو ہے وقت شام کوچ
رہنا ھی اونکی واسطے بیشک دوام کوچ
اسکے لیئے تو ہنتا ہے تن ہین مدام کوچ
وہ خوش وضع ہی جسکا ہو دار السلام کوچ
ابرارون کے لیئے ہے یہ عالی مقام کوچ
اوسکے لیئے خدا نے کیا ھی حرام کوچ

اے صدق ایک فرشتہ پکارے ہے رات دن
عالم کے رہنے والو تمہین ہے مدام کوچ

ردیف حرف ح یعنے حاء حطی

پڑھ دل سے اب تو احمد مختار کی مدح
جھکتے ہین اوسکے در پہ سبھی شاہ او گدا
دیکھینگی اور سنینگی سبھی خلق تو وہان
ممکن نہین فرشتون سے ہرگز شمار رسول
خالی نہین ھی کوئی چرند و پرند بین

رب خود کرے ھی سید ابرار کی مدح
کب کر سکیگا اوسکے تو دربار کی مدح
محشر ہین ہو گی شافع ابرار کی مدح
انسان سے کیا ہو احمد مختار کی مدح
کرتے ہین رات دن شہ ابرار کی مدح

بی فایدہ تو صدق نہ پھر تو زمانہ ہین
ہر روز ذکر کر شہ ابرار کی مدح ☆

دنیا ہمین بلاوے ھی مکار کی طرح
عشق رسول سے ہو نہین بیمار کی طرح

ابلیس ہمکو دیکھے ہے خونخوار کی طرح
خاموش بیٹھا رہتا ہون دیوار کیطرح

عزت سے بیٹھے ہونگے قیامت میں انبیا
ہوگا نہ کوئی شافع ابرار کی طرح

فرقت سے غم سے ہجر سے ای شاہ کاینات
لاغر بدن ہوا ہے میرا خار کی طرح

آئیں قدم جو آپ کے ہیں تاج افسری
رکھہ لونگا اپنے سر پہ میں دستار کی طرح

کیا عرض عشق سے کروں ای شاہ دوسرا
پھولے ہیں داغ دل میری گلزار کی طرح

ہو شکر کس زبان سے خدائی کریم کا
عالم میں زندہ ہوں گل بی خار کی طرح

عقبے کما کے وہ ہی تو عالم سے لے گئے
دنیا کو جو دیکھے ہیں مردار کی طرح

جو مر گئے ہیں دنیا سے عشق رسول میں
دیکھینگے اپنی قبر وہ گلزار کی طرح

للہ اب بلائیے طیبہ میں یا رسول
فرقت سے روتا ہوں میں دل زار کی طرح

اس خوبی اس صفت کا نہ پیدا ہوا بشر
کیا خوشنما تھا چہرہ گل نار کی طرح

دن کونسا وہ ہوویگا یا رب مدینہ میں
جاؤں میں ہند چھوڑ کے زوار کی طرح

دنیا کے سب بکھیڑوں سے اور میل جول سے
گوشہ میں بیٹھا رہتا ہوں عیار کی طرح

اے صدق کیا ہی ہووے مزا کیا ہی ہووے لطف
اوڑ جاؤں جو مدینے میں غبار کے طرح

ردیف خاء معجمہ

دیکھوں کس طرح سے رسول خدا کا رخ
دکھلا دے تو خدا شہ ہر دوسرا کا رخ

خورشید تھا تاباں شہ انبیا کا رخ
آئینہ خدا تھا صفا مصطفے کا رخ

تعریف ہووے کیا تری حسن و لقا کی اب
روشن قمر سے بڑھ کے بھی تجھ مہ لقا کا رخ

نبیوں پہ منحصر نہیں یہ خوبی و جمال
کل خلق سے ہے زیادہ حبیب خدا کا رخ

اوسپہ تو جانوں آتش دوزخ حرام ہے
رویا ہیں جسنے دیکھا رسول خدا کا رخ

یوسف کا بھی جمال نہ ایسا تھا دوستو
جیسا کہ حسن میں تھا شہ دوسرا کا رخ

یوسف سے منحصر نہیں دنیا مشابہت
تھا سب سے زیادہ حسن میں خیر الورا کا رخ

دل کاٹ لیتیں چھریوں سے عورات مصر کی
جو دیکھیں شافع روز جزا کا رخ

اب گڑگڑا کے صدق یہی ہے تجھ سے التجا
دکھلا دے مجھکو میرے خدا مصطفے کا رخ

ہو جاؤں صدق میں تو دل و جان سے فدا
جو خواب میں نبی دیکھوں شہ انبیا کا رخ

ہے محمد جسنے پیدا کیے گل انار شوخ
کیا تیری نعت لکھوں میں اے مہ نگار شوخ
گر پیدا تو نہ ہوتا تو پیدا نہوتی خلق
آدم سے لیکے عیسیٰ نبی سیکڑوں رسول
حیف اک زلیخا عاشق صادق ہی مصر میں
دن کونسا وہ ہوویگا کہ پہنچوں مدینہ میں
للہ اب بلا لے طیبہ میں یا رسول
پردے سے حجاب کے ذرا صورت کہیں دکھا
کیا نکلی تجھ سے صبح کے سینے کی دوستو
عبرت سے دیکھ لو اسے خوش ہوکے دیکھ لو
سارے کرشمہ میں یہ اسی مہر نور کے
گل ہی میں غنچہ ہی میں نہیں ہی ترا ظہور
جب غور سے میں دیکھتا ہوں ان جسم خاک کو
آنکھوں کو کھول کے اسے سر جانی دیکھ لو
اب چشم دل سے دیکھو ذرا غور و فکر کر
اِن شوخ دلربا کو کیا دیکھتے ہیں آپ
ہر رو نکلتا ہے مدح کنان روی پاک کا
وہ مرتبہ ہے آپکا جسکی نہیں ہی حد
نبیوں میں اور ولیوں میں یہ جان لو ضرور
معراج میں رسول کے براق خوش خرام
رہتا ہے دلمیں یہ ہی تصور یہی خیال

بے گنتی بے حساب کیے بے شمار شوخ
رگ رگ میں بھر گیا ہی نوا ہی گلعذار شوخ
ہی سب بشر سے ہی نور سے یہ سبزہ زار شوخ
اس مرتبہ کو نکلتے تھے صد ہا ہزار شوخ
شیدا ہوئی ہیں آپ پہ یاں وحش ہزار شوخ
نکلے کہیں جدا سے یہ دل کا غبار شوخ
تڑپے ہے سینہ میں یہ دل بیقرار شوخ
اس دلکا لیگیا ہی وہ صبر و قرار شوخ
اُس شوخ سے ہی تڑپے دل بیقرار شوخ
صحرا میں اسکے نور سے ہے مرغزار شوخ
گلشن میں جا بجا ہیں سبھی لالہ زار شوخ
ہر شے میں جھلکتا ہی تو رنگدار شوخ
سب شے میں تو ہی میرے ہی ای گلعذار شوخ
عالم میں کھل رہا ہی وہ باغ و بہار شوخ
اُس جسم نازنین میں ہیں لاکھ صدہزار شوخ
جا کے بلا میں دیکھیے صدہا ہزار شوخ
لاریب بی گمان ہی میری جاں نثار شوخ
دونوں جہان میں آپ ہیں ذی اختیار شوخ
محشر میں آپ ہی ہووینگی ذی اقتدار شوخ
جاتا تھا تیز برق سے وہ راہوار شوخ
دیکھوں میں چہرہ سینہ میں لیل و نہار شوخ

مدت دراز سے ہین کھڑا انتظار ہون / آتی ہے کس طرف سے نسیم بہار شوخ
ہو کون سا وہ سال کہ دیکھون یہ لقا / رکھتا ہون روز و شب مین ترا انتظار شوخ
ہے حمد اسکو بی حد و بی گنتی بی شمار / پیدا کیئے ہین جسنے یہہ سب گلعذار شوخ
اسری کی رات نبیون ہین اور قدسیونکی ساتھ / کس شان سے جھکتا تہا وہ مہ عذار شوخ

ہے التجا یہہ صدق کی رو رو کے ہر گھڑی
اب خواب مین دکھادے وہ پروردگار شوخ

زبان سے پڑہون کیا ثنا ئے محمد / قلم سے لکہون کیا ادائے محمد
ادا مجھہ سے کب ہو گی احمد کی خوبی / قرآن سے ہے ثابت ادائی محمد
ادا دیکھی مردہ تو ہو جاوی زندہ / وہ مرقد سے دیوی صدائے محمد
مین قربان ہو جاؤن اپنے نبی کے / مرا جان و دل ہے فدائے محمد
کرم انکا بی حد ثنا اونکی بی تہا / خدا خود کرے ہے ثنائے محمد
زبان اب کوثر سے دہوؤن بجاہے / تو اوس وقت بولون ثنائے محمد
فرشتے بہی عاجز ہین اونکی ثنا سے / بشر کیا کرے اب ثنائے محمد
اٹھارہ ہزار عالم آوے نظر بہا / نظر کرتے تھے جب قبائے محمد
فلک پر جو پہونچے تو خاطر جنت کی / سنواری تہی جنت برائے محمد
وہ وحدت کے پردے اوٹھائے گئے جب / خدا خود ہی بولا ثنائے محمد
اگر ربع مسکون مین ہو بادشاہت / تو بہتر ہے اوس سے گدائے محمد
وہی ڈوبے رہتے ہین وحدت خدا مین / جو رہتے ہین ہر دم فنائے محمد
اگر بخت لیجائے کوچہ نبی مین / ملون آنکھہ سے خاک پائے محمد
سفر ہو نہ دنیا سے تب تک خدایا / نہ دیکھون مین جب تک لقائی محمد
اگر ہووے زیارت تو کیا ہے اچھا / مین امت مین ہون خاکپائے محمد
صدا نکلے میری یہی قبر مین بھی / ہون شاعر مدح خوان ثنائی محمد
جواب نکیرین مرقد مین بولون / نہ پرسش کرو ہون گدائی محمد

خدا بھی محشر میں ہووے بھی رب
ہیں عاشق ہوں بیشک لقائے محمدؐ

سیہ کاروں پہ تھی نظر مہربانی
نہ کیونکہ مستحق ہو تھی دعائے محمدؐ

شب و روز رہتی تھی امت پہ شفقت
اب ہو جاویں ہم دل فدائے محمدؐ

کسیکو بھی غصہ سے اف تک کہتے
ہیں کیا کیا لکھوں اب ثنائے محمدؐ

چرند و پرند سب محبت تھے کرتے
بشر کیا ملک تھے فدائے محمدؐ

صہیب و بلال سب ہی عاشق تھے انکے
وہ بوبکر تھے جان فدائے محمدؐ

مرے رب تو بخش امت اپنے کرم سے
شب و روز تھی یہہ دعائے محمدؐ

خدا صدق کو اب دکھا دے تو روضہ
مشرف ہو یارب لقائے محمدؐ

خدایا دکھا دے تو روئے محمدؐ
سنگھا دے مجھے اب تو بوئے محمدؐ

پھروں راہ بھٹکتا نہ کوئی خدایا
دکھا دے مجھے راہ سوئے محمدؐ

نہیں رستا پوچھوں کوئی خضر تجھ سے
تو کھینچ لے مجھے اب تو کوئے محمدؐ

مدینے کی گلیوں میں چلتے تھے جب
تو مہکتی تھی وہ مشک بوئے محمدؐ

نہیں پوچھنے کی تھی حاجت کسی سے
وہ راہوں میں اڑتی تھی بوئے محمدؐ

جو بچپن میں پڑتی صفائی کی حاجت
ملک کرتے تھے شست و شوئے محمدؐ

خدا کے تھے بندے خوش خو تھے سارے
ولے سب سے بہتر تھی خوئے محمدؐ

جو الجھاتے تھے دل اویس قرن کا
وہ تھے عشق پیچاں موئے محمدؐ

ادا بھا گئی تھی اویس قرن کو
وہ تھے عشق میں غرق روئے محمدؐ

نہ تھی عطر میں صدق ایسی نزاکت
جو خوشبو تھی وہ مشکبوئے محمدؐ

نعت حبیب کبریا صل علیٰ محمدؐ
ہو سکی مجھ سے کب ادا صل علیٰ محمد

حلیہ شریف شاہ میں لکھ سکے گا کون [illegible]
پیدا ہوئی وہ مہ جبین صل علیٰ محمدؐ

روئے مبارک آپکا [illegible] خدا نے تھا بنا
حسن ملک تھے سب فدا صل علیٰ محمدؐ

رخسارہ دونون آپکی روشن تھے زیادہ ماہ سے — دیکھے بشر بھی پڑھے صل علی محمدؐ
دندان مبارک سر بسر کھلتا وہین اک نور اگر — شان خدا پڑے نظر صل علی محمدؐ
تہا جسم ایسا نازنین سایہ نہ پڑتا ہر زمین — دونون جہان مین تھی امین صل علی محمدؐ
تہین دونون چشم نگین صل علی او مہ جبین — تہین زلف مشک عنبرین صل علی محمدؐ
زلف رسول دیکھی اگر قدرت خدا اپنی نظر — تہا نور اوسمین جلوہ گر صل علی محمدؐ
موئے مبارک آپکے پیار کو جو دہوئے کے — فی الفور صحت ہو اوسے صل علی محمدؐ
زیب بدن تہی اک عبا تہی خوشنما و دلربا — کیا کیا لکہون مین اب ثنا صل علی محمدؐ

وہ بادشاہ دوسرا جسپہ نبی تھے کل فدا
دل صدق سے تو پڑہ صدا صل علی محمدؐ

پڑھون کیا مین وصف خصال محمدؐ — فزون ہین جو لکہون کمال محمدؐ
رسل گرچہ پیدا کیے ہین خدا نے — ہوا ہے نہ ہوگا مثال محمدؐ
رسل آئی دنیا مین سب حق کے پیارے — ولے بڑہکے ہے سب سے آل محمدؐ
نہین ایسی سیرت کسی کی ہی لوگو — ولیکن جو تھی وہ خصال محمدؐ
محمدؐ کی عظمت خدا خوب جانے — کوئی جانے کیا ہے کمال محمدؐ
نرکھے کبہی بعد ان کی وہ تو خواہش — جو رویا مین دیکھے جمال محمدؐ
یقین ہے کہ ہووےگی اوسکو زیارت — جو دن رات رکھے خیال محمدؐ
بشر وہ ہی جنت مین جائیگا بیشک — جو ہے خاک پائے عیال محمدؐ
لرزتے تھے کفار روز وغا مین — جو سنتے تھے شور جلال محمدؐ
بہت دور بہاگے بلا اوس جگہہ سے — جہان ذکر ہو قیل و قال محمدؐ
پہنسا ہون گنہ مین کرم کر اسکے — بحق نبی و بہ آل محمدؐ
خدا کی ہو رحمت اوسی جا پہ نازل — جہان ذکر ہووے کمال محمدؐ
تمامی جہان مین پڑا تھا اندھیرا — ہوا جسگہڑی انتقال محمدؐ
نہ امت گنہگار ہووے کوئی نارمین — یہی ہے خدا سے مقال محمدؐ

دعا صدق کی روز و شب ہے خدایا
اب اسکو دکھا دے جمال محمدؐ

بیان ہووے نہ کچھ شان محمدؐ
خدا کی شان ہے شان محمدؐ

میری نظروں میں پھرتی ہے وہی شان
جو دیکھی خواب میں شان محمدؐ

کہنا عاشقوں کا ہے فضولی
کہاں میں اور کہاں شان محمدؐ

جو صورت دیکھتے یوسف زلیخا
فدا ہوجاتے وہ جان محمدؐ

نہ دیکھینگے کبھی وہ نار دوزخ
پکڑ لینگے جو دامان محمدؐ

کل عالم کی کرا دیں آپ بخشش
جو شک ہو دیکھو فرقان محمدؐ

نہ ہووی اوس سے پرسش کچھ کسی میں
جو ہووی دل سے قربان محمدؐ

قیامت میں اوسے خطرہ نہ ہوگا
مطیع ہوگا جو فرمان محمدؐ

رکھینگے اوسکے سر پر تاج بیشک
جو کرلے حفظ قرآن محمدؐ

یقین ہے وہ تو پہونچیگا جناں میں
سنیگا جو کہ فرقان محمدؐ

ہیں حامی وہ تو سارے جزو کل کے
ہے عالم زیر فرمان محمدؐ

وہ سو جان سے فدا ہوتا عزیزو
جو سنتا کوئی الحان محمدؐ

لب جان بخش کیا شیرین سخن تھے
بڑے رخشان تھے دندان محمدؐ

وہ چشم سرمگیں کیا خوب زیبا
وہ کیا عمدہ تھیں مژگان محمدؐ

محمدؐ ہی وہ یکتا تھا حسین صورت
وہ تھا چہرہ درخشان محمدؐ

یقین ہے زندہ ہو جاوے وہ مردہ
جو دیکھے روئے تابان محمدؐ

میں آنکھوں سے لگاؤں وانکی مٹی
جو دیکھوں میں گلستان محمدؐ

بڑا ہووے مشام اوسکا معطر
جو دیکھے کوئے بستان محمدؐ

نہوگی اوسکو خواہش باغ جنت
جو کوئی ہوگا دربان محمدؐ

جو تھے قدسی فلک کے رہنے والے
وہ تھے دربان شبستان محمدؐ

تھا بستر ایک کمبل ایک چٹائی
بہت تھوڑا تھا سامان محمدؐ

قیامت میں چھڑا دینگے سبہوں کو
یہاں نکلیگا ارمان محمدؐ

مراتب سارے نبیون سے بڑی ہین — لو جا کے دیکھو قرآنِ محمدؐ
نہین خطرہ اوٹھاوے وہ قیامت — جو تابع ہووے یارانِ محمدؐ
عقیدہ ہے یہی علماے جمہور — ہین افضل سب سے یاران محمدؐ
بلاشک قبر ہوگی اوسکی گلخن — جو دشمن ہوگا یارانِ محمدؐ

جو چاہے تو حضوری ہی مین رہنا
پڑہا کر صدق قرآنِ محمدؐ

دنیا کے ذایقے تو سبہی ہین فنا لذیذ — قند و شکر سے زیادہ ہے ذکرِ خدا لذیذ
لذت طعام کی تو فقط ہے زبان پر — اس روح کو تو لگتا ہے ذکرِ خدا لذیذ
اوسکو تو آویگی نہین لذت طعام مین — جس شخص کو خوش آیا ہے ذکرِ خدا لذیذ
اوسکو مزا تو کہانے مین ہرگز نہ آویگا — لگتا ہے جسکو ذکرِ شہِ دوسرا لذیذ
آگے ہے اوسکے ہیچ تو دنیا کا ذایقہ — جس روح کو ہے ذکرِ حبیبِ خدا لذیذ
لاریب وہ تو جائیگا جنت مین بیحساب — جس دل کو ذکر بہایا رسولِ خدا لذیذ
کل شئے کے ذایقے تو جہان مین عجیب ہین — ہے ذکر سب سے زیادہ شہِ انبیا لذیذ

بہاتے ہین دنیا دارون کو دنیا کے ذایقے
لگتا ہے صدق مسکین کو ذکرِ خدا لذیذ

نعت لکہنے کے لیئے جبکہ منگایا کاغذ — مین نے وہ آنکہونسے اپنی تو لگایا کاغذ
نعت لکہنی شہِ ابرار کی جب ہو منظور — چاہیئے عنبرِ خالص سے بنایا کاغذ
نام حضرت کا لکہا جائے تو اتنا ہے ضرور — ہووے وہ مشک کی خوشبو سے بسایا کاغذ
واسطے اوسکے بہت نیکی لکہی جاویگی — جسنے آنکہون سے گرا پرچہ لگایا کاغذ
بِشرِ حافی کا یہی ایک حال ہے سن لو یارو — پرچہ ایک راہ مین اونکو پڑا پایا کاغذ
اوسمین اول ہی سطر مین تہی لکہی بسم اللہ — اپنی آنکہونسے اونہون نے وہ لگایا کاغذ
کیا حقیقت ہو بیان یارو عزیزو اوسکو — عطر ملکے بڑی خوشبو سے بسایا کاغذ
حق کو بہایا وہ عمل - اونکو مراتب سمجہنا — جبکہ آنکہونسے اونہون نے وہ لگایا کاغذ

پھلے مینجو ارونین تھے اور تھے مستونین پیچے
نام ولیو نہین ہوا جب وہ اوٹھایا کاغذ

دفن کروا دو اوسے یا کہ جلادو بھائی
جو زمین پر سے پڑا تمنے ہو پایا کاغذ

ردی لکھی ہین یہی علما کا دستور رہا
دفن مٹی مین کیا یا کہ جلایا کاغذ

ق

طعن کیون حضرت عثمان پہ کرو ہو شیعو
آپ نے غلطیون قرآن کا منگایا کاغذ

خطرہ مین آکے نہ پڑ جاہین مسلمان بھائی
اس سبب آپ نے قرآن کا جلایا کاغذ

تاکہ غلطی نہ رہے اوسمین ذرا بھی مطلق
سب جگہہ ایک سا قرآن کا لکھایا کاغذ

وہی ہین جامع قرآن سمجھہ لو یارو
سعی و کوشش سے اونہون نے تو جلایا کاغذ

فکر عقبےٰ کی تجھے **صدق** نہ سوجھی تدبیر
زشتیٔ اعمال سے یان کالا کرایا کاغذ

نعت احمد مین کسی نے کوئی لکھا کاغذ
کاتبین اوسکا نہ لکھین گے برا سا کاغذ

تاج لکھنی شہ لولاک کی جب ہے زیبا
ہووے طوبےٰ کا قلم اور سبز اوسکا کاغذ

روضۂ خیر بشر پر تو ہر ایک ہفتہ مین
نامہ امت کا پڑھا جاتا ہے لکھا کاغذ

ق

ہے یقین مجکو کہ اب روضۂ انور پہ ضرور
شعرون میریکا پڑھا جاویگا لکھا کاغذ

جوکہ مقبول خدا ہوکے وثیقہ اوسے
نوری ہووی وہ سفید حرفونسے لکھا کاغذ

سیاہی سے ہوگا نہ ترقیم کبھی وہ قرطاس
ید قدرت کا وہ لکھا ہوا ہوگا کاغذ

عرش اعظم سے اوترا فاطمہ زہرا کے لیۓ
ایک حریری سا لکھا آیا سپیدا کاغذ

روز بازو سے اوسے کہول کے دیکھا کرتین
تہا گنہگارون کی بخشش کا وثیقا کاغذ

کی وصیت کہ کفن مین میری رکھنا اسکو
بہشت ہو ویگا قیامت مین یہ لکھا کاغذ

یافعی سے ہے روایت یہ کتابون مین لکھی
ابن دینار نے ایک لکھا جوان کا کاغذ

اک مکان کے لیۓ جنت مین ہوئی تہے ضامن
آیا اوسکے لیۓ محراب مین لکھا کاغذ

لکھنے سے اپنے پشیمان ہوئی تہے مالک
وہ سفید حرفون سے لکھا ہوا اوٹہا کاغذ

اوسمین لکھا تہا سفید حرفونسے نوری ہی ہے
تمہین لوٹ کے ہوتا ہے روانا کاغذ

دیدیا باغ اوسے ایک محل زیادہ کیا
لے لو تم اپنا وہی لکھا وثیقا کاغذ

نعت میں لایا ہوں ان لفظوں کو سوچو یارو
یہہ پیغمبر ہی کا صدقہ ہے جو لوٹا کاغذ

کی تھی درخواست حسن سے کسی کافر نے فقط
لاؤں ایمان اگر دیدو نوشتا کاغذ

یہہ ضمانت دو کبھی ہووی نہیں مجکو عذاب
ایسا لکھدو کوئی اب مجکو وثیقا کاغذ

نام اوس مرد کا شمعون ہے کتابوں میں لکھا
جسنے مانگا وہ حسن سے تہا نوشتا کاغذ

جب سنا کافر بدکیش سے کلمہ ایسا
اوسکے کہنے سے حسن بصری نے لکہا کاغذ

لایا ایمان وہ تحریر حسن سے لکھوا
بس ہوا مر وہ وہی لیکے نوشتا کاغذ

کی وصیت کہ میری قبر میں رکھنا اسکو
ہوگا حجت میرا اب یہہ ہی نوشتا کاغذ

پہر حسن بصری ہوئے دل میں پشیمان اپنے
کیوں کیا میں نے ضمانت کا مچلکا کاغذ

رو رو کہتے تھے کہ شرمندہ بہت ہوں حق سے
کسلیئے میں نے ضمانت کا وہ لکہا کاغذ

اپنی ہستی پہ نہیں مجکو ذرا بھی قبضہ
کیوں لکہا میں نے ضمانت کا تہا پرچا کاغذ

اپنی ہستی پہ نہیں مجکو تصرف کچھہ بھی
ہائے کیوں لکھدیا میں نے وہ وثیقا کاغذ

اتفاقاً جو کسی رات میں رو کر سوئے
آگیا قبر سے پہر لوٹ وہ لکہا کاغذ

تاج شمعون پہ دہرا ہو گیا جنت میں مقیم
تہا یا اللہ کو لکہا ہوا اونکا کاغذ

نار سے بچگیا۔ شمعون پہ ہوا فضل خدا
پشت پر خط کے وہ نوری تہا نوشتا کاغذ

پوچھتے کیا ہو بہلا پیر اونکا مجھسے احوال
وقت بیعت کے وہ دیں بندسا لکہا کاغذ

ہووی آسانی سوالوں میں فرشتوں سے اوسے
اسلیئے رکھتے ہیں وہ قبر میں شجرا کاغذ

قرب قیامت کے اوٹھا لینگے حروف قرآن
صرف رہ جائیگا ایک کورا سا سادا کاغذ

روز محشر سے ذرا پہلے تو آدیں جبریل
کسی قرآن میں نہ رکہیں کوئی لکہا کاغذ

سوال شیعہ

ایک بڑا طعن عمرؓ پر یہہ کری ہیں شیعہ
کیوں پیغمبر کے مرض میں نہیں بہیجا کاغذ

روکا فاروقؓ نے لوگونکو منع حد سے کیا
فیصلہ ہوتا جو لکھتے نبی سادا کاغذ

یہہ بڑا ظلم ہے یہہ عدل کہاں ہے لوگو
کیوں بہلا لکھنے نبی کے نہیں بہیجا کاغذ

جواب سنی

ہے جواب علما اسکو ذرا غور کرو — روبرو احمد مرسل کے جو جاتا کاغذ
آپ کو لکھنے میں تکلیف مرض سے ہوتی — اسلیے حضرت فاروق نے روکا کاغذ
بولے فاروق کہ حضرت کو بڑی ہے تکلیف — اب قریں اوسکے نہ جانے کوئی کورا کاغذ
ہمکو زیبا نہیں تکلیف نبی کو دینی — اب مناسب ہے قلم جائے نہ سادا کاغذ
یہہ بھی فرمایا کہ قرآن ہمیں ہے کافی — اسلیے عاشق والا نے نہ بھیجا کاغذ ۱۲

قبر میں صدق فرشتے جو کریں تجھسے سوال
نعت احمد کا دکھا دیجو نوشتا کاغذ

طیبہ میں اپنے مجھکو بلا لیجیے حضور — روضہ اب اپنا مجھکو دکھا دیجیے حضور
لایق نہیں ہے آپ کی محفل کے یہ حقیر — اپنے کرم سے اسکو بھی جا دیجیے حضور
دربان در سے کہئیے بلا لو غریب کو — مجلس میں اپنی اسکو بٹھا دیجیے حضور
مضطر ہوں بیقرار ہوں بیتاب ہوں مگر — صورت ذرا اب اپنی دکھا دیجیے حضور
چاہے ہیں آپ جسکو بلالیں مدینہ میں — اسکو بھی اب تو آپ بلا لیجیے حضور
بیکس ہوں میں غریبی سے سرمایہ کچھ نہیں — ساماں میرا جلد کرا دیجیے حضور
ایسا نہو مدینہ نہ دیکھوں حیات میں — مرنے سے مجھکو پہلے بلا لیجیے حضور
غمگین ہوں ملول ہوں زیادہ ہے اشتیاق — زیارت اب اپنی مجھکو کرا دیجیے حضور
گردش سے ہوں جہاں کی بلاؤں میں مبتلا — دنیا کی سب بلا سے بچا لیجیے حضور
حیران پھرتا رہتا ہوں گردش زمانہ سے — حق سے ذرا تو مجھکو ملا دیجیے حضور
مشکل کشا خود ہیں حق کی طرف سے آپ — مشکل میری اب آسان کرا دیجیے حضور
رخ سے اوٹھا نقاب ذرا خاکسار کو — للہ اپنا چہرہ دکھا دیجیے حضور
غافل خدا سے رہتا ہوں لیل و نہار میں — غفلت کا میری پردہ اوٹھا دیجیے حضور
سویا ہوں بیخبر نہیں کچھ ہوش ہے مجھے — غفلت سے اب تو مجھکو جگا دیجیے حضور
بیڑا میرا لگا ہوں کے گرداب آ پھنسا — اب اسکو جلد پار لگا دیجیے حضور
کرتا ہوں التماس بہت غمگین ہو کر اب — شیطان کے مکر سے تو بچا لیجیے حضور

پابوس صدق ہند میں ناشاد ہے پڑا
للّٰہ اسکو در پہ بلا لیجیے حضور

رونا تو مجھکو آتا ہے کردار دیکھ کر
ہنس پڑتا ہوں خدا کو میں ستار دیکھ کر

میری مدد کو قبر میں میرے رسول ہیں
خدشہ نہیں گناہوں کا انبار دیکھ کر

دنیا میں مجھکو کیوں ہو بھلا رنج اور الم
نام نبی کو اپنا مددگار دیکھ کر

جو ہوں قدم میں اوسکے بڑی عاجزی سے اب
جو آئے ہے مدینہ کا گلزار دیکھ کر

ایکدن گئے صحابہ اعادت کے واسطے
رونے لگے پھر آپ کو بیمار دیکھ کر

خوش ہونگے بشر جو ہیں اعمال وان لین
کلمہ کا اپنا پلہ گرانبار دیکھ کر

جنت میں جاکے ہوونگے سب امتی خوشی
انواع قسم میوے کے اشجار دیکھ کر

روز حساب جنت ماوی میں وہ کریم
داخل کریگا متقی ابرار دیکھ کر

بے کھٹکے ہو گیا ہوں میں دنیا میں بالضرور
دونوں جہان میں آپ کو مختار دیکھ کر

دنیا میں دل لگاؤ نہ ہرگز عزیز و تم
حضرت نے اسکو چھوڑا ہے مردار دیکھ کر

دن حشر کے جو ہوونگے سب جمع امتی
باغ عدن کو جاوینگے دربار دیکھ کر

محشر میں سب یزید کے ساتھی وہ نابکار
پچھتاوینگے حسین کو سردار دیکھ کر

پروا نہیں ہے مجھکو گناہوں کی اب ذرا
بے خوف ہوں خدا کو میں غفار دیکھ کر

ہیبت سے تھرتھراتے ہوئے جنگ بدر میں
وان آپ کو تو بھاگے تھے کفار دیکھ کر

دوزخ میں جاکے شور کرینگے جو ظالمین
مالک تو اونکو ماریگا فجار دیکھ کر

لڑنیکو جو کہ نکلے تھے کافر رسول سے
بھاگے وہ بیتحاشا ہیں تلوار دیکھ کر

خطرہ نہیں ہے صدق کو روز حساب سے
بے خوف ہے یہ آپ کو سردار دیکھ کر

مطلع لکھتا ہوں نعت میں مخمور ہو کر
عرض کرتا ہوں میں آداب سے احقر ہو کر

تیرے اوصاف کا قرآن میں ثناخوان ہی خدا
پھر ثنا تجھ سا غنی کیا کرے بدتر ہو کر

کسکا منہ ہو جو لکھے نعت میں مطلع تیرا
انبیا تیرے ثناخوان ہیں پیمبر ہو کر

تیری توصیف مین قاصر ہے فرشتونکی زبان — تیری انسان بہی ثنا کرنے مین کمتر ہوکر

نام کو تیری - صداقت سے جو لیوی بیمار — پائے صحت تری اکرام سے ابتر ہوکر

آنکھہ مین گرد مدینہ کی جو پڑ جائے کہین — لاجرم خاص وہ ہوجائے معتبر ہوکر

مین مدینہ کی غم دوری مین رہتا ہون پڑا — ضعف سے صدمہ گذر جاتا ہے دلبر ہوکر

آرزو رکہتا ہون مدت سے کہ ای رب مرے — جاؤن یثرب کو مین مداح پیمبر ہوکر

گرد بہی کوچۂ یثرب کی جو آنکھون مین پڑی — دیدۂ چشم بصارت ہو منور ہوکر

غیر ممکن ہے مدینہ کی زمین کی تعریف — بوئے خوش وان سے چلی آتی ہے عنبر ہوکر

جو بشر اہل مدینہ کی کریگا توصیف — سب گناہ اوسکے تو ہوجائینگے ابتر ہوکر

کہین ملجائی اگر خضر تو صحرا مین کہون — روضۂ پاک کو لیچل مجھے رہبر ہوکر

جو کوئی شخص مدینہ کی زیارت کو گیا — زہے قسمت کہ وہ پہرجائے مکرر ہوکر

ہے تمنا کہ مدینہ کی زیارت ہو مجھے — کہین شعر اپنے سناؤن تیری در پر ہوکر

آپ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہوجائی — یہہ ہی کہتا ہون مین اللہ سے مضطر ہوکر

ہے وہ کمبخت بخیل اور نصیبہ کا زبون — جو مدینہ کو نہ جائے وہ تونگر ہوکر

شہ عالم کی زیارت جو میسر آئے — پہر تو ہستی سے گذر جاؤن مین بہتر ہوکر

اب تو للہ خبر لیجے بیکس کی ذرا — یہہ لب عمر کو کرنے لگا بدتر ہوکر

آپ کے روئے مبارک کا جو آتا ہی خیال — آرزو دل ہی مین رہجاتی ہے اکثر ہوکر

کر سکے آئے جو مدینہ کی زیارت شاہا — چوم لیتا ہون قدم اوسکے مین کمتر ہوکر

آرزو میری بہی پوری کبہی یارب ہوگی — رگڑون سر اپنے کو روضہ کی برابر ہوکر

رد تو کرتا ہی نہین عاجز و مسکین کی دعا — ارحم اکرم اور اعظم اکبر ہوکر

کسی زوار کو دیکہون جو مدینہ جاتا — گریہ کے رہجاتا ہون شرمندہ دبی تر ہوکر

درد ہجران کے تصور مین جو روتا ہون کبہی — چشم سے اشک نکل آتے ہین گوہر ہوکر

اب کرا دو رخ زیبا کی زیارت شاہا — خواب مین جو نظر آئے سراپا نور ہوکر

جو بشر اہل خرد ہو کے تصور مین رہے — لوٹ دنیا سے لیچلا وہ اطہر ہوکر

ہادی دنیا مین پہنا رہتا ہون اگر شاہا
طعنہ دینگے مجھے دیکھکے فصحاء عرب
مین ہون مداح نبی رنج نہین ہے مجھکو
جو گواہی ندہی حضرت کی رسالت کا بشر
دن قیامت کے جو صف باندہے کھڑی ہونگی رسل
ساتھہ اوس احمد مرسل کے گروہ امت
بیٹے طوبے کے جو فردوس مین دینگے صدا
شب معراج مین اوس عرش معلے پہ نبی
شہ لولاک کا جس راہ سے ہوتا تہا گذر
خواب مین جس جگہہ حضرت کی سواری جائے
ہجر کی شاق جدائی سے وہ مسجد کا ستون
باغ فردوس مین یاقوت کے خیمہ مین نبی
یا رسول عربی شرم مجھے آتی ہے

استخوان اپنے نہ رہجاینگے کہنگر ہوکر
گہونگا اونسے سدا سیمہ و ششدر ہوکر
نکتہ چینی نہ کرین آپ سخنور ہوکر
وہی بس جاویگا دنیا سے ستمگر ہوکر
تم کھڑی ہوؤگے سب نبیون مین افسر ہوکر
باغ فردوس مین آجاینگے کوثر ہوکر
صدمہ نکلیگا ہر ایک شخص کے دلبر ہوکر
دم کے دم آگیے فردوس کے اندر ہوکر
خوشبو اوس کوچہ سے اوڑتی تہی معطر ہوکر
خوشبو اوس جائے سے اوڑتی ہے معنبر ہوکر
نالہ کرتا تہا جو آواز سے مضطر ہوکر
ساتھہ حسنین کے آئینگے وہ کوثر ہوکر
رنج دیتی ہے اجل طعنۂ دلبر ہوکر

صدق سے تیری رسالت کا جو کر دے اقرار
ہے یقین قبر سے اوٹھیگا منور ہوکر

دل مرا رو رو پکارے ہے خبر
آمنہ بی بی کے پیارے لے خبر
عشق و الفت مین تمہاری ہون پڑا
پہنس گیا ہون بس ہوئی مشکل مین بڑا
آپ کی فرقت مین سینہ سے مرے
ای میری ہادی میرے رہبر رسول
اب تپ ہجران سے ابتر حال ہے
ای میری مالک خدا ئی ذو الجلال

میرے مولا میرے پیارے لے خبر
عائشہ بی بی کے تارے لے خبر
ای نبی آقا ہمارے لے خبر
سارے عالم کے ستارے لے خبر
اوٹھتے ہین آہ و شرارے لے خبر
بیٹھا ہون تیرے سہارے لے خبر
گر پڑا ہون غم کے مارے لے خبر
مین پڑا ہون ایک کنارے لے خبر

اب قرب دے درِ پیر خداوند کریم
صدقہ ہاتون کو پیارے لے خبر

شفقت نگاہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر — مجھ پہ نگاہ کرم کی ہو یا شاہ دستگیر
بےچینی بہت رہتی ہے عصیان کے سبب — عصیان کے تم علاج ہو یا شاہ دستگیر
پیارے خدا کے آپ ہو عالم کے غوث ہو — محبوب مصطفےٰ کے ہو یا شاہ دستگیر
عالی نسب ہو اور لقب ہے محی الدین — حسنی تمہین حسینی ہو یا شاہ دستگیر
ہو لاڈلے علیؓ کے ابا بکرؓ کے عزیز — تم دودمان بتول ہو یا شاہ دستگیر
عثمانؓ اور عمرؓ کے بلاشک حبیب ہو — آلِ رسول آپ ہو یا شاہ دستگیر
عالم کے قطب غوث ہو سلطانِ اولیا — فیض کرم تو آپ ہو یا شاہ دستگیر
آگے تمہارے دنیا کی سب چیز ہیچ ہے — جو کچھ کہ ہو وہ تم ہی ہو یا شاہ دستگیر
ہون غرق مین گناہ مین کشف ہوتا ہے تمھین — بحر عطا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر
کچھ حصہ معرفت کا عطا مجکو کیجیے — تم شاہ معرفت کے ہو یا شاہ دستگیر
غرقاب ایک کشتی نکالی تھی آپ نے — ولیون مین برگزیدہ ہو یا شاہ دستگیر
ڈوبی جو تا ڈیڑھیا کی سب آدمی مرے — مُردون کو زندہ کرتے ہو یا شاہ دستگیر
ولیون کے گردنون پہ قدم آپکا ہے بس — ولیون کے آپ شاہ ہو یا شاہ دستگیر
کی عرض ایک زن نے پہ آکر بصد الم — تم پر فدا یہ جان ہو یا شاہ دستگیر
لڑکا مرا ہے مر گیا فریاد کرتی ہون — امت مین بہترین ہو یا شاہ دستگیر
گریان ہوئی کہ روح گئی ہے ابھی نکل — افضل ترین خلق ہو یا شاہ دستگیر
حکم خدا ہوا کہ تمھین اختیار ہے — محبوب تم ہمارے ہو یا شاہ دستگیر
پہونچا یہی خطاب کہ محبوب ہو مرے — غربا نواز تم ہی ہو یا شاہ دستگیر
رتبہ سے غوثیت کے چڑھے آسمان پر — اعزاز کیسا رکھتے ہو یا شاہ دستگیر
روحین پکڑ کے چھوڑ دین رتبہ کے زور سے — تم پر خدا کا رحم ہو یا شاہ دستگیر
بولا فرشتہ موت کا انکے حضور مین — قوت سے میری زیادہ ہو یا شاہ دستگیر
اللہ کی طرف سے [illegible] سے آپکا — تم مرتبہ مین بڑھ کے ہو یا شاہ دستگیر

رتبہ نہوگا ایسا کسی شخص کا کبھی
جیسا کہ رتبہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر

ہم ہیں مرید آپ کے کچھ حصہ دیجیے
رفعت مآب آپ ہو یا شاہ دستگیر

ہے مرتبہ زیادہ فرشتوں سے آپ کا
تم امتیان خاص ہو یا شاہ دستگیر

چٹیک لگی ہے روضہ پہ بلوائیے شہا
جا ہے جسے بلاتے ہو یا شاہ دستگیر

ظاہر میں آپ فانی ہو کچھ اسمیں شک نہیں
باطن میں آپ زندہ ہو یا شاہ دستگیر

مجبور صدق ہند میں ناچار ہے پڑا
صدق وصفا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر

اے عاشقو رسول کے پڑھتے رہو نماز
سب کام اپنے چھوڑ کے پڑھتے رہو نماز

غفلت ذرا بھی اسمیں نکرنا عزیزو تم
اللہ کو یہہ بہائی ہے پڑھتے رہو نماز

اللہ کی حبیب ہے پیاری رسول کی
اب جان و دل سے دوستو پڑھتے رہو نماز

جاوینگے سب بہشت میں فضل کریم سے
یہہ حکم ہے فرض یہہ ہے کہ پڑھتے رہو نماز

قرآن میں پانچ سو جگہہ آیا ہے اسکا ذکر
اب تم نہ چھوڑو غافلو پڑھتے رہو نماز

چھوڑو دگر دونکو اور دوگانا تکو دوستو
اب مسجدوں میں جاکے تو پڑھتے رہو نماز

اللہ اوس سے راضی رسول اوس سے ہونگے خوش
اونکی خوشی کے واسطے پڑھتے رہو نماز

آسانی ہوگی وقت نزع کے ہی جان لو
ایک نور ہوگا قبر میں پڑھتے رہو نماز

ایک شکل بنکے آویگی نوری سی قبر میں
اعمال بد ہٹائیگی پڑھتے رہو نماز

غافل نہونا اوس سے کبھی یارو دوستو
پل پر سوال ہوویگا پڑھتے رہو نماز

پرسش نماز ہوگی قیامت میں پیشتر
حاکم خدا کو جانکے پڑھتے رہو نماز

محشر میں پیاس ہوویگی شدت سے الاماں
کوثر کا پانی پاوگے پڑھتے رہو نماز

دہوے نشان گناہونکو باقی نہ رکھے کچھ
اسکے خواص بہت ہیں پڑھتے رہو نماز

کیا پردہ پوشی کرتی ہے یارو عزیزو یہہ
سب عیبوں کو یہہ ڈھانکے ہے پڑھتے رہو نماز

دارین کی بھلائی ہے اسکے سہارے سے
دارالجنان میں پہونچوگے پڑھتے رہو نماز

آوازان سنکے جماعت میں دوستو
عشق خدا میں ڈوب کے پڑھتے رہو نماز

شمع کے گرد رہتا ہے پروانہ جس طرح
تجھے اسطرح بلال پیمبر کے آس پاس

محشر مین مارے پیاس کے گھبرائین ادمی
ایک خلق ہوگی شافع محشر کے آس پاس

ہو پیاس سے تو خلق بڑی مضطرب وہان
ہو اک ہجوم ساقی کوثر کے آس پاس

خلقت کا اک ہجوم تو ہوویگا شہر پہ
ہو ویگی ایک سبیل تو کوثر کے آس پاس

تارے فلک پہ ہوتے ہین جسطور سے عیان
الفور سے ایسے ہوویگے کوثر کے آس پاس

جسوقت چاند او نگلی سے دو ٹکڑے کردیا
ایک خلق تو کھڑی تھی پیمبر کے آس پاس

جاتے تھے لوٹنے کو مسلمان تو جنگ مین
یا بکر بیٹھتے تھے شہ رہبر کے آس پاس

عثمان جی لگا تھا خدا سے درود مین
آنکھین لگی تھین روتی ہنو کے آس پاس

سن آہ و زاری الٹر کی مسجد رسول مین
روتے صحابہ تھے کھڑے منبر کے آس پاس

اے صدق کر دعا تو خدا سے بروز حشر
رکھے تجھے کرم سے پیمبر کے آس پاس

اے غافلو نمازون کو پڑھتے رہو ہمیش
بدکام بدشغل سے ہی بچتے رہو ہمیش

ایذا کسی طرح سے نہ ہرگز کسی کو دو
خوف خدا سے غافلو ڈرتے رہو ہمیش

خاطر سے اپنے نفس کی توڑو نہ حد شرع
پس پیروی رسول کی کرتے رہو ہمیش

خانہ خدا مین جا کے نہ چق چق کرو ذرا
آداب مسجد و نگاہی کرتے رہو ہمیش

دنیا کی بات کرنے سے بے خوف اژدہا
خاموش مسجدون مین تو بیٹھے رہو ہمیش

گردن پھلانگ صف مین نہ بڑھ جاؤ دوستو
آداب سے تو پاؤن کو دھرتے رہو ہمیش

گردن کا پل تو باندھینگے محشر مین جان لو
پیچھے ہی چپکے آن کے بیٹھے رہو ہمیش

آگے سے تم نہ جاؤ جو پڑھتا نماز ہو
پیچھے سے پس نمازی کے چلتے رہو ہمیش

پابند کرو نمازون کو پڑھ کر خدا سے ڈرنا
بعد از نماز ذکر بھی کرتے رہو ہمیش

لیجائیگی نماز یہہ جنت مین کھینچ کر
کامون کو چھوڑ چھاڑ کے پڑھتے رہو ہمیش

فضل خدا سے جائینگے انسان بہشت مین
حکم خدا کو جان کے پڑھتے رہو ہمیش

غافل نہونا اس سے کبھی یار و دوستو
سب کام بند کر کے تو پڑھتے رہو ہمیش

نعمت بڑی ہے جان لو صحت و زندگی
شکر خدا ہی دونون کا کرتے رہو ہمیش

میلاد کے کر انکا بیشک ثواب ہے
مولود تم گہرون مین جو کرتے رہو ہمیش

بیٹہو خموش کچھہ نکرو شور و غل ذرا
مولود مین درود کو پڑھتے رہو ہمیش

یہہ عمر ضایع قصہ کہانی مین مت کرو
میلاد و وعظ و پند ہی سنتے رہو ہمیش

پہر کردمون کو کرتے ہو اب ضایع سفیہ مین
قرآن صدق دل سے تو پڑھتے رہو ہمیش

نبیون مین برگزیدہ تو بس مصطفےٰ ہین خاص
حق کے رسول اور وہ بندے خدا ہین خاص

نام انکا لینے سے کبھی کوئی بلا نہ آئے
دونون جہان مین وہی تو دافع بلا ہین خاص

آدم کو ہو مجال نہ عیسیٰ کو ہے سوال
شافع تمام خلق کے خیر الوری ہین خاص

خطرہ نہین ہے انکو قیامت سے کچھہ ذرا
جو امت رسول ہین بندہ خدا ہین خاص

آدم بھی پیارے ہوئے ہین پیارے خدا کے ہین
محبوب حق کے شافع روز جزا ہین خاص

دنیا کے ساری رنج مین محشر کے ہولون مین
بیشک ہماری حامی شہ دوسرا ہین خاص

دنیا کے سب حسینون مین یوسف حسین تھے
یکتائے خلق حسن مین بس مصطفےٰ ہین خاص

مشہور ہے جہان مین ایوب کا تو صبر
صبر و رضا مین جانون شہ دوسرا ہین خاص

برسی تہین زکی پہر بیابان من سلوی اور کو
اس ہفتہ مین امت خیر الوری ہین خاص

مشہور ہین جہان مین براہیم تو خلیل
لیکن شفیع خلق حبیب خدا ہین خاص

معراج موسیٰ کو فقط کوہ طور تھی
عرش برین پہ پہونچے رسول خدا ہین خاص

آواز خوش تو بہت تھی داؤد کی بڑی
لیکن لحان خوش مین شہ انبیا ہین خاص

جتنے نبی خدا کے ہین ساری عزیز ہین
لیکن رسول حق تو حبیب خدا ہین خاص

بس خلق مین شجاع ہین عزو وفا مین
نبیون مین سب سے زیادہ شہ دوسرا ہین خاص

یونس کے مرتبہ کا تو قرآن ہے گواہ
قرآن جنپہ اوترا وہ پیاری خدا ہین خاص

شکر و رضا یہ دونون عجب اک مقام ہین
شکر و رضا مین صاحب حمد و لوی ہین خاص

وہ پیشوای خلق مین افضلترین ہین
ابرارون مین ولیون مین وہ مقتدا ہین خاص

عیسیٰ نبی کو جان لو مردے جلاتے تھے
اس درجہ مین غلام شہ اصفیا ہین خاص

اے صدق ہمکو گور کی دہشت سے غم نہیں
مونس ہمارے قبر میں شمس الضحی ہیں خاص

دنیا سے کچھ غرض نہ دلا خلق سے غرض — اب رکھ یہ غرض تو نہ بید ابرار سے غرض
یہ نفس منزلون کو تو کرتا ہے دم بدم — اسکو نہ بحث سے ہے نہ تکرار سے غرض
باغ و محل سے اسکو مکانات سے نہ کام — پھولون سے کچھ غرض ہے نہ اشجار سے غرض
پی شغل میں نہ رہتا ہے کیون رات دن مدام — رکھ یہ ہی دلا تو ہر گھڑی اذکار سے غرض
آب و ہوا کو اور چرند و پرند کو — کوہ و حجر کو ہے شہ ابرار سے غرض
یہ جانون دوستو کہ سبھی خلق کو ضرور — محشر میں ہوگی احمد مختار سے غرض

اے صدق تجکو ہو نہ غرض اور کسی سے کچھ
جو ہو غرض تو سرور مختار سے غرض

اللہ کا نام حق ہے فنا اور سب غلط — جو ہیں بکھیڑے دنیا کے بیشک ہیں سب غلط
دنیا میں جانون دوستو یار و عزیز و تم — ہو ذکر سے جو خالی بلا شک وہ سب غلط
جو کچھ کرو وہ جان کے بہر الہٰ کرو — دنیا کی جو نمود ہو بالکل ہو سب غلط
بدعت اسی کا نام ہے تھوڑی کہ سنت ہو — حضرت نے جو کہا ہی نہیں وہ ہے سب غلط
شادی غمی میں کرتے ہو جو کچھ کہ باتین تم — کچھ اصل انکی ہے نہیں یہ باتین سب غلط
دنیا کے ناچ و رنگ سے ہوتے ہو شادمان — یہ فہم اور غور کا تمہارا ہے سب غلط
حرص و ہوا و کذب یہی نام دنیا ہے — آلودہ اسمین رہنا سراسر ہے سب غلط
مال و منال جاہ و حشم ثروت و نعم — انکی طمع میں پڑنا تو بیجا ہے سب غلط
اللہ اور رسول کا لے ہے جو کوئی نام — بیشک صحیح تو یہی ہے باقی ہے سب غلط

اب حرص کو تو چھوڑدے ساتھ اپنے کچھ نہ لے
یہ صدق دنیا ہیچ ہے بیشک ہے سب غلط

کیا خوب ہو گا سرور ہر دو سرا کا خط — جسنے کہ دیکھا ہو گا شہ انبیا کا خط
مُہر اپنی کرنے اور لکھانے وہ اور سے — شاہون کو جایا کرتا رسول خدا کا خط

ملک اوسکا برباد وہ ہوگیا اور باقی آخرت
وہ ہوگیا تباہ نہ نام و نشان رہا
آنکھوں سے وہ لگاتا تھا تعظیم کرتا تھا
بنے وہ کیسے ہونگے خدائی کریم کے
وہ کیسا ہوگا ملک وہ ہوگا کیسا شہر
دلکو سرور ہوتا ہے اوس ذکر کرنے سے
ظاہر میں کچھ پڑھے نہ لکھے محض اُمی تھے
ہیبت سے عرق آتا بہت خوف ہوتا تھا

جسنے کہ سر پہ رکھا حبیب خدا کا خط
جس شاہ نے کہ پھاڑا رسول خدا کا خط
جاتا تھا جسکے نام رسول خدا کا خط
جسکے کہ پاس جاتا حبیب خدا کا خط
جاتا تھا جس جگہ وہ صل علیٰ کا خط
کیا خوشنما وہ ہوگا خلیل خدا کا خط
رکھہ اپنی انگلی پہ پڑھتے تھے شاہ و گدا کا خط
جب پاس آتا آپ کے رب العلیٰ کا خط

یہ صدق اشتیاق میں کہتا ہے شوق میں
یارب وہ کیا ہوگا بھلا مصطفیٰ کا خط

ہاں عشق میں رسول کے جسنے اوٹھایا خط
آسان ہوگی اوسکو تو جانکنی موت بھی
چھوٹینگے اوس سے دنیا کے سارے مزے سرور
چکھیگا وہ ہی ذائقہ اس عشق کا ضرور
پہونچیگا وہ مدینہ میں جاؤن میں بالیقین
انسان ہر ایک قسم کے عالم میں آئے ہیں
افضل وہی ہے نیک وہی صالح ہے وہی
پاویگا وہ نجات قیامت کے ہول سے
چمکیگی اوسپہ روشنی حق کی تو بیگمان
ہوگا عبور اوسکا تو پل پر سے مثل برق
کیا کچھ بیان ہووے جناب بلال کا

دنیا کا جسنے خاک میں جاون ملایا خط
جسکو کہ حق نے عشق نبی کا چکھایا خط
ہے جسنے اپنی سینے میں حق کا بٹھایا خط
اس نفس پر فریب سے جسنے چھوڑایا خط
جسکو کہ جانے روضہ کا دلمیں سمایا خط
بہتر وہی ہے جسنے کہ اپنا مٹایا خط
دنیا کا جس بشر نے کہ دل سے بھلایا خط
دنیا پر دون سے جسنے کہ اپنا اوٹھایا خط
جس شخص نے کہ خاک میں اپنا ملایا خط
حسرت میں ہوا کا جسنے کہ اپنے مٹایا خط
خدمت رسول سے جو اونہوں نے اوٹھایا خط

پھرتا ہے صدق واہی تباہی تو کیوں بھلا
ذکر نبی کا دل میں جو بہتر سے سمایا خط

غیر از خدا کے دل کا لگانا بھی ہے منع
اور بے وضو قرآن کا چھونا بھی ہے منع

جو کار خیر کرنا ہو اب اوسکو جلد کر
بس سستی کار خیر مین کرنا بھی ہے منع

جو ہو کوئی گناہ تو فی الفور توبہ کر
توبہ مین تجکو دیر لگانا بھی ہے منع

بیٹھو جو دوستو کسی محفل مین تم ذرا
بے ذکر وان خموش تو رہنا بھی ہے منع

ہر وقت چاہیے تو طہارت تمہین مدام
بے غسل ایک لحظہ کے رہنا بھی ہے منع

جب آوے نام احمد مرسل کا دوستو
پڑہنا درود چپ کا تو رہنا بھی ہے منع

بیخوف ہوکے سبکو ستاتا ہے تو غنی
ایک چیونٹی کے دل کا دکھانا بھی ہے منع

بد جانے سے بچائیو اس نفس کو ضرور
بہتر کی جگہ مین اسکا لیجانا بھی ہے منع

بیخوف ہو خدا سے تو پیتا ہے اب شراب
ایک گھونٹ تو شراب کا پینا بھی ہے منع

کہتا سکا نہین ہے اور بیخطر ہے تو
سود و بیاج کا تجھے کھانا بھی ہے منع

مان باپ کا ادب نہین مانے ہے تو ذرا
سب مذہبون مین اونکا ستانا بھی ہے منع

مال یتیم کھاتا ہے بے فکر ہو کے تو
ظلم و ستم کا اونپہ تو کرنا بھی ہے منع

دن کو تو کار دنیا مین رہتے ہو دوستو
بے یاد حق کے رات کو سونا بھی ہے منع

لڑنے مین اپنی عمر کو کرتے ہو تم بسر
گالی گلوچ و فحش کا بکنا بھی ہے منع

اے صدق کار دنیا مین بہر اله کریم
بے کار اس جہان مین رہنا بھی ہے منع

جسکو خدا کی راہ مین ہوتا نہین دریغ
اوسکو تو جان دینے مین آتا نہین دریغ

بیشک سخی وہی ہے محب خدا وہی
جسکو کہ حق کی راہ مین زر سے نہین دریغ

سو رہے ہے مصطفے کی جگہ ایکدن علی
سخنے تھے جان دینے مین انکو نہین دریغ

حق کی رضا مین جو کہ کمر باندھے بیٹھے ہین
اونکو کسی کے کام مین آتا نہین دریغ

مجلس مین جسکے آنے کا حکم رسول ہو
دربان کو اوسکے روک سے ہرگز نہین دریغ

جنت مین جسکے جانیکا ارشاد ہو رسول
رضوان کو اوسکے جانے مین آوے کہین دریغ

الله کسیکو دیوے خوشی یا کسی کو غم
ولیون کو اس سے ہووے کبھی بھی نہین دریغ

اے صدق وہ تو پہونچینگے جنت مین بے حساب
جن کو خدا کی راہ مین آتا نہین دریغ ✤

رات دن ہے جو کوئی عشق خدا مین مصروف — ہے حقیقت مین وہ جنت کی فضا مین مصروف
رنج و ریاضت تو ذرا دیکھو شہ ہر دوسرا — تہے خدا سے ہی استدعا مین مصروف
ای خداوند جہان تجھ سے پناہ ہے درکار — رہتا ہے نفس بڑا حرص و ہوا مین مصروف
نفس کمبخت بڑا بد ہے شریر و بدذات — رات دن کھانے مین ہے اور غذا مین مصروف
نفس امارہ کو جو زیر کرے رہوی ہے — وہ نہ رہیگا کبھی دوزخ کی سزا مین مصروف
چاہیے اوسکو درود نبی کی کثرت یارو — عصیان سے رہتا ہے جو شخص بلا مین مصروف
ہے یہہ امید کہ بیشک ہو دعا اوسکی قبول — رہوے جو بندہ خدا فہم دعا مین مصروف
توبہ کرنا اوسے ہر وقت ہی لازم یارو — جو رہا ہووے کوئی رنج و عنا مین مصروف
وہ جہنم مین پڑے اور رہے اوسکو غذا — جو کہ ہے ظلم و ستم اور دغا مین مصروف
ای خدا تجھ سے پناہی کرتا ہون ہردم فریاد — تو بچا مجکو کہ ہون جرم و خطا مین مصروف
ہے شب و روز دعا تجھ سے یہی تو میری — رکہہ خدا مجکو تو تو نعت و ثنا مین مصروف
وہ تو ایک پل ہی مین پل پر سے گذر جاویگا — جو کہ ہر وقت رہے راہ خدا مین مصروف

باغ فردوس مین وہ چین اوڑاویگا ضرور ✤
صدق دل سے جو رہے ذکر خدا مین مصروف ✤

حشر مین نیکان یکطرف ہووین بدان وان یکطرف — ہون نیک رو یکطرف ہون زشت خویان یکطرف
حافظ و قاریان یکطرف قرآن خوانان یکطرف — مولودخوانان یکطرف صلوات خوانان یکطرف
مسکین گدایان یکطرف سلطان و شاہان یکطرف — گبر و یہودان یکطرف وان ہون مسلمان یکطرف
عالم محدث یکطرف [illegible] یکطرف — شیخ و مشایخ یکطرف ہووین موحدان یکطرف
[illegible] سالک [illegible] فقر استغراق یکطرف — ہون عاشقان وان یکطرف اور ہون محبان یکطرف
ہووین گروہ [illegible] — کفار و مشرک یکطرف ہون اہل ایمان یکطرف
وہ دن ہوا ایسا فضل کر [illegible] — ہون اہل دنیا یکطرف ہون اہل عرفان یکطرف

ایسی وہان کھلبل پڑے ردوبن وہان اشقیا
زہاد و عابد یکطرف ابلیس شیطان یکطرف

محشور ہون مردونکے ٹول اوٹھینگے وان قبرون سے عریان
ہون سودخوران یکطرف اور روزہ داران یکطرف

ننگے بچے ہون وانپر پڑے ہون آنسو اونکے گہرے
وان ظالمان ہون یکطرف ایمانداران یکطرف

یان ظلم جسنے ہے کیا چکھیگا وان اوسکا مزا
لشکر یزیدان یکطرف شاہ شہیدان یکطرف

دیکھینگے وہ اپنا کیا بھگتینگے وہ جو کچھہ کیا
ظالم شریران یکطرف بیکس غریبان یکطرف

محشر کا دن ہوگا کٹھن نیکونکو ہو نہ وان حزن
ہون جن پری وان یکطرف حیوان طیران یکطرف

تولین وہان سبکے عمل کہولین وہان مکر و دغل
ہون ماہ رویان یکطرف ہون سیاہ رویان یکطرف

ہووے وہان سبکے حساب کہولین وہان عملی کتاب
کفران نعمت یکطرف شکرگذاران یکطرف

صف باندہے ہونگے اصفیا یکسمت سارے اتقیا
ہون متقی وان یکطرف ہون صالحان وان یکطرف

ہون خضر و موسی یکطرف اور نوح عیسی یکطرف
ہون شیث و آدم یکطرف لقمان سلیمان یکطرف

نیکون کی ہونگی بھیان اور گمرہونکی ٹولیان
ہارون موسی یکطرف فرعون ہامان یکطرف

ایک دہوم ہووے وان بڑی آنے رسول اللہ کی
ہون انبیاوان یکطرف اور اولیاوان یکطرف

سنو سے ہوئے ہون سب جبین جاری ہون وان نہرین
رضوان و مالک یکطرف سب حور و غلمان یکطرف

آدم سے لے عیسی نبی کہوین وہان نفسی سبہی
ساری خدائی یکطرف شاہ رسولان یکطرف

محشر وہ دن ہے الامان کانپینگے وان پیر و جوان
ہو صدق احقر یکطرف ہون مدح خوانان یکطرف

دونون جہان مین شافع ابرار ہین شفیق
سختی کے وقت احمد مختار ہین شفیق

دنیا و دین مین کوئی نہ مونس و غمگسار
بیشک رسول میرے مددگار ہین شفیق

محشر مین گرمی دہوپ سے عرق آئیگا ضرور
اوس جا ہمارے سید مختار ہین شفیق

خطرہ نہین ہے مجکو گناہونسے کچھہ ذرا
دونون جہان مین سرور سردار ہین شفیق

اعمال بندون کے تلین میدان حشر مین
اوس جا ہمارے سید ابرار ہین شفیق

اعمال تلنے کا تو ہمین غم نہین ہے کچھہ
لاریب واپنے سید مختار ہین شفیق

بل سے حساب سے نہین رکھتے ہین غم ذرا
ہر جا ہمارے حامی مختار ہین شفیق

کوئی نہ یاں رفیق نہ کوئی وہاں محب
اے صدق غم نہ کھا شہ ابرار ہیں شفیق

انسان کے دلمیں چاہیئے بیشک خدا کا عشق
وہ دل برا ہے جسمیں نہیں مصطفے کا عشق

دنیا کے سب بکھیڑوں کو چھوڑو رفیقو تم
جو ہے تمہارے دل میں رسول خدا کا عشق

آگ اوسکے تن پہ نار جہنم کی سرد ہے
ہو جس بشر کو شافع روز جزا کا عشق

عاشق خدا کا جانوں رسول کریم کو
لاریب ہے خدا کو تو بس مصطفے کا عشق

بڑہتے رہو درود ونکو اے یار و دوستو
جو جان و دل سے رکھتے ہو شمس الضحےٰ کا عشق

جاوے وہ ایک پل میں گذر پل صراط سے
جو رکھتا ہو بشر کوئی ہر دوسرا کا عشق

رہتے تھے یار کا ہی میں جانتے نہ تھے کہیں
تنہا ابکر کے دلمیں شہ دوسرا کا عشق

کامل اوسیکا جان لو ایمان عاشقو
جسکو کہ زیادہ باپ سے ہو مصطفے کا عشق

کوثر کا پانی پیویگا لاریب وہ بشر
رہتا ہے جسکے دلمیں شہ انبیا کا عشق

لیل و نہار رورو یہی عرض کرتا ہوں
اے رب مرے تو دیدے مجھے مصطفے کا عشق

کافر کا رنج کھینچنے سہتے تھے سختیاں
کیسا بلال کو تہا حبیب خدا کا عشق

ابرار کے وہ رتبہ کو پہونچیگا لاکلام
سینے میں جسکے ہو وے شہ لافتیٰ کا عشق

دار الجنان میں پہونچیگا اے صدق وہ ضرور
ہو ذرہ جسکے دل میں رسول خدا کا عشق

ہو جسکی پہونچ یاد رسول زبان تلک
پہونچیگا وہ ضرور ہی بس لامکان تلک

لیتا ہے منہہ کو چوم خدای جلیل بھی
آتا ہے جبکہ نام محمد زبان تلک

وہ خلق وہ طریق تہا جسکی نہیں ہے حد
خوش رہتے تھے حضور کے خورد و کلان تلک

پڑہتا ہے جو درود محمد پہ ایک بار
لیجاتے ہیں فرشتے اوسے لامکان تلک

ہے التجا یہ تجھسے خداوند ذوالجلال
پہونچادے تو سلام مرا شہ زبان تلک

ملجائیں مجکو خضر تو ان سے بہی کہوں
لیچل مجھے تو مدینے شاہ شہان تلک

ایک شمہ بہی ادا نہو نعت رسول سے
عمریں تمام کرکے کوئی لکھے جان تلک

قدسی فلک پہ حیران ہون مدح رسول سے / پہر کیا ثنا مین لاؤنگا اپنی زبان تلک
ہین سیر کرنیوالے فرشتے زمین پر / پہونچاتے ہین وہ تحفہ رسول زمان تلک

پیرو رسول رہویگا جو شخص رات دن / لاریب وہ تو پہونچیگا باغ جنان تلک
پیدا ہوئے رسول تو روتے تہے کاہنا / وہ خبرین اپنی دیتے تہے سب انس و جان تلک
معراج مین رسول کے جانون مجہو تم / تہا نور ایک زمین سے لے آسمان تلک
اسریٰ کی شب رسول نے ہم سیہ کارونکی / بخشش کرائی حق سے تہا ممکن جہان تلک
جنت مین جو مزے ہین نہ آوین بیان مین / انسان کا فہم پہونچے نہ ہرگز وہان تلک
جسکا سیاہ دل ہوا آنسو نہ آویگا / لیجا سکے اوسکو کر کوئی قرآن خوان تلک
لکہہ لیتے ہین فرشتے اوسی دم اوسے ضرور / جو بات کوئی لاوے اپنے دہان تلک
حشر کے قرب ہو یہہ زمانہ کا انقلاب / مسجد مین کوئی کہوے نہ ہرگز اذان تلک
جو آج اونچے محل بناتے ہین دوستو / کل اونکا رہویگا نہین کچہہ بہی نشان تلک
کہد نیکے دل کا بہید جو پوشیدہ رکہے تو / تغیر اگر رہو ہو دکہن روشندان تلک
عالم کے غوث تہے وہ جناب محی الدین / لاریب اونکی پہونچ تہی بس لامکان تلک

یہہ صدق زاری کرتا ہے فریاد الغیاث
پہونچے ہین اس کے جرم خدایا کہان تلک

اپنے کعبہ مین ہمین اب تو خدایا لیے چل / بیت اقدس مین ہمین جلد الٰہا لیے چل
عرض تجہہ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام و سحر / اب مدینہ کے مکانون مین خدایا لیے چل
تجہہ پہ ظاہر ہے کہ سرمایہ نہین ہے کچہہ بہی / مجہہ سے اعظم کو تو یثرب مین خدایا لیے چل
ہند کے کوچون مین مدت سے پڑا ہون پہرتا / اب مجہے طیبہ کی گلیون مین خدایا لیے چل
گہر کے ایک گوشہ فرقت سے پڑا ہون ناشاد / خانۂ بیت مقدس مین خدایا لیے چل
تری رحمت بہی جب چاہے برستی ہووے / اون مزارون پہ شہیدونکے خدایا لیے چل
عرض تجہہ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام سحر / اب مدینہ کے مکانون مین خدایا لیے چل
ہے شب و روز تمنا یہ سے دلکی یہہ ہی / تو مجہے مشہد اقدس پہ خدایا لیے چل

رات دن صدق یہی کہتا ہے رو رو تجہہ سے
تو در طیبہ محمد پہ خدایا لے چل ❖

تھے وہ حبیب شاہ رسول زبان بلال
گلزار کوچہ ہوتا تھا جاتے جہان بلال

کہتے تھے لوگ اونکو تو صدیق کا غلام
تھے واقعی وہ دنیا مین شاہ شہان بلال

رہتے تھے ہمرکابی مین حضرت رسول کے
جاتے جہان رسول تھے جاتے وہان بلال

ایک چوٹ سی تو لگتی ہی دل پہ صحابہ کے
مسجد مین جاکے کہتے تھے جسدم اذان بلال

صدمہ دلون پہ ہوتا صحابہ کبار کے
جب مصطفے کے سامنے کہتے اذان بلال

اک روز ایک صحابی نے موتہہ پر انہین کہا
کہتے غلط ہو آن سے اب تم اذان بلال

جو شخص اونسے کرتا کوئی رنج سے کلام
خاموش رہتے اور نہ کرتے بیان بلال

ہوتا تھا حرف شین ادا اونکا سین سے
مشہور تھے جہان مین لکنت زبان بلال

تھا نقش اونکے سینہ پہ یسین کا لکہا
بس سین کا تو شین سے دیتے نشان بلال

کیا تہا گئی یہی حق کو ادا اوس غریب کی
تڑکا نہوتا کہتے نہ جب تک اذان بلال

مقبول تھے خدا کے محب تھے رسول کے
محبوب اونکی کیون نہ بہلا ہو اذان بلال

دیکہا ہی نے اونکو تو جنت مین پیشتر
فرمایا تجہہ پہ یہہ تو نہین تہا گمان بلال

پہلے ہی مجہہ سے آیا ہے تو تو بہشت مین
اسکا سبب تو مجہہ سے ذرا کر بیان بلال

کی عرض ہاتہہ باندہ کے اے آقا اے شہا
جس جا سے آپ جائینگے جائیگا وان بلال

شیدا ہے یہہ تو آپ کا جنت سے ہے نہ کام
مثل نشان علم کے ہے پیش نشان بلال

کیا مرتبہ بلال تہا کیا اوسکی پہونچ تہی
لکہا اب نہین مین سکتا ہون کچہہ بہی بیان بلال

کہتے عمر تھے ایک دن اپنے رفیقون سے
کرتا ہون تم سے آج مین وصف و بیان بلال

سردار بالکہ ہیچ نہین اس مین کچہہ کلام
سردار واقعی ہین ہمارے میان بلال

ہے یہہ یقین وہ جاوینگا جنت مین اونکی ساتہہ
مشہور ہو گیا ہے جو یان مدح خوان بلال

تو پا ہی خاک اونکا غلامان غلام ہے ❖
اے صدق تو کہان ہے بہلا وہ کہان بلال ❖

بھی دل مین رہتا ہے میرے مدام — پڑھون نام تیرا رسول انام
ہو رحمت خدا کی تو تجھہ پہ دوام — حبیب خدا تجھہ پہ پہونچے سلام
شب و روز ہے یہہ مری التجا — دکھا دے مجھے اپنا تو مہ لقا
یہی اپنے دل کا ہے بس مدعا — شہ انبیا تجھہ پہ پہونچے سلام
یہی عرض ہے تجھہ سے شاہ زمن — ہمیشہ ترا نام رہ بر دہن
اوٹھون قبر سے یہہ ہی کہتا سخن — امام اصفیا تجھہ پہ پہونچے سلام
قیامت مین ہو جب بڑا اژدہام — وہان پیاسی خلقت تو ہو دی تمام
مجھے دیجو اوسوقت کوثر کا جام — رسول خدا تجھہ پہ پہونچے سلام
بلا لو مدینے مین اب صدق کو — پڑا سند مین یہہ ہے مجبور ہو

در روضہ دیکھے جو اب ہو سو ہو
شہ دوسرا تجھہ پہ پہونچے سلام

کیا کرین اب حال دل اظہار ہم — ہین گنہ سے حالت بیمار ہم
کیا ہمارا نفس بد ہے حسرتا — کرتے ہین ہر بات مین تکرار ہم
یہہ ہمارے نفس حاسد مین ضرور — کرتے ہین آپسمین جو تکرار ہم
حاسد مین یہہ نفس ہے بیشک غوی — اسپہ لفرین کرتے ہین دس بار ہم
گفتگو بے فایدہ کرتے فضول — سر پہ لیتے ہین بلا دو چار ہم
سنگ موہنہ مین رکھتے تھے صدیق تو — وائے باتین کرتے ہین سو بار ہم
کچھہ نہین طاعت خدا کی ہم سے ہو — فی الحقیقت مین بڑے بدکار ہم
اے خدا غافل ہوئے ہین تجھہ سے بہت — کچھہ نہین کرتے ترا اذکار ہم
ہائے عقبے کی نہ سوجھی کچھہ ہمین — دنیوی کامون مین ہین عیار ہم
کار عقبے مین بڑے بیہوش ہین — اور کامون مین ہین بس ہشیار ہم
دین و عقبے کی نہین سوجھی ہمین — کار دنیا مین ہین بس طرار ہم
ہو خدا کی معرفت کیونکر کشود — سینہ مین رکھتے ہین ایک پندار ہم

اے خدا تو بخشدے جرم و خطا
اے خدا عیبون کو تو پوشیدہ رکھہ
تو ہمین توفیق دے رب کریم
حکم بن تیرے نہ ذرّہ ہل سکے
راہبر ہو تو خداوند کریم
وعدۂ حق ہے خداوند جلیل
ہو وہی مقبول درگاہ خدا
آسمان ہفتم پہ ہو جاوے گذر
کشف ہو جاوے ضرور ہمکو فنا
ای خدا اے مالک رب جلیل
جاوینگے ایسے سفر مین حشر تا
اوس سفر کے واسطے اے دوستو
ہے سفر در پیش وہ سبکو بڑا
وہ سفر ہے قبر کا لاریب و شک
جو محبت دل مین ہو حضرت ہمین
پہر ہمین خدشہ نہین شیطان سے
کلمۂ طیب پڑہین جو روز و شب
ہائے دنیا مین ہمنے غافل رہے
دیکھئے نیکون کا شانہ کس طور ہو
ای خدا ایمان سے رکہیو ہمین
قبر و محشر کا نہین خطرہ ہمین
حق نہین رکہیگا ہمکو بے نصیب
تم یتیمون کی کرو خدمت ضرور

گنہ سے کرتے ہین بس اقرار ہم
جانتے تجکو تو ہین ستار ہم
پست ہمت سے ہوئے لاچار ہم
کرتے ہین اس بات سے اقرار ہم
سمجھہ ہدایت کے نہین مختار ہم
وعدۂ ایفا ہین ہین سکار ہم
خالص للہ کرین جو کار ہم
توڑدین جو شرک سے زنّار ہم
رہوین جو حق کے لیئے بیدار ہم
نفس بد سے ہین بڑے بیزار ہم
لوٹ کر آوینگے نے زنہار ہم
ہین کمر باندہے کھڑے طیار ہم
کیا لکہین وہ حال اب ای یار ہم
کیا کہین اوس قبر کے اطوار ہم
دیکھہ لین جا قبر وہ گلزار ہم
بحر دنیا سے جو ہووین پار ہم
راہی دوزخ ہوون نہ زنہار ہم
اب گنہ سے لے چلے انبار ہم
ہین نہین کچھہ متقی ابرار ہم
یہہ ہی کرتے ہین دعا ہر بار ہم
جانتے تجکو تو ہین غفّار ہم
گر یتیمون کا جو لیوین بار ہم
روز و شب کرتے ہین یہ گفتار ہم

فرض مطلق جان لو خدمت یتیم — رکھتے ہین تم سے یہی ہر بار ہم
بیوہ کا کر دو نکاح اے دوستو — کہتے ہین یہہ ہی بلا اصرار ہم
یہہ ہماری عقل یہہ بدتر سمجھہ — رکھتے ہین اس کا ہے اک عار ہم
ہم سے بہتر ہو نہین دنیا کا شاہ — اوس نبی کے جاوین جو دربار ہم
سینہ پُر کینہ ہمارا ہے کثیف — کیسے ہون پھر داخل زوّار ہم
ہائے قسمت نے نہ کی کچھہ بھی مدد — لے چلے بس حسرت دیدار ہم
آہ آوین طیبہ مین کیسی حضور — پاس کچھہ رکھتے نہین دینار ہم
آتش دوزخ نہ دیکھینگے کبھی — ہون مدینہ کے اگر زوّار ہم
کیا کہین اب شامت اعمال سے — لایق مجلس نہین سرکار ہم
یا نبی ہے آرزو اب تو یہہ ہی — دیکھہ لین روضہ ترا اک بار ہم
کچھہ نہین ہم پر گنہ باقی رہین — دیکھہ لین جو وہ گل گلزار ہم ؎
آپکے قدمون گرین ہے آرزو — قبر مین جو دیکھہ لین دیدار ہم
ہو اگر زیارت ہمین دیدار کی ؎ — ہووین قربان آپ پر سو بار ہم
یا نبی ہے آرزو لیل و نہار ؎ — رہوین الفت مین تری سرشار ہم
یا رسول اللہ بغیر از آپ کے ؎ — رکھتے ہین کوئی نہین سردار ہم
یا نبی اللہ خبر لیجیے شتاب — بحر عصیان مین پڑے منجدھار ہم
یا خلیل اللہ تمہارا آسرا ؎ — چھوڑ دینگے واللہ نہین زنہار ہم
یا حبیب اللہ تمہارے ہجر مین — آتش دوری سے ہین ناچار ہم
التجا ہے مرنے سے پہلے حضور — دیکھہ لیوین ایک دفعہ دیدار ہم
طیبہ مین جاوین بھلا کیونکر خدا — سخت مفلس ہین نہین زردار ہم
تجھہ سے پوشیدہ نہین ہے کچھہ بھی حال — کیا بھلا تجھہ پر کرین اظہار ہم
جز تری امداد اے رب جلیل — چل نہین سکتے کوئی رفتار ہم
کیا مزا ہو لطف کیا ہو دوستو — جا سکے روضہ پہ جاوین زار ہم

وائے قسمت اپنی ایسی ہے کہاں ۔ اوس مدینہ کے جو ہوں زوار ہم
کار کر کے دوست روضہ پر گئے ۔ حیف ہے ایک رہ گئے بیکار ہم
ہوتا ہے ذکر و بیان پیش نبی ۔ پڑھتے ہیں صلوات جو ہر بار ہم
عمر گذری شر بدی کرتے ہوئے ۔ نیکیو نسے ہیں بڑے نادار ہم
کچھ نہیں نیکی ذرا سے ہم نے کری ۔ تا تہہ خالی اب چلے دربار ہم
جاتی رہوے ساری دنیا کی ہوس ۔ دیکھیں جا طیبہ کا جو گلزار ہم
ق
بولے حضرت جب ہوئے دندان شہید ۔ اے خدا ہیں امت غمخوار ہم
تو نہ انکا تو ٹیو طبقہ خدا ۔ جانتے تجکو تو ہیں ستار ہم
لاوے شاید کوئی تو ایمان بشر ۔ اسلیئے کرتے دعا ہیں زار ہم
کیوں کریں ہم بد دعا انکے لیئے ۔ جانتے ہیں تجکو بڑا غفار ہم
اے خدا اے مالک ہر دو جہان ۔ التجا کرتے ہیں تجھ سے زار ہم
اب ہمیں لے چل مدینہ میں خدا ۔ ہو ویں اوس روضہ پہ جا زوار ہم
ڈھونڈتے تھے پایا اوسکو سینہ میں ۔ اب نہ جاوینگے سوئے کہسار ہم

پس محبت سے سنو تم دوستو
پڑھتے ہیں اب صدق کے اشعار ہم

محمد صاحب جود و عطا ہیں ٭ ۔ محمد منبع حلم و حیا ہیں ٭
محمد شافع روز جزا ہیں ۔ محمد ہادی سبھے راہ ہدیٰ ہیں
محمد جن و انسان کے شہا ہیں ۔ محمد راز دار کبریا ہیں ٭
محمد باعث کون و مکان ہیں ۔ محمد مالک ہر دو جہان ہیں
محمد پیشوائے مرسلین ہیں ۔ محمد شافع یوم الیقین ہیں ٭
محمد سرور ہر دو سرا ہیں ۔ محمد معدن لطف و عطا ہیں
وہی سب خلق کے مشکل کشا ہیں ٭ ۔ وہی صدر علی شمس الضحیٰ ہیں
وہی بدر الدجیٰ نور الہدیٰ ہیں ۔ ولیوں کے وہی تو مقتدا ہیں

بلاشک مرتبہ اون کا ہی عالی ٭ بلا لکھ اونکے در پہ جبہ سا ہین
خدا نے دی بڑی عزت ہی انکو ٭ انیس رہنما شاہ و گدا ہین ٭

نہین رحلت ہوئی دنیا سے انکی ٭ وہ امت سے نہ اپنی کچھہ جدا ہین
فضایل کے کہ ہین عیسیٰ سے بڑہکر ٭ یہہ جانون وہ محمد مصطفے ہین ٭

نہین دہشت ہمین دوزخ سے کچھہ بہی ٭ شفاعت کو ہماری مصطفے ہین
وہی مالک ہماری وہ ہی ہادی ٭ اونہین پہ ہم تو قربان و فدا ہین

نہ کر اے صدق تو محشر کا خطرہ
ترے حامی محمد مصطفے ہین

محمد سے جو دل لگائے ہوئی ہین ٭ سمجہہ لو وہ جنت مین جاتی ہوئی ہین
نہین اونکو پروا ہے جنت کی صاحب ٭ مزا عشق احمد جو پائے ہوئی ہین
اگر دیکھو عبرت سے مردون کو لوگو ٭ یہہ جنگل مین بستی بسائی ہوئی ہین
گنہ سے نہین اوٹھتا سر ہے ہمارا ٭ خدا است سے شرم چھپائی ہوئی ہین
یہہ لڑکون سے کہتے اویس قرنی تھے ٭ نہ مارو ہمین ہم ستائے ہوئی ہین
بڑے پتھرون سے تو ہرگز نہ مارو ٭ کہ ہم عشق کے زخم کھائی ہوئی ہین
یہہ جذبہ مین کہتے بلال حبشی تھے ٭ ترے عشق مین جی جلائی ہوئی ہین
بہت خستہ زخمی نہ ہمکو کرو تم ٭ بلا عشق اب ہم اوٹھائی ہوئی ہین
خدا ہی لوگ اب تم کوئی بات بولو ٭ جگر عشق سے ہم جلائے ہوئی ہین
نہ دو رنج ہمکو کوئی صاحب اب تو ٭ بہت صدمے اب ہم اوٹھائی ہوئی ہین
صہیب یہہ ہی کہتے وطن چھوڑ اپنا ٭ سہارے محمد کے آئے ہوئی ہین ٭
دیدہ والا اب چھوڑ جاوین کہان کو ٭ قدم آنکھون سے ہم لگائی ہوئی ہین
نہین ہے وسیلہ بجز ذات احمد ٭ نظر آسرے پر لگائے ہوئی ہین
بلال آکے بس شام مین یہہ ہی کہتے ٭ ہم حال پریشان اب آئے ہوئی ہین
شب و روز کرتے تھے فریاد و زاری ٭ یہہ کہتے تھے دل ہم جلائی ہوئی ہین

نہ بولو کوئی ہم سے اے لوگو اب تو
حضوری میں رہتے تھے حضرت کے ہردم
یہہ محرومی قسمت سے اب تو ہماری
کہا خواب میں جا کے حضرت نے ایسا
سخن شام میں اس طرح پر کہا تہا
مدینہ دیا چہوڑ کیون ہے ہمارا
چل اب قصد کر تو مدینہ کا جلدی
بلال آئے روضہ پہ یہہ عرض کرتے
نہیں چہوڑیگا ہم سے یہہ در کبھی بہی
خبر لیجیے ہم بہت ہین پریشان
نظر آتا ہمکو نہیں کچھہ جہان مین
حضور اک نظر ڈالین ہم پر کرم کی
بہت خستہ ہو کر ہم حال پریشان
وہی سمجھینگے خوب شعرون کا مطلب

محبت کے ہم زخم کہائے ہوئی ہین
ہمین دل سے حضرت بھلائی ہوئی ہین
جو روضہ سے ہم یا نبی آئے ہوئی ہین
تری خاطر ہم شام آئے ہوئی ہین
ترے دل کے مطلب کو پائی ہوئی ہین
نہین تجکو دل سے بہلائے ہوئی ہین
ترے دل سے ہم دل لگائی ہوئی ہین
ترے در پہ احباب آئے ہوئی ہین
غلام آپ کے ہم کہائے ہوئی ہین
نظر تیرے در پر لگائے ہوئی ہین
حضوری نظر مین سمائی ہوئی ہین
کہ ہم زیست سے تنگ آئی ہوئی ہین
ترے کوچہ مین اب تو آئے ہوئی ہین
جو دل عشق مین اب جلائی ہوئی ہین

مدینہ کے چلنے کی ہو کوئی صورت
یہی صدق تو ہم لگائے ہوئی ہین

مین چہوڑ کر مدینہ کو جاؤن کہان کہان
اب آپ کے بغیر یہہ لگتا نہین ہی دل
بی آپ کے مدینہ مجھے تنگ ہے شہا
للتہ اب دکہائے صورت ذرا حضور
اب ہجر کے حضور مین روتا ہون زار زار
سینہ مین آگ وہ ہے کہ جسکی نہین ہے حد
کس سے کہون مین جاکے نہین کوئی اب شفیق

اس دل کی آگ کو مین بجہاؤن کہان کہان
اس غمزدہ کو لیکے مین جاؤن کہان کہان
حیران ہون کہ شہر سے جاؤن کہان کہان
حیران ہون کہ در سے مین جاؤن کہان کہان
صورت مین اپنی جاکے دکھاؤن کہان کہان
دل غمزدہ یہہ جاکے جلاؤن کہان کہان
احوال اپنے دلکا جتاؤن کہان کہان

کہتا تہا مین حضور کے آگے اذان ہمیشہ
اب جا اذان مین اپنی سناؤن کہان کہان

جب آپ ہی نہو وین تو کیا زیست کا مزا
اس بیقرار دلکو لگاؤن کہان کہان

حسرت سے پاس تیرے یہی کہتے اویس تھے
میری خدا مین دیکھنے جاؤن کہان کہان

ہمدم نہین ہے کوئی نہ مونس نہ غمگسار
مانند وحشیون کے مین جاؤن کہان کہان

مدت سے خاک چھانتا پھرتا ہون کوبکو
ای شاہ تجکو ڈہونڈہنے جاؤن کہان کہان

اب شوق مین حضور کے گھلتا ہوا بدن
جی کی کہانی اپنی سناؤن کہان کہان

جنگل مین رویا کرتا ہون ای شاہ بحر و بر
اس دل کو اپنے جا کے رولاؤن کہان کہان

اب آپ کے سوای کہون کس سے راز دل
جاؤن کہان مین درد سناؤن کہان کہان

اس درد عشق اور فراق حضور سے
اب چھوڑ کر فرن کو مین جاؤن کہان کہان

آنکہون سے میری اشک کا طوفان بہتا ہے
طوفان لہو کا جا کے بہاؤن کہان کہان

لڑکے تو مجھکو جانتے مجنون ہین حقیر
صورت مین اپنی جا کے دکہاؤن کہان کہان

کوچہ مین بستی مین مجھے کہتے ہین باولا
بستی سے جا کے شہر بساؤن کہان کہان

آتا نہین ہے چین مجھے گہر مین ایک دم
یا شاہ اب یہ دل مین لگاؤن کہان کہان

ای فخر دو جہان کے ای شاہ ذی کرم
در سے مجھے بلاؤ مین جاؤن کہان کہان

کرتا ہے عرض صدق کہ ای شاہ تم بغیر
اب اپنے شعر جا کے سناؤن کہان کہان

وہان حق سے جو اپنا لگائے جاتے ہین
وہی تو دنیا سے عقبے کمائے جاتے ہین

اب آپ جانتے ہین ہمکو کڑہائے جاتے ہین
غم فراق مین اپنے رولائے جاتے ہین

انہین تو دنیا و عقبے سے ہے نہین کچھ کام
شراب عشق جو حق سے پلائے جاتے ہین

جوانی جاتی رہی یاد حق کی تو نے
وہ دن بڑہاپے کے تیرے بہی آئے جاتے ہین

دنیا مین جو فقیر ہین یا جو کہ بادشاہ
وہ دو دنون ہستی مین آخر ملائے جاتے ہین

رہتے ہین وطن مین یا کہ پہرین ملک و شہر ہین
ہستی جو سمجہہ کی ہین وہ دبائے جاتے ہین

قریب نزع کے ہوتے ہین جب کوئی انسان
جو راہ حق مین ہوئے قتل وہ نصیبہ ور
بہشت ہے ایسی کہ جو کوئی جاوے
عوض مین اوسکے جو پڑھتا ہے یہان درود

تو اوسکے جاؤن عمل سب سنائے جاتے ہین
طرح طرح کے وہ میوے کھلائے جاتے ہین
و یا یہہ بندہ کے عصیان مٹائے جاتے ہین
درخت خلد مین اوسکو لگائے جاتے ہین

ذرا تو چاہیئے اے صدق فکر وان کی ضرور
جہان پہ جاکے یہہ صحرا بسائے جاتے ہین

اپنے گنہ سے روتا ہون زار و قطار مین
مدحت مین پڑھتا ہون شہ والا تبار مین
رب چاہے سو کرے وہی مالک ہے اور حق
دنیا مین کوئی ہے نہین ایمان سے بڑا
آدم سے عیسیٰ تک نبی رکھتے ہین سب قدر
معراج مین حضور کے بے گنتی بے شمار
کشتی گنہ کی پار لگا دیجئے شہا
لاریب ہونگے حشر مین یا خود وہ شفیع
جن لوگون نے ستایا ہے گھر بار رسول کا
خوش بخت بشر بھی ایسے نہین پیدا ہووینگے
ہونگے ذلیل و خوار بھی وہ حشر مین بڑے

اب مجھ سا عاصی ہوگا نہ کوئی دیار مین
سب سے نبی بڑے ہین ہمارے وقار مین
بیشک نہین ہے بندہ کے کچھ اختیار مین
ایمان جسکو ہے نہین جاوے وہ نار مین
ہین سب سے زیادہ احمد مرسل وقار مین
رتبہ مرا الٰہ کیا ہے مین ہون کس شمار مین
اب پہنسی ہے یہہ تو بڑی منجدھار مین
جاتین جو کیفیت مین مے رنگدار مین
جائینگے وہ تو سیدھے جہنم کے غار مین
جیسی کہ اچھی خوبی صحابہ کبار مین
بیٹھے ہوئے جو رہتے ہین مے کے خمار مین

دن کون سا وہ ہوگا کہ ماتھے کو اپنے صدق
رگڑیگا جاکے خانۂ پروردگار مین

بیان عقبیٰ مرا ایک ساعت سمجھدار دل کی باتین ہین
خدا سے خوف کرنا یہہ سمجھدار دل کی باتین ہین
لٹانا مال و نعمت کا تو زردار دل کی باتین ہین
پڑینگے وہ تو دوزخ مین [illegible]

ظرافت اور بناوٹ سے گنہگار دل کی باتین ہین
گنہ سے بچتا رہنا یہہ کار دل کی باتین ہین
رضا بر حق پہ رہنا بس سمجھدار دل کی باتین ہین
[illegible] دل کی باتین ہین

کسیکو دنیا کی باتین کسیکو عقبے کا چرچا
ہمین اب عشق احمد سے ملاگاروں کی باتین ہین

ہمین شان انا الحق بنا ہر قطرہ کا قطرہ جانون
حقیقت مین وہ ہے عشق خبرداروں کی باتین ہین

در فردوس پہ پہنچینگے وہ رستے ہی نشتر بیک
رہا کرتین ذہن مین جنکے ابراروں کی باتین ہین

ہمین ہوونگی ہم محشر مین ذرا پرسش عمل اپنے
کہ ہمین اب جنکے ہین نیک کرداروں کی باتین ہین

بروز حشر ہو وینگے وہ داخل خلد مین بیباک
لگی رہین جنہین جنت کے گلزاروں کی باتین ہین

نہین اب صدق خطرہ ہے اونہین ہول قیامت سے
جنہین خوش اب نبی کے کفش برداروں کی باتین ہین ❊

شام سے آپ مدینہ مین بلاتے ہی نہین
خواب مین آتے نہین ہمکو بلاتے ہی نہین
شومی بخت ہے جو دل سے بھلایا ہے ہمین
ہجر مین آپ کے نکلے تھے مدینہ سے ہم
کیا کرین دل ہجر سے نالان ہے بہت
کیا کرین بیبس ہوئے لاچار سخت
ای رسول مدنی ہجر سے اب تنگ ہین ہم
خواب مین آن کے کہنے لگے حضرت نبی
آہ اس شام کو ہے آکے بسایا تمنے
کیون دیا چھوڑ مدینہ ہمارا تونے بلال ❊
ہاتھ کو باندھ کے کہنے لگے تب یہ بلال
دل نہ تھا تھا یہین ہمارا شہا
ای نبی آپ پہ قربان ہو سرجان و دل
دل تڑپتا تھا حضوری کی زیارت کے لئے
جذبہ عشق مین کہتے تھے اویس قرنی
عشق لکڑی کو تھا کیسا کہ وہ روتی تھی پکار

خواب مین اپنی زیارت تو کراتے ہی نہین
اب یہان شربت دیدار پلاتے ہی نہین
بخت ہوتا تو ہمین آپ بلاتے ہی نہین
ہو ندامت سے کسیکو تو دکھاتے ہی نہین
ہم مدینہ سے کبھی شام مین آتے ہی نہین
دل ہم اس شام مین ہرگز تو لگاتے ہی نہین
ہجر مین زیست کی امید تو پاتے ہی نہین
کیا ترے واسطے ہم شام مین آتے ہی نہین
پھر سے اب شہر مدینہ کو بس آتے ہی نہین
ہم تری نظرون مین کیون اچھے سماتے ہی نہین
یا نبی تھا یہین ہم دل کو لگاتے ہی نہین
ہم مدینہ سے کسی شہر مین جاتے ہی نہین
کوچہ اس شام کے ہمکو تو خوش آتے ہی نہین
جذبہ عشق سے ہم سر کو اٹھاتے ہی نہین
جلتے ہین ہجر مین آپ ہمکو بلاتے ہی نہین
کیسے ہم لوگ ہین آنکھونکو رلاتے ہی نہین

چشم عبرت سے بہلا دیکھو تو مردو کے شکن
ہو گئے قبرین پھر لوٹ کے آتے بھی نہین

بت پرستی سے یہ مشرک تو ہوئی ہین گمراہ
باز آتے نہین اور بت کو چھوڑ اٹھے بھی نہین

جانتے خوب ہین احمد کی رسالت کو بشر
حیف اوس قوم پہ ایمان جو لاتے بھی نہین

جس نے دیکھا ہے مدینہ کا وہ گلزار جنان
اوسکی نظرون مین یہہ گل ہند سماتی بھی نہین

ہم سے لاکھون پڑی دنیا مین ہین مشتاق بشر
ہم نظر اونکی مین ہرگز تو سماتے بھی نہین

صدق شکوہ تجھے کرنا تو مناسب ہی نہین
کم نصیبی ہے کہ جو در پہ بلاتے بھی نہین

جسدن قیامت کا کٹھن کا پہنچے وان ہاری بدن
اوس دن تو اے میری خدا بس دیجیو جائی امن

جسکی لگی رب سے لگن اوسکو نہین چرخ وطن
ہوا ہے وہ سب اپنے فن آدمی نہ خوش اسکو چمن

مین ہون غلام پنجتن لکھتا ہون مین تم سے سخن
پہر الہ کہولو دہن آراستہ ہے انجمن

اٹکا ہے وہ شاہ زمن عالم مین ہو سے ہین چمن
ہی نعت مین میرا سخن ہے پڑہنے سے شیرین دہن

جس روز پیدا ہوئے غنچہ ہی تو کہل گئے
تجہہ سے بلبلون کے چہچہے قمری بہلا ہی بس نعرہ زن

احمد پہ بھیجو تم درود جو تم سے ہو راضی ودود
کرتے رہو حق کو سجود اس سے نہین بہتر چلن

اوس چہرۂ زیبا کو گر مردہ کہین دیکھے اگر
بس تربت او جبکہ چلے وہ پہاڑتا اپنا کفن

ہوئی مبارک آپکے خوشبو سے رشتے تہے سب
نوری تہین زلف عنبرین جیسے کہ سورج کی کرن

مردہ اگر سونگھے اوسے فی الفور زندہ ہوا و تھے
وہ زلف بوی عنبرین بس تھی بو مشک ختن

میرے نبی میرے نبی صورت دکھا اپنی ذری
ہی سخت مجکو بیکسی رہتا ہی اب مجکو حزن

گلشن مین جو جاوی قدم کھاتا ہو جن عقلی قسم
جو دیکھ پاتی ہین تجہے کرتے الفور پہاڑین پیرہن

زیارت کرین جو شہ زمان پہونچین وہی باغ جنان
فردوس ہوا اونکا مکان جاری ہو وان ہر لبن

میرے شہا میرے شہا لو جلد اب در پہ بلا
مجلس مین دو اپنی شہا اس ہند مین جلتا ہی تن

ہے دل کا میرے مدعا ہے آرزو یہ اب شہا
وہ روز ہوگا کونسا جس دن کہ پہونچون مین عدن

اے مالک ہر دو سرا ہے آرزو مین یہہ گدا
وہ سال ہوگا کونسا دیکھون مین یثرب کا چمن

میرے الہ میرے الہ مانگون ہو نہین تجہہ سے دعا
سب بخش تو اسکے شہا حاضر جو ہین اب

ای میری مالک ای صمد لاریب ہی تو ہی احد
جو کفر کرکے مر گئے سجین مین وہ تو گر گئے

دنیا مین جو ہین سب سے بڑکر دی مجھے ابتو حسن
ایمان جو لائے ہین یان جنت مین ہے اونکا وطن

پیارے خدا میرے خدا اب صدق کو روضہ دکہا
سب درد و غم اسکے اوٹہا جاتے رہین رنج و محن

شافع روز جزا بحر سخا یہی تو ہین
واسطے جنکے ہوا پیدا زمین و آسمان
دست بستہ کہتے تھے بوبکر تو یہہ ہی سخن
ادب سے اور کہنا یہ سے لگے کہنے عمر
بعد اسکے بولے عثمان جامع قرآن بہی
گفتگو کرنے لگے یہ ہی تو بس حضرت علی
اور صحابی بہی زبان سے یہہ ہی تو کہنے لگے
پہر در و دیوار سے آنے لگی یہہ ہی صدا
ہر شجر سے ہر حجر سے یہہ ہی تو آواز تہی
فرش سے لیکے عرش تک یہ ہی ندا تو ہوتی تہی
ہر جڑی بوٹی سے آتی تہی صدا یہہ ہم چلی

مظہر خاص خدا خیر الوری یہ ہی تو ہین
وہ محمد مصطفی صل علی یہ ہی تو ہین
راحت شاہ و گدا جود و عطا یہ ہی تو ہین
سرور ہر دو سرا بحر عطا یہ ہی تو ہین
منبع لطف و کرم حلم و حیا یہ ہی تو ہین
مصدر فیض اتم شمس الضحی یہ ہی تو ہین
رفعت الشان بدر الدجی یہ ہی تو ہین
معدن بحر کرم لطف خدا یہہ ہی تو ہین
جان لولاکی لقب صدر العلی یہہ ہی تو ہین
تکیہ گاہ بیکسان شان خدا یہ ہی تو ہین
واقف راز خدا نور ہدی یہ ہی تو ہین

صدق کیا لکہے غزل اب اونہون کی نعت مین
چشمہ فیض و کرم خاص خدا یہہ ہی تو ہین

شراب عشق احمد سے جو ہم ایک جام لیتے ہین
نہ بہٹکینگے کبہی وہ نار دوزخ کو
وہی کامل ہین عالم مین وہی ہین نفس کش بیشک
خلاف اوستاد کے پہونچا منزل پر نہین کوئی
بیان کرتے ہین اون لوگونکا بلا ایک عرش اعلیٰ
نہین چہینا کسی کے حق نہین غاصب ہوا کوئی

تو اول اسکے پینے سے خدا کا نام لیتے ہین
ادب سے جو محمد مصطفی کا نام لیتے ہین
کہیے نفس سے جو رہ خدا مین کام لیتے ہین
اگر طالب کو لغزش ہو تو مرشد تہام لیتے ہین
برابر جو رسول دوسرا کا نام لیتے ہین
صحابہ کا تعصب سے یہ جہوٹہی نام لیتے ہین

جلایا گھر سیدہ زہرا کا نہ در ڈھایا عمرؓ نے تھا
یہ سب الزام ہے ناحق اونہوں کا نام لیتے ہیں

شراب عشق احمد سے پئینگے صدق وہ بیشک
جو اس بد نفس سے کوئی خدا کا کام لیتے ہیں

شہ عالم کی محفل جو کہ گھر اپنے کراتے ہیں
مکان سونے کا رہنے کو وہ جنت میں بناتے ہیں

محبت سے خلوص دل سے جو مجلس کراتے ہیں
محل موتی زمرد وہ تو جنت میں بناتے ہیں

طیاری محفل اقدس میں کیا کیا خوب ہوتی ہے
زمین چھڑکاؤ کرتے ہیں چھپرکھٹ بھی بچھاتے ہیں

پئینگے حوض کوثر کا بلاشک وہ پیالا سے
خدا کیواسطے شربت جو محفل میں پلاتے ہیں

نہ ٹپکینگے نہ پھٹکینگے کبھی نار جہنم وہ
خدا کے خوف سے آنسو جو ہر دم یاں بہاتے ہیں

برائے حق کیے جاتے ہیں جتنے کام دنیا میں
نہیں اصرف وہ ہرگز یہ عالم سب بتاتے ہیں

شمع روشن سو عند اللہ نہیں اسکا گنہ ہرگز
جواز اوسکا محقق اور فقہا بھی بتاتے ہیں

درود پاک پڑھتا ہے جو اس محفل میں حضرت پر
عوض اوسکے شجر جنت میں اوسکو ایک لگاتے ہیں

ملایک آسمان سے محفل اقدس میں آ کر
برائے احمد مرسل وہ اپنے پر بچھاتے ہیں

جو اس محفل میں پڑھتے ہیں صلوات حضرت پہ جا ہو
وہی فردوس اعلیٰ میں مکان اپنے بناتے ہیں

جو خود آنکھوں پہ لیتے گلشن مدینہ دیکھ آیا ہے
سہلا گل سند اب اوسکی نظر میں کب سماتے ہیں

جو پڑھتا ہے درود اونکو وضو سے با ادب ہو کر
بحکم حق گنہ اوسکے فرشتے سب مٹاتے ہیں

ورع تقوی جو کرتے ہیں بڑا ہی اجر ہے اسکا
یہ پایہ ہیں محفل اقدس میں تم کو اب سناتے ہیں

نہ سیکھیں کچھ خبر اپنی نہ سمجھیں کوئی قاصد وہ
نکل اس بستی سے باہر جو صحرا جا بساتے ہیں

سمجھ لے صدق تو اونکو نہ دیکھیں نار دوزخ وہ
خلوص دل سے محفل میں جو زر اپنا لٹاتے ہیں

ادب سے محفل اقدس میں جو تشریف لاتے ہیں
ثواب اسکا حقیقت میں خدا سے وہ تو پاتے ہیں

ملایک ہی نہیں آتے فقط اس جائے محفل میں
بلاشک خود رسول دو جہان تشریف لاتے ہیں

بلا وقت بلا پرسش کے پہونچیں وہ تو بیچ جنت
طہارت سے ادب سے جو کہ اس محفل میں آتے ہیں

قدم آنکھوں سے ہیں اونکے لگا اپنا چلے جلدی
مدینے کی زیارت کو جو انسان یاں جاتے ہیں

جو مزا عشق محمدؐ مین ہے آیا مجھکو
زلف مشکین کے تصور مین ہوا ہون شیدا
نام جسوقت لیا مین نے محمدؐ یارو
نار دوزخ ہوئی دن حشر کے اوس پہ حرام
وہ گدا بیگانہ کبھی رتبہ سے اپنے ہرگز

وہ مزا مین نے کسی شئے کا نہ پایا دل مین
سورۂ والیل کا ہے نقش سمایا دل مین
قند مصری نے مزا ایسا تو پایا دل مین
جسنے ہے عشق محمدؐ کا لگایا دل مین
جسنے ہے راز خدا خوب چھپایا دل مین

صدق کو باولا او رسست جو چاہو سو کہو
اسنے اب عشق کا ہے روگ لگایا دل مین

ایک تہا جلوہ عیان نور خدا قندیل مین
فی الحقیقت عکس احمد تہا پڑا قندیل مین
قبہ نوری مین آویزان ہر ایک قندیل ہی
عرش اعلی پر اندہیرا ہے نہ ظلمت ہے عیان
عرش پر حضرت نے دیکہا عجائب ایک سما
کن کے کہنے سے کرم سے فضل سے اپنے
عرش پر قندیلین روشن دیکہہ حضرت نے کہا
عرش اعظم پر لٹکتی ہین قندیلین جابجا
کیا کرے تعریف کوئی قبہ و قندیل کی
سرخی و سبزی کا کیا ہووی بیان ای دوستو

نور وحدت نور احمد تہا بنا قندیل مین
نور افشان لعل و گوہر تہا جڑا قندیل مین
صاف ایک عالم نظر آتا صفا قندیل مین
واسطے زینت کے ہے بہتر ضیا قندیل مین
کلمۂ طیب کی آتی تہی صدا قندیل مین
حق نے چاہا اون کلمۂ طیب لکہا قندیل مین
فی الحقیقت ہے یہ قدرت کبریا قندیل مین
نوری ہین قندیلین اور نور خدا قندیل مین
گوہر و یاقوت احمر ہے لگا قندیل مین
ہے زمرد لو رتن ہیرا جڑا قندیل مین

صدق سے کیا ہو سکے اوس نور تابان کا بیان
نہین منقش اور نقشہ تہا لکہا قندیل مین

یا نبی حق سے بلا لیتے کیون نہین
یا نبی یثرب بلا لیتے کیون نہین
شربت دیدار کا تشنہ ہون مین
آپ کی الفت مین مین ہون بیقرار

چہرۂ تابان دکہا دیتے کیون نہین
یا نبی روضہ دکہا دیتے کیون نہین
یا نبی شربت پلا دیتے کیون نہین
زلف مشکین اب سنگہا دیتے کیون نہین

ہجر سے بیمار ہوں رنجور ہوں ــ درد دل میرا مٹاتے کیوں نہیں
عشق سوزاں سے ہوا ہوں لرزاں ــ آتشِ سینہ بجھاتے کیوں نہیں
آہ دل غفلت سے مردہ ہو گیا ــ یہہ دلِ مردہ جلاتے کیوں نہیں
کیا ہوئی مجھہ سے خطا ایسی حضور ــ غصہ و خفگی بتاتے کیوں نہیں
حد سے گذرا ہے زیادہ اضطراب ــ چہرۂ زیبا دکھاتے کیوں نہیں
شوق میں یہہ آپ کے شیدا پڑا ــ چہرہ سے برقع اوٹھاتے کیوں نہیں
آگ سے سینہ ہوا مثلِ کباب ــ آتشِ ہجراں بجھاتے کیوں نہیں
آپ چاہیں جسکو بلوالیں شہا ــ آہ روضہ پر بلاتے کیوں نہیں
کیا ہوئی تقصیر دو اسکی بتا ــ خواب میں جلوہ دکھاتے کیوں نہیں
مضطر و حیران پریشان پڑا ہوں ــ اپنی مجلس میں بٹھاتے کیوں نہیں
ہجر سے آشفتہ ہے عاشق کا دل ــ مہ لقا اپنا دکھاتے کیوں نہیں
آپ پر شیدا ہے یہہ شاہ امم ــ کچھہ علاج اسکا بتاتے کیوں نہیں
ہے غریب اب ہند میں بیکس پڑا ــ آپ طیبہ میں بلاتے کیوں نہیں
سوتا ہے یہہ نیند میں غافل پڑا ــ اسکو غفلت سے جگاتے کیوں نہیں
آرزو مدت سے ہے دل میں بڑی ــ یا نبی طیبہ دکھاتے کیوں نہیں
آپ چاہیں جسکو دیں حق سے ملا ــ اس محقر کو ملاتے کیوں نہیں
کس سبب سے آپ ہیں مجھہ سے خفا ــ درد عصیاں سے بچاتے کیوں نہیں
آپ ہیں زندہ نہیں ہے اسمیں شک ــ پھر ہمیں چہرہ دکھاتے کیوں نہیں
سنئے ہو احوال عاشق دوستو ــ اپنی آنکھوں کو رولاتے کیوں نہیں
ذکر حضرت سے دفع ہوتا ہے رنج ــ ذکر کر کے غم مٹاتے کیوں نہیں
ذکر سے سینہ میں ہوتی ہے جلا ــ صیقل اس دل کو کراتے کیوں نہیں
ذکر حضرت سے گنہ ہوتے ہیں حک ــ محفلِ سلطان کراتے کیوں نہیں

بہت سی دنیا کمائی دوستو ــ دولتِ عقبےٰ کماتے کیوں نہیں

پھرتے ہو واہی تباہی روز و شب
عشق حضرت سے لگاتے کیون نہین

ہے گنہ کی جو کہ بیماری تمہین
پھر علاج اسکا کراتے کیون نہین

پڑھنا ہے صلوات کا اسکا علاج
ورد و شغل اسکا کراتے کیون نہین

نفس غفلت سے بیزار رہتا ہے سست
دل محمدؐ سے لگاتے کیون نہین

یا اہل زر مانع ہے تمکو کون شغل
روضۂ انور پہ جاتے کیون نہین

کیا عتاب اس پہ ہوا یا شہ امم
صدق کو در پہ بلاتے کیون نہین

نہین میلاد سلطان شہ عالم سناتا ہون
جو چاہو بہتری اپنی پڑھو صلوات تم ہر دم
سراپا گوش ہوجاؤ پڑھو صلوات کثرت سے
چلے آؤ چلے آؤ عزیزو عاشقو یارو
اگر ہے عشق حضرت سے تو بیٹھو با ادب ہوکر
کہا جبریل سے براق لیکے وسکے سیر جنت مین
سنا ہے نام جسدم سے رسول دو سرا مین نے
گلشن سے مجھے مطلب نہ جنت سے غرض مجھکو
نہ کھانے کی نہ کچھ خواہش نہ پینے کی ہوس مجھکو
نہین دیکھا کبھی مین نے جمال فخر عالم کو
مجھے حسرت لگی رہتی ہے ہر صبح و مسا ہی
کہا جبریل نے اوس سے تسلی کرکے او عاشق
مین پر چھپاتے ہون یارو نہ پکڑین آنکھ بھی مجھسے
پڑا ہے نفس تو سرکش نہین مانے ہے کچھ کہنا
پڑا سوتا ہون مین شرمندہ ہون مین خداوندا مرے مالک
لئے پھرتا ہے آوارہ یہ ہر سو کی طرح مجھکو

رہ فردوس اعلی فی الحقیقت مین جتاتا ہون
یہی تو راہ جنت ہے جو یارو اب بتاتا ہون
مین نعت مصطفیٰ محفل مین تمکو اب سناتا ہون
مین تمکو شغل میلاد سلطان مین بلاتا ہون
بیان معراج تھوڑا سا مین تمکو یان سناتا ہون
غم فرقت محمدؐ سے مین آنسو یان بہاتا ہون
اوس دن سے پریشان دل کہیں مین پاتا ہون
مین اپنے استخوان عشق و محبت مین گھلاتا ہون
غم دوری حضرت سے جگر مین اب جلاتا ہون
مین اپنی آنکھ سے طوفان لہو سا مین بہاتا ہون
سیلاب دیکھے کس روز زیارت انکی پاتا ہون
ذرا سی دیر مین لیئے مین تمکو یان آتا ہون
مین پیکر محفل حضرت گنہ اپنے مٹاتا ہون
ایسے کر شفاعت تمکو مین تو دوزخ سے بچاتا ہون
نہو وی بیکس مجھ سے مین روزی تیری کہاتا ہون
ایسے آلودہ دنیا ہو برزہ مین تو پاتا ہون

بڑا حسرت سے روتا ہوں کف افسوس ملکر
نہ پایا میں نے گم کردہ کوئی نہ ہرگز تم کرو بک بک
کبھی میں شرمندہ رحمت کے پڑھتا شعر ہوں بھائی
ذرا شعروں کے مطلب کو تو سوچو دوستو یارو
ذرا تم غور کر لو عاشق حضرت محمد کے
بڑا ہوں اور یہ میں ہوں مجھے کر لیجئے اپنا

عبث بک بک کے دنیا میں اپنی جان کھپاتا ہوں
کبھی ہمکو سناتا ہوں کبھی ہمکو جتاتا ہوں
کبھی نار جہنم سے میں تمکو بس ڈراتا ہوں
کبھی ہمکو ہنساتا ہوں کبھی تو میں رولاتا ہوں
در معنی رشتوں میں صفا میں اب میں لاتا ہوں
میں امت ہی میں تیرے یا محمد بس کہتا ہوں

بلا و صدیق کو حضرت یہ بیٹھے ہیں بہت جلدی
یہ حیران دل بڑی مشکل سے اس جا میں لگاتا ہوں

میرے حامی میرے سید شافع ابرار ہیں
ہو کہاں مجھسے بھلا ابوبکر کی مدح و ثنا
کیا صفت کوئی کرے جنکا لقب فاروق ہے
وہ جلیس مصطفےٰ جنکا کہ ہے عثمان نام
کیا ثنا و منقبت ہووے علی کی دوستو
جو رکھیں انسے محبت اونکے چہرے پہ ہو نور

میرے مولا میرے آقا سرور مختار ہیں
وہ بلاشک جانشین احمد مختار ہیں
وہ محب مصطفےٰ و قاتل کفار ہیں
جان نثار مصطفےٰ و خیبری سردار ہیں
وہ وصی مصطفےٰ و حیدر کرار ہیں
جو رکھیں بغض و عداوت وہ ذلیل و خوار ہیں

کچھ نہیں ہے صدیق تجکو خطرہ محشر ذرا
تیرے سے سرور تیرے رہبر سید ابرار ہیں

خوشی سے احمد مرسل پہ تم درود پڑھو
ہر ایک وقت میں پڑھتے صلوات ہیں ملکوت
سنو جو احمد مرسل کے نام کو جس دم
خموش بیٹھو نہ غفلت سے بزم میں اس دم
بلائے دنیا تو جاتی ہے پڑھنے سے اسکے
وضو تو چاہیے پھر دم صلوات پڑھو انکو
صلوات پڑھو الہی کہ تجھے پانے میں صحت

خشوع دل سے محمد پہ تم درود پڑھو
بلا و رنج و مصیبت میں تم درود پڑھو
تو چاہیے کہ طہارت سے تم درود پڑھو
اب شوق دل سے ہمیشہ تم درود پڑھو
ہر ایک بلا و مصیبت میں تم درود پڑھو
ثنا کے محفل اقدس میں تم درود پڑھو
بغیر گنتی محمد پہ تم درود پڑھو

یہہ عرض صدق کی مانون ضرور ای لوگو
ادب سے محفل اقدس مین تم درود پڑہو

غم فراق نے تیرے جلادیا مجھکو
رسول پھر خدا اپنا در دکھا مجھکو

تڑپتا ہے دل وحشی لو اے رسول عرب
خدا کے واسطے صورت کہین دکھا مجھکو

فراق ہجر نے ڈالا ہے بیطرح غم مے
رسول پھر حسن اپنے گھر بلا مجھکو

نگر گناہ پہ میرے نظر نہ عالم
خدا کیواسطے مجلس مین اب بٹھا مجھکو

یہی ہے عرض میری تجھسے یا نبی اللہ
تو لے مدینے مین جلدی سے اب بلا مجھکو

نہین قرار اب آتا کسی طرح اللہ
دکھا دے طیبۂ اقدس کی تو فضا مجھکو

کبھی نہ آویگا ہرگز زبان پہ میری
ملا ہے عشق محمدؐ مین جو مزا مجھکو

تڑپتا ہے دل نالان تو ہر گھڑی میرا
دکھا دے روضۂ انور کہین خدا مجھکو

مجھے ہے فخر شہنشاہ بحر و بر سے زیاد
نبی کے در کا جو کہوے کوئی گدا مجھکو

بلا لے کیون نہین حسرتسے مین تو جلتا ہون
مدینہ والو بتا دو میری خطا مجھکو

کسی طرح سے تو لیچل مدینہ مین جلدی
تو در بدر نہ پھرا اب کہین خدا مجھکو

مین رات دن یہی کرتا ہون عرض ای مالک
ہر ایک فتنۂ عالم سے تو بچا مجھکو

درود خوانی کی برکت سے ای دلا ہرگز
جہان کی کبھی آوے نہین بلا مجھکو

الہی ہے یہی تجھسے تو التجا میری
جہان کے تو غم و رنج سے چھڑا مجھکو

اوڑا کے ہند سے جلدی مدینہ کی جانب
خدا کے حکم سے لیچل تو اے صبا مجھکو

دعا ہے تجھسے یہی اب تو رات دن اللہ
دکھا دے جلد تو پھر وہی مصطفے مجھکو

یہہ عرض صدق کی مولا ہے رات دن تجھسے
شراب عشق محمدؐ سے کچھ پلا مجھکو

بحر دنیا مین پھنسے کیا ہو کنارا لیلو
چلکے یثرب مین محمدؐ کا سہارا لیلو

ذکر کلمہ کا محبت سے عزیزو کر کے
قبر مین جا کے ہمیشہ کا اجالا لیلو

چین عقبی مین بلا شک ہی اوڑا لوگے نرے
اپنے اوپر ذرا دنیا مین کسالا لیلو

نفس سرکش ہی غوی اور بڑا ہے شیطان
زیر کرنیکو تو اس کے کوئی بھالا لے لو

اک طریقہ ہے اگر مانو تو میں عرض کرو
بھالا اس کے لیئے کلمہ شہ والا لے لو

زیر کرنیکی تو یہہ اس کی بڑی ہے ترکیب
نام اللہ و حضور کے پیارا لے لو

کہتا بہکاتے ہے ہر صبح یہہ شیطان کم بخت
لقمہ دنیا سے کوئی اب تو نوالا لے لو

فقرا سے ہی لکھا کرتا ہے یہی ابلیس
پہنکو کمبل کو میاں اور دو شالا لے لو

نفس سے کہتا ہے رو رو کے یہی دل ہر دم
لوٹ شرب سے نہ آوینگے پیالے لے لو

ستم و ظلم سے بچنے کا بدی کرنے کا
نفس سے اپنے تو اقرار و نوشتہ لے لو

کیوں بھلا کرتے ہو تم واہی تباہی باتیں
چھوڑ کر بدعت کو صحابہ کا طریقہ لے لو

بیٹھو غفلت میں کبھی یارو نہ ہرگز اک دم
ہاتھ میں پڑھنے کو تم قرآن و مالا لے لو

جو تمہیں چاہیئے جنت تو زبان سے اپنی
اک دفعہ نام محمد کا پیارا لے لو

نہر رحمت سے اگر چاہو ہو پانی پینا
عشق احمد سے تو لبریز پیالہ لے لو

ہے تمنا کہ پڑہوں روضہ پہ جا کر یہ ہی
یا نبی تحفہ سر اور تحیہ سے لے لو

کہتا تہا عاشق جانباز کہیں ایک یہود
صاحبو نام محمد کا فدا را لے لو

یہہ لگے کہنے فرشتے تو ہوگا نیرا ہے خلیل
نام اک مرتبہ اللہ کا پیارا لے لو

بخشدو ننگا میں تمہیں کیا بیان سکتے تہے ہی
نام اوس پیارے کا اب اور دوبارہ لے لو

مال پر قبضہ کرو اور کرو مجکو غلام
اسم اللہ کا اب اور سہ بارا لے لو

دل میں خطرہ کبہی عصیان سے نہ لاؤ مطلق ؛
صدق محشر میں محمد کا سہارا لے لو ؛

دکھا دے روضہ اقدس تو امی رب علا مجکو
میں تشنہ ہوں تری الفت میں چاہوں تجہہ سے ای اللہ
پلا کر ایک جرعہ تم شراب عشق احمد سے
کسی جا خضر ملجائی تو اس سے پوچھوں میں یہ ہی
[illegible]

شراب عشق احمد سے کوئی جرعہ پلا مجکو
مے الفت محمد سے تو ایک قطرہ پلا مجکو
فرشتو لے چلو طیبہ میں اب کیفی بنا مجکو
کہیں شرب میں یثرب کا تو اب رستہ بتا مجکو
[illegible]

الٰہی کوئی دن وہ ہو جو دیکھوں روضۂ انور ۔ یہی چٹیک لگی رہتی ہے ہر صبح و مسا مجھکو

خداوندا میں کہتا ہوں یہی شام و سحر تجھ سے ۔ ذرا تو صورت احمد سے اک جلوا دکھا مجھکو

یہی میں عرض کرتا ہوں الٰہ العالمیں تجھ سے ۔ شہ والا کی الفت میں ہمیشہ تو جلا مجھکو

طفیل سرور عالم طفیل فاطمہ زہرا ۔ خداوندا ہر اک آفت سے دنیا میں بچا مجھکو

نہیں تاب و تواں باقی نہیں طاقت ہے کچھ باقی ۔ دکھا دے صورت احمد تو اے میرے خدا مجھکو

یہی ہے التجا تجھ سے یہی ہے آرزو تجھ سے ۔ شہ عالم کی محفل میں بٹھا دے کبریا مجھکو

دعا یہ صدق کرتا ہے بہت مدت سے رو رو کے
ملا دے احمد مرسل سے تو اے کبریا مجھ کو

بلا لو اپنے طیبہ میں شہ ہر دوسرا مجھکو ۔ دکھا دو جلوۂ زیبا محمد مصطفیٰ مجھکو

پڑا مجبور رہتا ہوں پڑا مایوس رہتا ہوں ۔ دکھا دو صورت انور ذرا خیر الوریٰ مجھکو

پڑا ہوں ہند میں تا شاہ مدت سے شہ عالم ۔ بلا لو ہند سے روضہ پہ تم بہر خدا مجھکو

پڑا میں نیند میں سویا نہیں جو تکا میں کچھ تماشا ۔ جگا دو خواب غفلت سے ذرا بہر خدا مجھکو

پھروں بھٹکا میں دنیا میں نہیں سنبھلا ذرا مطلق ۔ دکھا دو رہ حقیقت تم محمد مصطفیٰ مجھکو

مجھے ہے آرزو یہ ہی کہ دنیا میں شہ والا ۔ دکھا دو طیبۂ اقدس سے کچھ تھوڑی فضا مجھکو

پڑا ہوں ہند میں مضطر بہت حیراں پریشاں ہوں ۔ بلا لو اپنے طیبہ میں شہ ہر دوسرا مجھکو

میں خادم ہی تمھارا ہوں میں امت ہی تمھارا ہوں ۔ بٹھا لو اپنی محفل میں تو اے میرے شہا مجھکو

یہی کہتا ہے صدق اب تو کہیں جلدی مدینے سے
دکھا دو چہرۂ انور محمد مصطفیٰ مجھ کو

خیال عشق گر ہو تو محمد کا مدینہ ہو ۔ تصور دل میں جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

خیال فکر دنیا ہو نہ خواہش ذرہ عقبیٰ ۔ مراد دل اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو

یہی ہے آرزو تجھ سے خداوندا مرے مالک ۔ سفر عالم سے جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

خداوندا بہت دن سے یہی ہے مدعا دل کا ۔ مقام زیست جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

مجھے خواہش نہ گلشن ہو نہ ہرگز غنچہ و گل ہو ۔ خیال باغ جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہیں ہووے بیان قصہ نہیں ہووے حکایت کچھ
یہی ہو ذکر جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہ جانا ہووے گلشن مین نہ جانا کوہ و صحرا مین
کہین اپنا گذر ہو تو محمد کا مدینہ ہو

مسافر ہون نہ ملکون مین پھرون چھران نہ شہرون مین
سفر میرا اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہ بولون کچھ فصاحت مین نہ بولون کچھ بلاغت مین
زبان سے کچھ بیان ہو تو محمد کا مدینہ ہو

یہی مطلب ہے ای اللہ یہی ہے دل مین ای اللہ
جو ہونا ہو سو ہونا ہو محمد کا مدینہ ہو

دعا ہے صدق کی رو رو کر ہر اک لحظہ ہر اک لمحہ
خدایا جب تلک ہے دم ہو محمد کا مدینہ ہو

عشق اب احمد مرسل کا ہے بالا مجھکو
اونکا اخلاق کرم دل سے ہے اعلی مجھکو

یا نبی پہونچئے فریاد کو للہ ہے
گردش افلاک نے چکر مین ہے ڈالا مجھکو

مدح حضرت کی جو مین دل سے پڑھونگا دن رات
قبر مین آئیگا ایک نور اجالا مجھکو

پڑھتا ہون نعت نبی اور فضائل اونکے
ڈھونڈتے آئیگی اب رحمت مولا مجھکو

بحر عصیان مین گرا غوطے بہت سے کھائے
پر کسی دوست نے ہرگز نہ نکالا مجھکو

وای اے نفس شب و روز نہ کر تو بک بک
ترک ہر شئے سے ہے بہتر شہ والا مجھکو

نفس امارہ نے دے چکا ہون مین مجھے
گرنے سے ہائے کسی نے نہ سنبھالا مجھکو

التجا صدق کی رو رو کے یہی ہے دن رات
اب دکھا صورت انور شہ والا مجھکو

نبی سا احمد مرسل جو یاور ہو تو ایسا ہو
نبیون مین دلا کوئی جو افسر ہو تو ایسا ہو

دعا کرتے تھے وہ حق سے مدد کرتے تھے امت کی
جو داور ہو تو ایسا ہو جو ناصر ہو تو ایسا ہو

نہین آیا جہان مین کوئی ہمسر ہمہ عالم
جو رہبر ہو تو ایسا ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو

عدالت مین وہ عادل تھے نہین تھا ایسا کسریٰ بھی
جو سلطان ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو

ہوئی تھی قید ایک ہرنی چھوڑایا اسکو صیاد سے
یہ بخشش رحمت عالم پیمبر ہو تو ایسا ہو

لگا دینگے وہ بیڑا پار محشر مین بہ آسانی
شفیع عاصیان اپنا شفاور ہو تو ایسا ہو

تھا بست مین خلائق سر کو ٹکا کے رخصت
شفیع خلق محشر مین پیمبر ہو تو ایسا ہو

نہین خطرہ قیامت مین نبی کی ہی امت ہین | زہے قسمت یہ ہے اپنی مقدر ہو تو ایسا ہو

کہے ہے صدق شعر و نکو نہین تعریف کی خواہش
سخندان ہو تو ایسا ہو جو شاعر ہو تو ایسا ہو

شفاعِ محشر محمد ہے جو سرور ہو تو ایسا ہو
خدا سے بخشوا انکو پیمبر ہو تو ایسا ہو

سخاوت ختم ہے اونپر کہ پہر کچھہ نہ رکھتے تھے
سخی گر ہو تو ایسا ہو تونگر ہو تو ایسا ہو

وہ ظاہر گفتگو کرتے وہ باطن ہے تھے حق شاغل
جو باطن ہو تو ایسا ہو جو ظاہر ہو تو ایسا ہو

نظر آتے تھے تارے دن مین اونکو جا بجا بارہ
جو ناظر ہو تو ایسا ہو مبصر ہو تو ایسا ہو

شجاعت مین دلیری مین ہر اک فن مین وہ جامع تھے
جو کامل ہو تو ایسا ہو جو ماہر ہو تو ایسا ہو

اکیلے حملہ کرتے تھے نہین ڈرتے ہی کچھہ مطلق
دلاور ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو

کری تدبیر کیا کیا اوس شہ عالم نے غزوونمین
جو ماہر ہو تو ایسا ہو مدبر ہو تو ایسا ہو

لگا پتھر جو ہاتھے پر نہ شکوہ کچھہ کیا ہرگز ❊
جو صابر ہو تو ایسا ہو جو شاکر ہو تو ایسا ہو

سراپا نور حق ہین وہ رسول دوسرا جانون
دُرِ دریاء وحدت مین جو گوہر ہو تو ایسا ہو

یہی کہتے تھے فرقت مین بلال حبشی جسے
تپ ہجرت سے جلتے ہین مقدر ہو تو ایسا ہو

ذرا تو دیکھہ لے رتبہ بلال حبشی ہی ای صدق
نصیبہ ہو تو ایسا ہو مقدر ہو تو ایسا ہو ❊ ❊

آسمان پہ ندا ہے اللہ ❊
اس زمین پہ صدا ہے اللہ

شور ہر جا بجا ہے اللہ ❊
سبکو پڑھنا روا ہے اللہ

نام ہر سمت یہہ ہی لیتے ہین
ہمکو کہنا روا ہے اللہ

بحر و بر اور سارے عالم مین
ذکر ہر جا بجا ہے اللہ

خالی کوئی نہین چمن مین ہے
کرے ہر گل صدا ہے اللہ

نام لیوین زمین مین حشرات
بحر و بر مین ندا ہے اللہ

خالی کوئی نہین جڑی بوٹی
نکلے سبکی صدا ہے اللہ

ذکر کرتے چرند ہین سارے
طایرون کی صدا ہے اللہ

وہ بہشتی بشر ہے بس لاریب ۔ جو کہ پڑھتا صدا ہے اللہ
اوس سے ہرگز مزا نہ چھوٹیگا ۔ پڑا جسکو مزا ہے اللہ
وہ تو دوزخ کبھی نہ دیکھیگا ۔ جسکی ہر دم صدا ہے اللہ
وہ نہ جاویگا نار مین ہرگز ۔ ذکر جسنے کیا ہے اللہ
مزے دنیا کے سب وہ بھولیگا ۔ مزا جسکو ملا ہے اللہ
اوسکو دنیا سے ہے نہین کچھہ کام ۔ جسکے دل مین بسا ہے اللہ
آگ اوسپہ حرام دوزخ کی ۔ جسکے دل کو لگا ہے اللہ
وہ محمد رسول ہین بیشک ۔ جنپہ شیدا ہوا ہے اللہ

صدق ڈھونڈے ہے علاج کیا دل کا
اوسکے دل کی دوا ہے اللہ

پیشوائے انام بسم اللہ ۔ مقتدائے انام بسم اللہ
ہے خدا کا کلام بسم اللہ ۔ پڑھ تو دل سے مدام بسم اللہ
ہے یہہ آیت قرآن کی بیشک ۔ ورد کر تو دوام بسم اللہ
لایا ایمان جو کہ اسپر ہے ۔ اوسپہ دوزخ حرام بسم اللہ
جنتی ہے بتہ وہی لاریب ۔ پڑھتا ہے جو مدام بسم اللہ
طائرون اور وحشیون کی صدا ۔ ہے زبان پر کلام بسم اللہ

ورد کر صدق تو ہمیشہ اس کا
پڑھتے ہین خاص و عام بسم اللہ

اب ولا کر ثنا رسول اللہ ۔ پڑھ تو صل علی رسول اللہ
الصلوۃ علی نبی اللہ ۔ والسلام علی رسول اللہ
بیقراری ہے بہت سی مجھکو ۔ اپنی زیارت کرا حبیب اللہ
مدت سے گذرا ہے درد و غم مجھہ پر ۔ اپنے در پر بلا خلیل اللہ
مجھے لگتا ہے پیارا کل شئے سے ۔ ترا ذکر و ثنا رسول اللہ

ہون مین مدت سے مضطر و بیتاب
لو تو مجکو بلا رسول اللہ

درد و غم مین پڑا ہون مین مضطر
ہند سے لو بلا رسول اللہ

آپکے در پہ آ پڑون اب تو
یہی ہے التجا رسول اللہ

شربت وصل کا مین پیاسا ہون
اب پلا دو ذرا رسول اللہ

دل مین رہتا ہے میرے یہی شوق
دیکھون اب سے لقا رسول اللہ

گرچہ لایق نہین مین محفل کے
اسپہ ہون مین ترا رسول اللہ

صدقہ حسنین اور زہرا کا
اپنی محفل دکھا رسول اللہ

جیون جب تک کرون ثنا تیری
حق سے یہہ ہے دعا رسول اللہ

اپنے مرنے سے ایک دم پہلے
پڑھون کلمہ ترا رسول اللہ

لو بلا صدق کو مدینہ مین
آپ پر ہے فدا رسول اللہ

روضۂ خیر بشر مجکو دکھا دی اللہ
اپنے محبوب پیارے سے ملا دی اللہ

شربت دید کا مدت سے پیاسا ہون مین
اب مجھے شربت دیدار پلا دی اللہ

طیبہ جانیکی سبیل آہ کوئی نکلی
راہ اب جانے مدینہ کی دکھا دی اللہ

التجا میری یہی تجھسے تو اب ہے دن رات
تو در طیبہ کسیطرح دکھا دی اللہ

رات دن ہجر سے رہتا ہون بہت مین غمگین
اب قدمبوسی تو حضرت کی کرا دی اللہ

آتش ہجر سے سینہ مرا جلتا ہے پڑا
اب جگر سوزان تو جلدی سے بجھا دی اللہ

تیرے محبوب کی الفت مین پڑا ہون ناشاد
زلف مشکین محمد کی سنگھا دی اللہ

جسکو چاہا تو نے دنیا مین پلایا اسکو
مجکو بھی جام بشان ایک پلا دی اللہ

ہین گنہ لاکھون مرے جسکی نہین ہے گنتی
اپنے افضال و کرم سے تو مٹا دی اللہ

عشق احمد مین بہت دکھی ہوا ہون بے چین
خواب مین اونکی زیارت تو کرا دی اللہ

ہند کے پھول بہت قسم کے سونگھے مین نے
چمن طیبہ کی خوشبو تو سنگھا دی اللہ

ہند کے بہت سے میوے تو کھلائے تو نے
ثمر طیبہ تو اب مجکو کھلا دی اللہ

شیرینی بہت سی قسموں کی کھلائی تو نے — چاشنی عشق محمد کی چکھا دے اللہ

خواب غفلت سے یہ دل میرا پڑا ہے مردہ — اس دل مردہ کو رحمت سے جلا دے اللہ

آہ غافل میں پڑا رہتا ہوں تجھ سے دن رات — پردہ غفلت کا مرے دل سے اوٹھا دے اللہ

بحر عصیان میں مرا آگے پھنسا ہے بیڑا — تو مرے بیڑے کو اب پار لگا دے اللہ

لب پہ ہے فضل و کرم کو بہ و حسرت سے — نقش اب دل سے دوئی کا تو اوٹھا دے اللہ

جستجو راہ میں ہر جا کی جس وہ تو ہر جا میں پڑا — راہ سیدھی تو ہمیں شرع کی بتا دے اللہ

تنگی دنیا کی سمجھ لو کہ بری ہے یہ بلا — اس بلا سے تو اب ہم سبکو بچا دے اللہ

صدق امید میں رہتا ہے بہت دن سے پڑا
اس کو حضرت کی زیارت تو کرا دے اللہ

اپنے در پہ بلا نبی اللہ — اپنا جلوہ دکھا نبی اللہ

بہر بوبکر اور بہر عمر — اپنی زیارت کرا نبی اللہ

بہر عثمان اور بہر علی — اپنی مجلس دکھا نبی اللہ

صدقہ حسنین اور زہرا کا — اب تو شربت پلا نبی اللہ

مبتلائے الم رہوں کب تک — درد و غم سے چھوڑا نبی اللہ

تنگ آیا ہوں ہجر سے میں تو — پردہ اپنا اوٹھا نبی اللہ

رنج و غم میں پڑا ہوں میں مضطر — درد و غم اب اوٹھا نبی اللہ

بیقراری سے مجھکو ہے شب و روز — عشق سے دو اب بلا نبی اللہ

نیند غفلت کی آ گئی ہے مجھکو — نیند سے دو جگا نبی اللہ

اب تو ہے اشتیاق حد سے بڑا — اپنا روضہ دکھا نبی اللہ

آتش عشق سے جلا ہوں میں — آگ دو اب بجھا نبی اللہ

آسوں سے ہمیں پڑا ہوں — بیڑا کر دو شنا نبی اللہ

شربت دید کا ہے پیاسا صدق
اس کو جلدی سے پلا نبی اللہ

سہارا ہے دو عالم مین تمہارا یا رسول اللہ
خبر لیجئے ذرا اس کی خدارا یا رسول اللہ

خدا نے اپنی رحمت سے کرم سے فضل سے اپنی
تمہاری شان مین قرآن اوتارا یا رسول اللہ

تمہارے نور کا روشن بہت پہلے سے آدم کے
چمکتا تہا اس عالم مین ستارا یا رسول اللہ

سوا تم سے کہین کس سے مصیبت اور آفت مین
سہارا ہے بڑا ہمکو تمہارا یا رسول اللہ

رہائی پا گیا وہ تو مصیبت اور زحمت سے
تمہارے نام کو جس نے پکارا یا رسول اللہ

حلاوت ہی نہین ملتی کسی شے مین ذرا مطلق
تمہارا نام کل شے سے ہے پیارا یا رسول اللہ

توقع ہے کہ ہم چہوٹین گناہون اور عذابون سے
جو محشر مین اشارا ہو تمہارا یا رسول اللہ

خبر لینا میری او سدم بحق فاطمہ زہرا
میرا پل پر سے جس دم ہو گذارا یا رسول اللہ

یہی ہے آرزو میری یہی ہے التجا میری
کرون آ کے مین روضہ کا نظارا یا رسول اللہ

ہوا ہون پست دنیا سے بہت ہی مین پریشان مین
نہین ہوتا کسی ڈہب سے گذارا یا رسول اللہ

پڑا ہون ورد عصیان مین نہین کچہ فکر عقبے کی
بچا لیجئے غم دنیا نے مارا یا رسول اللہ

درودین پاک رو رو کے پڑہون اوسوقت مین بیحد
نظر آوے جو مجکو وان منارا یا رسول اللہ

سہلان میدان یثرب کے کہان اوصاف ہون مجہسے
فرشتون نے ہے پلکون سے بہارا یا رسول اللہ

نہین لائق حضوری کے کرم کیجے غریبی پر
زیارت سے مشرف ہون دوبارا یا رسول اللہ

رسائی اوس کی حق سے ہو کہ جا جسنے غریبی سے
تمہارے در پہ ہاتہ کو پسارا یا رسول اللہ

نہ لائے جو کہ ایمان اور رسالت سے چہپایا منہ
اونہین ہوگا قیامت مین خسارا یا رسول اللہ

خراب صدق کی لیلو مصیبت اور کلفت مین
پڑا ہے ہند مین یہہ تو بچارا یا رسول اللہ ؂

اے شہ دین آپ ہین مختار مدینہ
دو جلد دکہا مجکو تو دربار مدینہ ؂

اب شام و سحر مجکو یہی درد لگا ہے
دیکہون مین کسی طرح سے گلزار مدینہ

سونگہے تو بہت ہند کے گل غنچہ ہین مین نے
سونگہون مین کسی طور سے پہلوار مدینہ

مین ہند مین اب بی سر و سامان پڑا ہون
کب دیکہیے بلواتے ہین سردار مدینہ

نہ لندن مین سے روس مین یہہ طرز و طریقے
بہتر ہین سبھی شہرون سے اطوار مدینہ

ہے فخر تو اس در کے گداؤں کو بھی ہے — ثنا ہوں سے کہیں اعلیٰ ہیں گداگر مدینہ

جو شخص کرے روضۂ اقدس پہ فقیری — کھل جاوینگے سب اوسپہ تو اسرار مدینہ

اب روی زمین پر تو نہیں ایسا مکان ہے — ہے خلد سے آیا ہے یہ گلزار مدینہ

وارد ہے حدیثوں میں کہوں اسکے گنہ معاف — جاوے جو کوئی دیکھنے گلزار مدینہ

اے صدق دعا تیری شب و روز یہی ہے
دکھلائے تجھے مالک غفار مدینہ

ہے وہ لگے سیپری تو اوسکا مدینہ — دیکھوں میں کس طرح سے گلزار مدینہ

ولیکن ہے کہ اوسوقت کردن سجدۂ خالق — جب آویں نظر دور سے اشجار مدینہ

تہلیل تو اوسدم ہو زبان پر میری جاری — جب چلتا ہوا دیکھوں میں انوار مدینہ

ہیں جی سے نہیں بہولتا اس ذکر کو ہرگز — ہر وقت لگا رہتا ہے اذکار مدینہ

پہلے تو ثمر اور بہی شجر وہین ہیں اچہے — افضل ہیں سبہی جہاں سے اشجار مدینہ

پہل ہیں افسام کے چکہے تو نہیں ہیں — کہلوائے خدا مجکو تو اثمار مدینہ

اے صدق جو یثرب کی کریگا کوئی تعریف
کردیگا خدا اوسکو تو ابرار مدینہ

آج وہ فخر رسل عالیجناب آنکو ہے — رحمت جن و بشر بیشکو ہاں آپ آنکو ہے

بت پرستی چھوڑ دو کہتے ملک تھے صبح و شام — مشرکو کے ملک میں اب انقلاب آنکو ہے

بیشتر آدم سے تہا جسکا کہ عالم میں ظہور — عالم پنہان سے اب وہ بیحجاب آنکو ہے

آفتیں جو تہیں زمین پر وہ خدائی دور کیں — سب گئی باد خزان موسم شباب آنکو ہے

بلبلیں کتنی چمن میں اور صحرا میں پرند — واقف راز خدا رحمت مآب آنکو ہے

جسکا چہرہ دیکہے سے ہوتا قمر شرمندہ تہا — عالم بالا سے اب وہ ماہتاب آنکو ہے

گلشن دنیا میں شہرت تہی یہی تو ہر گہڑی — جس سے تابان ہے جہین وہ آفتاب آنکو ہے

جسکے چہرہ کی صفائی سے گہر شرمندہ ہے — اب وہی عالی گہر کہولے نقاب آنکو ہے

منہ چہپائے جو کہ رہتا عالم بیمائیں تہا — اب اس عالم میں وہی بے نقاب آنکو ہے

آسمانسے تہی برین تک یہ ہی شہرت ہی پہلے
جسکی سنتے تہے خبر اب وہ شتاب آنیکو ہے

آسمانسے تہی یہ گہبراؤ نہ تم اہل قریش
قحط سالی دور ہوگی اب سحاب آنیکو ہے

جسکے باعث ہوگئی مقبول توبہ بو البشر
وہ نبی محترم آدم لاجواب آنیکو ہے

بت پرستونسے بہی کہتا تہا شیطان نابکا
بہاگو مین کہ ہے اب مجہہ پر عذاب آنیکو ہے

پائی ہے خورشید نے جسکے سبب تابندگی
اب برائے روشنی وہ آفتاب آنیکو ہے

چہوڑ دو ظلم و ستم اب ڈرو حق سے ذرا
جان لو ای ظالمون روز حساب آنیکو ہے

کہتا تہا ابلیس ساری بت پرستونکو یہی
مجہہ لعین پر آسمانسے اب عذاب آنیکو ہے

جا چہپو تمکو دین کہتا تہا شیطان اشقیا
کافرون کے شہر مین اب انقلاب آنیکو ہے

ایک صدائے غیب آتی تہی کہ تم ای مشرکو
بت پرستی چہوڑ دو اہل کتاب آنیکو ہے

تہی نہاں دنیاسے ہون موقوف اب ساری عذاب
وہ امام الاصفیا رحمت مآب آنیکو ہے

جسکے آنیکی خبر دیتے تہے عیسی بی جسے
آج وہ امی لقب عظمت مآب آنیکو ہے

ظلمت کفر ضلالت ہوئیگی دنیاسے دور
جس سے ہے روشن جہان وہ آفتاب آنیکو ہے

دیتے تہے جسکی خبر آدم سے لیکے عیسی نبی
وہ امام الاتقیا رفعت مآب آنیکو ہے

جسکے خوشبو سے چمن میں ہے گلونکو تازگی
جان لو دنیامین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے

سارے عالم میں ہوئی مشہور تہی یہی خبر
وہ مقتدائے انبیا عفت مآب آنیکو ہے

بت پرستونکی حقیقت ہوئیگی دنیا سے گم
ہے الحقیقت بت شکن وہ اب شتاب آنیکو ہے

ہے چمن میں جسکی خوشبو سے شگفت گلشن جہکو
عالم دنیامین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے

واسطے حسن نے غزل کے صدق پیری بالقرین
ہر ایک جانب سے پابر سیخ و شباب آنیکو ہے

صدق دل سے تم پڑہے جاؤ مسلمانون درود
آج وہ صدر العلی خیر المآب آنے کو ہے

محمد شان ہے شان خدا کی
نبی ہے جس سے خلقت انبیا کی

عجب قدرت ہے شان کبریا کی
کہ جسنے خاک کو عزت عطا کے

نہ پیدا ہوتی گر ذات محمد
نہ پیدا ہوتی خلقت بہی خدا کی

خدا جانے ہے شان انبیا کو
بڑی ہے شان سب سے مصطفی کی

موسیٰ و عیسیٰ کی عزت ہے بلا شک ❊ ہے زیادہ سب سے حضرت مصطفیٰ کی
ہوئی تعظیم احمد آسمان پر ❊ بنے ہیں ہی ایک جا صف انبیا کی ❊
فلک پر جا عجائب سیر دیکھی ❊ یہاں پر عقل حیری سے خدا کی
گئے حضرت زمین سے آسمان پر ❊ نماز شکرانے قصے میں ادا کی ❊
ملا ایک اور نبیون نے خوشی ہو ❊ ندا وان پر ہر اک نے مرحبا کی ❊
ادب سے حور و غلمان نے بھی جہک کر ❊ صدا ئے مرحبا صل علیٰ کی ❊
در جنت پہ جب حضرت گئے پہونچے ❊ ادب سے اوٹھ کے رضوان نے ثنا کی
در و دیوار جنت میں ہر اک جا ❊ صدا ئے شور تہی صل علیٰ کی
ہر اک ڈالی پہ فردوس بریں میں ❊ پرندون نے بہی خوش ہو وان ثنا کی
خدا نے اپنی رحمت سے بولا کر ❊ کلید دوزخ و جنت عطا کی ❊
فلک سے ہو کے آئے دم کے دم میں ❊ در زنجیر جو کہٹ میں ہلا کے
رسول پاک نے ہوتے ہی پیدا ❊ ہوا ئے امت عاصی دعا کے
گئے تھے عرش اعلیٰ پر جو حضرت ❊ وہان بہی حق سے رو رو التجا کی
قسم نے دیکھا مرقد میں اوٹہ کے ❊ زبان ہلتی رسول دوسرا کی
یہہ دیکھو امت عاصی پہ شفقت ❊ خدا سے مرتے دم تک التجا کے
بہی وقتون میں یہہ جا اون عزیزو ❊ ہوا ئے ہم سیہ کاران دعا کے
شہ لولاک کی سوئے ثنا بہی ❊ نہ ہیری اب زبان نے کچھ ادا کی
بلالو ہند سے اب در پہ شاہا ❊ نہ مٹی خوار ہو اب مجھ گدا کی
نہ دیکھا حیف میں نے تو مدینہ ❊ مرے دل میں تمنا یہہ رہا کی
مدینے کی بھی مٹی جا نہ دیکھی ❊ یہہ مشت خاک اپنی یان اور تہا کی
جمال پاک کو دیکھا ہے جب سے ❊ مری نظر دلن میں صورت ہے ہوا کی
نہ آیا خواب میں بھی چین مجھ کو ❊ مری آنکہون سے نکتی ایک ہوا کی
خیال احمد مرسل میں ناگاہ ❊ مری ایک روز ہچکی اونگا کی ❊

در روضہ پہ رو دون ہے تمنا
بہلا یان بین نے زیارت کی تو کیا کی

دکہا دو اپنی صورت اپنی للہ
دوبارہ آرزو ہے سہ لقا کی

ترے دیدار کا پیاسا ہے عالم
حقیقت کیا بہلا ہے مجہہ گدا کی

نہین جاتا ہوا اب صدق یثرب
یہہ حسرت دلکی دل ہی بین رہا کی

محمد روح ہے بیشک خدا کی
نہ حق نے اوسکو اپنے سے جدا کی

نہ آوی عقل بین ہرگز کسی کے
بڑی عظمت ہے شان مصطفٰے کی

کلام پاک بین لو جا کے دیکہو
خدائے لم یزل نے ہے ثنا کی

طفیل سرور خیر البشر سے
یہہ حرمت خاک کو حق نے عطا کی

بشر حیران ہوئے ہین جستجو بین
نہ پائی کچہہ خبر تحت الثری سے

رسول پاک تو واقف ہین سب سے
اونہین کو حق نے قدرت یہہ عطا کی

صحابہ جو مکرم ہین نبی کے
ہمیشہ اونپہ ہو رحمت خدا کی

شہ عالم نے آتے ہی زمین پر
خدا سے بخشش امت دعا کی

چہل سالہ ہوئے جب آپ حضرت
نبوت آپ کو حق نے عطا کی ؛

یہودون نے ملا کر گوشت بین زہر
بلا دعوت بین حضرت سے دغا کی

ندا کی گوشت نے مجہہ بین تو ہے زہر
نہ کہانا تم پہ ہو رحمت خدا کی

نہ سمجہا راز حق تو صدق ہرگز
عبث یہہ عمر تو نے یون فنا کی

بجتا ہے پانچ وقت نقارا محمدی
اوسکی صدا بین نکلے ہے اظہار محمدی

آئے نبی ہزارون ہین انجم کے مثل یان
روشن رہا ہے دنیا بین تارا محمدی

مانند تارون کے تو چمکتے تھے انبیا
تہا فوقیت بین سب سے ستارا محمدی

مذہب ہو گئے ہین موسوی و عیسوی بہی
یہود ہین پہارا اچہا ہے پیارا محمدی

تھے مرتبہ بین بڑہ کے فرشتون سے وہ بشر
کرتے تھے جو ہمیشہ نظارا محمدی

تاریکی قبر سے تو اوسے خوف کچھ نہین
لینا ہے جو کہ نام پیارا محمدؐ سے

ق

جب قبر مین سوال نکیرین آکرین
کہدو ہے مجب کہ دین ہے ہمارا محمدی

سنکے جواب کہوین فرشتے خوشی سے یہہ
آیا ہے اسکے واسطے پیارا محمدؐی

جو کہ خلوص دل سے پڑہے ہین نماز کو
بیشک ملیگا اونکو سہارا محمدؐی

کچھہ بہی نہین سمجھتے ہو عیسائیو ذرا
سچا ہے دین سب سے ہمارا محمدی

لینگے اوسے نکال جہنم کی نار سے
ہووےگا جسکے حق مین اشارا محمدی

تم چشم دل سے دیکہو ذرا یارو عاشقو
گلشن مین گل کہلا ہے ہزارا محمدی

غرقاب ہوتے ہونگے جو عصیان سے بیشتر
پکڑینگے وہ تو آکے کنارا محمدؐی

ہے دل کی آرزو بہی مدت دراز سے
یثرب مین جاکے دیکہون منارا محمدی

جو صدق دل سے کلمہ پڑہیگا کوئی بشر
رہویگا اوسکو پل پہ سہارا محمدؐ سے

مجھے اپنے در پر بلا لیجیے
رخ زیبا اپنا دکھا دیجیے

نقاب اپنے مونہہ سے اوٹھاکر ذرا
جمال جہان را دکھا دیجیے

مین مدت سے مشتاق ہون یا رسول
ذرا مونہہ سے پردہ اوٹھا دیجیے

فراق محبت سے بیتاب ہون
ذرا جلوہ اپنا دکھا دیجیے

بلاکر مدینہ مین میرے شہا
شمیم معنبر سنگھا دیجیے

پیاسا ہون مین شربت دید کا
شراب محبت پلا دیجیے ❊

محبت کی اپنی ذرا یا رسول
مجھے چاشنی کچھہ چکھا دیجیے

رکھیون ہون تمنا محبت شہا
مے عشق الفت پلا دیجیے

برا ہون برا ہون برا ہون برا
بہلا مجھکو شاہا بنا دیجیے

ادہر کا رہا نہ اودہر کا رہا ❊
ٹہکانا مرا اب لگا دیجیے

بہتا ہے سفینہ گنہ کا مرا
سفینے کو پار اب لگا دیجیے

پہنسا بحر عصیان مین ہون شہا
مجھے اب کنارے لگا دیجیے

اگرچہ برا ہون مین مسکین گدا
مجھے اپنا شیدا بنا لیجیے ❊

سچ دنیا سے نہ گھبراؤ کبھی امت احمد
ہے جنت فردوس تو اقلیم تمہاری

ہے عرش پہ لکھی یہ قدرت کے قلم سے
قرطاس پہ کیا نعت ہو تفہیم تمہاری

وہ مرتبہ ہے آپکا جسکا نہ بیان ہو
نبیوں نے کری عرش پہ تعظیم تمہاری

طفلی میں کبھی لکھتے نہ لیتے ہی سبق تھے
کرتا تھا خدا آپ ہی تعلیم تمہاری

نرمی سے بہت کرتے خلایق کو نصیحت
کل نبیوں سے تھی بڑھ کے تو تفہیم تمہاری

در فردوس لکھا نام تمہارا ہے برابر
حق کو بڑی منظور ہے تکریم تمہاری

دن حشر کے جو نکلی اوٹھاکر پیئے امت
ہو قند سے میٹھی بڑی تسنیم تمہاری

آتے تھے تمہارے لیئے فردوس کے میوے
ہوتی تھی بڑی ٹیپ تسلیم تمہاری

ہو خلق جمع پیاس کے جب شہروں کے اوپر
ہو برف سی وہ کوثر و تسنیم تمہاری

ای عاشقو دل صدق سے پڑھتے رہو صلوات
ہو احمد مرسل پہ تو تسلیم تمہارے

ترے ہجر نے ہے رولایا مجھے
غم و رنج نے ہے ستایا مجھے

جمال جہاں را دکھا کر ذرا
شربت عشق و الفت پلایا مجھے

جو کچھ یاد تھا وہ بھلا کر سبھی
سبق عشق اپنا پڑھایا مجھے

ترے ہجر نے اور تری دوری نے
نے اکدم ذرا چین آیا مجھے

ہوئے مجھ سے غافل میری آشنا
کوئی پوچھنے اب نہ آیا مجھے

نے خط بھیجا اوسنے نے قاصد کوئی
نے منہ آکے اپنا دکھایا مجھے

کروں کسکم نصیبی کا کیا میں گلا
نہیں در پہ اوسنے بلایا مجھے

یہی رات دن صدق کی ہے دعا
مدینے میں پہونچا خدایا مجھے

یا نبی یثرب بلا لیجئے مجھے
چہرہ انور دکھا دیجئے مجھے

جلوہ رخشان دکھا کر یا نبی
درد فرقت سے چھڑا دیجئے مجھے

نفس نے بے رہ کیا ہے مجکو حیف
راہ سیدہا اب دکھا دیجئے مجھے

یا نبی سویا ہون غافل حق سے مین
خواب غفلت سے جگا دیجے مجھے

یا نبی مشتاق ہون حد سے بڑا
جلوۂ زیبا دکہا دیجے مجھے

عرض میری یہہ ہے بادشاہ امم
مکر شیطان سے بچا لیجے مجھے

بہر عثمان بہر بوبکر و عمرؓ
یا نبی حق سے ملا دیجے مجھے

یا نبی بہر علی بہر بتولؓ
روضۂ رضوان دکہا دیجے مجھے

ہند مین ناشاد ہون مین یا نبی
روضۂ اقدس دکہا دیجے مجھے

یا نبی بہر حسن بہر حسینؑ
اپنی مجلس مین بٹہا لیجے مجھے

صدق کی ہے رات دن یہہ آرزو
یا نبی طیبہ دکہا دیجے مجھے

رسول زمان آج پیدا ہوئے
شہ مرسلان آج پیدا ہوئے

فلک سے ندا آتی تہی یہہ چلیؓ
شہ انس و جان آج پیدا ہوئے

زمین پہ یہی سارے جن کہتے تہے
شہ انبیا آج پیدا ہوئے

یہی عرش پہ کہتے تہے قدسیان
شفیع زمان آج پیدا ہوئے

خلایق مین تہی سب جگہہ یہہ ندا
شفیع امم آج پیدا ہوئے

یہی کہتے صحرا مین وحش و طیور
امام اصفیا آج پیدا ہوئے

آسمان پہ یہی کہتے تہے عرشیان
وہ شمس الضحیٰ آج پیدا ہوئے

زمین سے یہی ہوتی تہی ایک ندا
رسول امین آج پیدا ہوئے

یہی کہتی تہین بحر مین مچہلیان
شہ بحر و بر آج پیدا ہوئے

یہی کہتا تہا ہیڑ یا کوہ پرؓ
شہ دین پناہ آج پیدا ہوئے

یہی چرچا کرتے تہے حشرات ارض
نبی خدا آج پیدا ہوئے

یہی کہتی تہین باغ مین بلبلین
شہ دو جہان آج پیدا ہوئے

خوشی ہوتے تہے سب ملک جن پری
خاتم مرسلین آج پیدا ہوئے

بکریان اونٹ کہتے تہے یہی سبہی
شہ جن بشر آج پیدا ہوئے

یہی کہتے تھے سب زمین و زمان
یہی کہتیں جنت میں تھیں حوریان
یہی چرچا تھا اور یہی ذکر تھا
یہی کہتے ملکہ میں تھے سب بشر
ندا ہوتی تھی کل زمین پہ یہی

رسول عرب آج پیدا ہوئے
خاتم مرسلین آج پیدا ہوئے
پسر آمنہ آج پیدا ہوئے
قریشی لقب آج پیدا ہوئے
رحمت عالمین آج پیدا ہوئے

ندا صدق آتی تھی ہر سمت سے
امین خدا آج پیدا ہوئے

رستہ خدا کی رحمت ہو تم بتانیوالے
بے عرض یہہ ہی تم سے بخشش کرانیوالے
رحمت بڑی تمہاری اللہ کے ہو پیارے
جو بھید میں خدا کے ظاہر ہوئے ہیں تم سے
مخلوق کو بلایا حق کا پیام دیکر
توصیف ہے ہوگی ہرگز نہیں تمہاری
بخشش میں ہے سہارا ہم عاصیوں کا تم سے
جرم و گنہ میں بیحد ہم پھنس رہے ہیں اپنے
کیا جانتے تھے حق کو بیشک بتایا تمنے
سب کافروں کی دعوت تمنے کری بلایا
جو رہ نہیں جانتے گمراہ ہوتا عالم
ہے دو جہاں میں ذریعہ بیشک بڑا تمہارا
غیر از صحابہ کوئی جو رہ نہیں بتاوین
دریا کو بہلاتے ہو تو باذن اللہ سے اپنے
مشہور ہے جہاں میں کہنے کی کیا ہے حاجت

ہو تم ہی حق سے ہمکو بیشک ملانیوالے
اللہ سے ملا دو ہو تم ملانیوالے
اک دم میں عاصیوں کو بخشش کرانیوالے
دوزخ سے عاصیوں کو ہو تم ڈرانیوالے
جنت کا مومنوں کو مژدہ سنانیوالے
فردوس حق سے ہمکو ہو تم دلانے والے
ہو تم قسیم کوثر شربت پلانیوالے
حق کے رسول تم ہو بخشش کرانے والے
نیکی بدی بلا شک تم ہو جتانیوالے
حق کی طرف سے بیشک تم ہو بلانیوالے
راہ خدا میں ہمکو ہو تم لگانے والے
جرم و گنہ سے ہمکو ہو تم بچانے والے
بیشک گنوانے میں ہمکو وہ ہیں گرانے والے
ہشیار ہو تو جلدی برزخ میں جانیوالے
حکم خدا سے ہو تم مردے جلانیوالے

کلمہ جو اک دفعہ بہی دل صدق سے پڑہینگے
مژدہ ہے اونکو جنت جو ہووین آنیوالے

مظہر خاص خدا جبر الوری پیدا ہوئے
خوبی وحسن ضیا نور ہدی پیدا ہوئے
واقف راز خدا صدق وصفا پیدا ہوئے
جان لو پیدا ہوئے جنکے سبب مخلوق سب
ہوگیا روشن جہان سارا اندہیرا اوڑ گیا
ہوگئے دریا وہ جاری جو کہ تہے مدت سے خشک
گیا بڑہا یا مرتبہ دوزخ کو ٹہنڈا کردیا
تخت اوندہا ہو گرا دریا مین شیطان نابکار
اوس گہڑی مین ہوگیا موقوف مردون سے عذاب
ہوگئی موقوف اوسدن کاہنون کی کاہنی

مصدر لطف وکرم فیض عطا پیدا ہوئے
راحت شاہ وگدا بحر سخا پیدا ہوئے
معدن جود وکرم حلم وحیا پیدا ہوئے
وہ امام اصفیا راہ ہدی پیدا ہوئے
جبکہ وہ نور خدا اصل ہدی پیدا ہوئے
جبکہ اس دنیا مین وہ آب بقا پیدا ہوئے
جبکہ اس عالم مین وہ بدر الدجی پیدا ہوئے
آمنہ بی بی کے جس دن مہ لقا پیدا ہوئے
جسگہڑی مین وہ محمد مصطفی پیدا ہوئے
مکہ مین جس دن شہ ارض وسما پیدا ہوئے

رحمت باران ہوئی کثرت سے نازل دوستو
صدق جس دن شافع روز جزا پیدا ہوئے

سمجہو باغ جنت سے مدینہ ایک بستی ہے
ہمیشہ روضہ احمد پہ رحمت حق برستی ہے
جسے اب عشق احمد سے رہے دنیا مین مستی ہے
کسی صورت کبہی ہے جب مدینہ پہونچ جاؤنگین
سنون مین گوش دل سے جبکہ طیبہ جاوینگے انشاءالله
جسے ہو خواب مین زیارت بیان اوسکا نہو ہرگز
نہین دیکہیگا محشر مین کبہی وہ آتش دوزخ
نہین کر اب ذرا غفلت خدا کی یاد کرلے تو

ہر اک عشاق جناب حق سے رحمت پابرستی ہے
یہہ ہر دم روح اپنی وا بہ چلنے کو ترستی ہے
حقیقت مین اوسیکی خلد مین جاؤنگی بستی ہے
یہہ ناحق عمر اپنی یون ہی اس جا پر گذرتی ہے
تو مضطر ہو کے جان اپنی بہی اوس ساعت ہی رہی ہے
دل عاشق ہی جانے اوسپہ جو کچہہ پہر گذرتی ہے
کہ جسکے دل مین نار عشق حضرت ہی سلگتی ہے
یہہ مثل برف یون مین عمر ہر لحظہ پگہلتی ہے

بشر کو کار جو خوف و خطر کے پیش آتے ہیں — تو اوسدم قلب میں یہ روح اندر ہی دھسکتی ہے
خدا کے ذکر سے دنیا میں ہم کیونکر کریں غفلت — یہیں جانا ہے اوس جا پہ نہیں جس جا بستی ہے
یہ عالم مزرعہ اخری ہے بوو تخم نیکی ٭ — جو بوئے ہوو گے اس جا پر وہی اوس جا اگتی ہے
خدا کے ذکر سے ای دل نہ کر تو اک ذرا غفلت — بہلا تو چند روز جان اس دنیا میں ہستی ہے
نہیں سوجھیگا وہ ولیوں کے رتبہ کو کبہی انسان — کہ طاعت حق سے جس انسان کو رہتی آہ سستی ہے
بتوں کو پوجنا بد ہے اسے پوجتے ہیں سب کافر — جو کہنا نفس بد کا مانے تو یہ بہی بت پرستی ہے

رکھے ہے صدق دل کو تو تر و تازہ تو ہر ساعت
نہیں اس نقص کی بہی تجھہ سے کچھہ ہوتی درستی ہے

خوشی میلاد سلطاں میں بہی کیسی ہو جہلکی ہے — ذرا ایک غور سے دیکھو کہ رحمت یاں برستی ہے
طہارت سے وضو کرکے چلو محفل میں تم گہر سے — درود و نیز فرشتوں کی زبان بہی ملتی رہتی ہے
پرندے تسبیح پڑہتے ہیں خدا کا ذکر کرتے ہیں — اوسیکی یاد میں بلبل بڑی خوش ہو چہکتی ہے
بڑا خوش ہووے ہے اللہ بندہ اپنے سے اوسدم — وہ خم ہوتا رکوع میں ہے وہ گردن جبکہ جہکتی ہے
نہ کچھ جن و بشر ہی ذکر رب کرتے ہیں دنیا میں — چمن گلشن میں حق کا نام لے پہلوار کہلتی ہے
خدا کا شکر ہر ساعت ہمیں کرنا ہی لازم ہے — کہ اوسکے شکر سے ہر روز نعمت ہمکو ملتی ہے
تب ہجر انسے مضطر ہوں نہیں کچھہ ہوش ہے مجھکو — طبیعت بیقراری سے نہ کچہہ اپنی سنبہلتی ہے
یہ عالم ایک روش رہتا نہیں ہرگز ذرا سمجھو — کبہی گلشن میں جنگل ہے کبہی جنگل میں بستی ہے

مدینہ پاک میں اپنے بلالو صدق کو جلدی
نہیں اس ہند میں شاہا طبیعت اسکی لگتی ہے

بلاؤ در پہ جناب عالی — دکھاؤ چہرہ جناب عالی ٭
شمیم زلف معنبریں کی — سنگہاؤ خوشبو جناب عالی
بڑا ہی مضطر ہیں تشنہ لب ہوں — پلاؤ شربت جناب عالی
تمہیں ہو مرشد تمہیں ہو ہادی — ملاؤ حق سے جناب عالی

پڑا ہوں رہتا ہوں بحر غم میں — دکھاؤ جلوہ جناب عالی
منگا کے دفتر سے فرد میری — مٹاؤ عصیان جناب عالی
رخ مبارک سے جلد اپنے — اوٹھاؤ برقع جناب عالی
ہین نیند غفلت مین مبتلا ہون — جگاؤ مجکو جناب عالی

یہہ صدق بہولا ہے راہ منزل
بتاؤ رستہ جناب عالی

برقع پڑا اوٹہا دے چہرہ چھپانیوالے — ہون بیقرار مضطر جلوہ دکہانیوالے
ہو نہہ یہ نقاب ڈالے کیون چھپ رہے ہو اندر — پردہ نہین اوٹہاتے دل ہو جلانیوالے
چہرہ دکہاؤ اپنا ہین ہون بحال مضطر — دل غمزدہ کو صورت ہو تم دکہانیوالے
کیا مرتبہ ہے تیرا کیا ہے رسائی تیری — ہین اب غلام تیرے مردے جلانیوالے
حسرت سے آہین بہرکر روتا ہے دل ہمارا — ہوتے ہین جب روانہ روضہ کے جانیوالے
دنیا کا رہ نہ شاغل عقبےٰ کا رہ نہ طالب — رہ اشتیاق حق ہین جنت کے جانیوالے
افسردہ دل ہمارا مردہ پڑا ہے شاہا — اس مردہ دلکو بیشک تم ہو جلانیوالے
رہتا ہے ہول قیامت پل سے بڑا ہے خطرہ — عقبےٰ کی فکر ین دل سے ہو تم مٹانیوالے

ہے صدق یہہ ہمارا اسکو بلالو حضرت
ہین آپ ہی تو بیشک دربہ بلانے والے

رہ حق بندوں کو احمد ہین بتانے والے — ظلمت کفر کو ہین وہ تو مٹانیوالے
آپ کا مرتبہ ہے حق نے بنایا برتر — نیک و بد سے ہین ہین آپ جتانیوالے
جلد ہم سمجھینگے وہی منزل مقصود ہمیں — جو کہ تہا رہ حق یان ہین بچانیوالے
روضہ کو تحفہ بہین بیاس ہے خطرہ ہمکو — آب کوثر تو ہین سب آپ پلانیوالے
وہی لوٹینگے بستر جنت یاد آنے کے مزے — خواہش نفس کو جو ہین یان بچانیوالے

حشر مین اوٹھینگے بخوف وہی تو انسان
نعرۂ حق مین جو دیزات لگانیوالے

کافرون سے بدر مین کہتے تھے نبی اعظم
غارت تم جلدی سے ہوجی کے جلانیوالے

کنوئے مین مشرکون سے کہتے تھے نبی اکرم
آئے تھے دنیا مین تم ہمکو ستانیوالے

جیسا دنیا مین کیا ویسا ہی پایا تمنے
تم تھے تکذیب رسالت کے کرانیوالے

تم میرے کہنے پہ ایمان نہ لائے ہرگز
چہرہ تاریک ہین تم جلد تھے آنیوالے

جلد پاوینگے وہی اپنی مرادین دلکی
مولد سلطان جو ہین گہر مین کرانیوالے

پاس آوین نہ کبہی اونکے بلا ہین و دنیا
جو کہ اس بزم کو ہین دل سے کرانیوالے

ہوگی برکت تو اوسی گہر مین برابر یارو
ذکر حضرت کو جو ہر شب ہین پڑہانیوالے

ایسے گناہون سے نہین صدق ہے دہشت ہمکو
آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے

حق سے ہمکو تو محمد ہین ملانے والے
رہ ہدیٰ خلق کو آپ ہی ہین دکھانیوالے

آپ کے ذریعہ سے ایمان تو لائے ہم ہین
آپ ہی مولا سے ہین ہمکو ملانیوالے

آپکا دامان نہ چھوڑینگے کبہی ہم تو
رہ خدا آپ ہی ہمکو ہین جتانے والے

روح پہ اونکی درود ہووے خدا کا ہر دم
جو رہا سبکو ہین محشر مین کرانے والے

چھوٹ سکتا ہے وسیلہ نہ کبہی بہی اونکا
باغ فردوس وہ ہین ہمکو دلانے والے

پہنسگئی کشتی گنہ مین ہے نکالو حضرت
آپ ہی کشتی کے ہین پار لگانیوالے

مردۂ دلکو مرے یا نبی زندہ کردو
ہین غلام آپ کے مردے تو جلانیوالے

جلد بر آئینگے مطلب بہی اونہوں کے سارے
جو کہ مولود نبی دین مین کرانے والے

دم بدم اونپہ ہی نازل ہو خدا کی رحمت
جو مدینہ کی زیارت کے ہین جانیوالے

اب بہی سینہ مین سوتا ہین غافل حق سے
خواب غفلت سے ہین بس آپ جگانیوالے

ہند سے جلد سفر کرکے چلا جا اے صدق
ساتھ ہی اونکے جو روضہ پہ ہین جانیوالے

غزل بحر دیگر

ہین قربان ترے شملہ لٹکانیوالے ۔ ہو راہ خدا مجھکو دکھلانے والے
مرا جان و دل تم پہ ہووے فدا ۔ خدا کی ہو وحدت کے بتلانیوالے
خدا کے ہو پیارے تمہین اے محمدؐ ۔ ہو دوزخ سے ہمکو رہا کرنیوالے
اطاعت محمدؐ تو ہمپر ہے لازم ۔ وہ جنت مین ہمکو ہین لیجانیوالے
غلام غلامان محمدؐ ہین بیشک ۔ ہوئی عیسی امت جلا دینے والے
اٹھارہ برس آسمان پر رہے تھے ۔ وہ تھے آن کی آن مین آنیوالے
کرم ہم سبہ کارونپر ہے بہت سا ۔ خدا سے ہین امت کو بخشانیوالے
وہ نار جہنم مین جاوینگے بیشک ۔ نبوت کے جو ہونگے جھٹلانیوالے
نبی آئے دنیا مین سب حق کے بھیجے ۔ محمدؐ کی عظمت کے جتلانے والے
ترستا ہون بیشک بہت دن سے مین تو ۔ تو لیچل مدینہ مین لیجانے والے
مین کہتا ہون اسکو مدینہ جو جاوے ۔ تری جان پہ رحمت ہو اے جانیوالے
وہ ہر حرف پر درجہ پاوینگے بیشک ۔ جو فرقان حق دل سے ہین پڑہنے والے
وہی چین سے قبر مین سووینگے وہ ۔ تہجد جو یان ہین ادا کرنے والے
ہون ہین اس عمل سے بلا شک ہی غافل ۔ ہین او نہین ہون داخل جو ہین کہنے والے
وہ جاوینگے فردوس بیشک ہی سیدہے ۔ جو ہین اب خدا راہ پر جانے والے
اوس ہول قیامت سے کانپین اولوالعزم ۔ تسلی وہان احمد ہون دینے والے
وہ ایک پل مین راہ طے کرین پل صراط ۔ محمدؐ کی جو راہ مین جانیوالے
قدم بھی نہ رکھینگے جنت مین ہرگز ۔ گنہگار امت کے بخشانیوالے
نہین اونکو خواہش ہے فردوس ہرگز ۔ محمدؐ سے جو عشق مین رکھنے والے
نہ جاوینگے تنہا وہ خلد برین مین ۔ ہین امت وہ ساتھہ اپنے لیجانیوالے
خدا اونپہ رحمت کرے [illegible] ۔ وہ ہین آب کوثر پلا دینے والے
ہے نام اونکا قرآن مین آیا محمدؐ ۔ وہ ہین سبکو چھٹکارا دلوانیوالے

صحابہ بلاشک محب نبی ہین
کرون کیا مین تعریف حسنین یارو
وہ لخت جگر مین محمدؐ کے دونون

ہین راہ شریعت وہ بتلانیوالے
وہ ہی ہین حقیقت کے جتلانیوالے
وہی عاصیون کے ہین بخشانیوالے

خدا او نپہ بہیجے سلام اور صلوٰۃ
دل صدق وہ ہین جلا دینے والے

فلک سے ندا تھی کہ اے جانیوالے
صلوٰۃ وسلام ہووے تجھ پہ پیارا
ندا پردہ وحدت سے آتی ہی تھے
ترا کہنا مجکو بدل سے قبول
تو گھبرائیو میرے پیارے نہ ہرگز
مین راضی کرونگا تجھے روز محشر
صدا عرش سے یہہ ہی آتی ہی ہردم

تو اے جانیوالے تو اے جانیوالے
ہو معراج سے لوٹ کے جانیوالے
میری تجھپہ رحمت ہوا ای جانیوالے
مین راضی ہون تجھسے مرے جانیوالے
مین بخشونگا امت کو ای جانیوالے
مرا فضل ہے تجھپہ اے جانیوالے
ہو رحمت خدا تجھپہ ای جانیوالے

ملائک کھڑے صدق سے کہتے تھے یہہ ہی
تری جان پہ رحمت ہو اے جانیوالے

اگر تو خواب غفلت سے ذرا چونکے تو بہتر ہے
کہا پہنچتا ہے غفلت دل ناداں ہر ساعت
ہنسا رہتا ہے دنیا مین عبث شام سحر ہردم
کہا تا ہے بہی دنیا عبث بک بک کے جان اپنی
عبث سویا ہے غفلت سے تو اتنک بہی نہین چونکا
بلا غم سے کرتا ہے عبث تو رات دن گریہ
عبث دنیا مین کرتا ہے تو زاری اسقدر ہر دل
بہلا کرتا مصیبت مین ہے کیون تو اسقدر اب غم

محمدؐ کے تصور مین دلا رہوی تو بہتر ہے
سفر اب تو مدینہ مین ترا ہووے تو بہتر ہے
مدینہ کی تمنا مین تو اب رہو تو بہتر ہے
اب اپنی جان برای آخرت کہو وے تو بہتر ہے
ہمیشہ جاگ تیری ذکر مین رہوی تو بہتر ہے
خیال احمد مرسل مین تو رووے تو بہتر ہے
تصور مین ذرا حضرت کے تو رووے تو بہتر ہے
غم دوری محمدؐ مین اگر ہووے تو بہتر ہے

پڑا ہے صدق عصیان مین نہین کچھ ہوش ہے یارب
اب اسکے حال پر رحم و کرم ہو وے تو بہتر ہے

نقش رسول سینہ مین اپنے جمائینگے
دلمین یہی ہے ابتو مدینہ کو جائینگے
تنا یہ پھر لگی ہے ہمین ابتو دم بدم
جھٹک لگی ہے دلمین یہ مدت دراز سے
تنہا نشور پہ لو امت سوسی این جا بجا
ہون پیاس سے تو مضطر و حیران وہان بشر
لازم ہے ہم پہ پیروی حضرت رسول کی
واجب ہے اونپہ پڑھنا صلوۃ و سلام کا
جنت کو راہی ہونگے وہ مرد بیحساب
ایمان جو کہ لائے ہین حضرت رسول پر
جاوینگے وہ بجنت ماوی مین بالضرور
جنت مین مولا ہووینگے وہ اشک بالیقین
آسان ہونگے قبر مین تو نکیرین کے جواب
مانگینگے نقص مد کا نہین کہنا جو ذرا
پہونچینگے وہ ضروری فردوس مین بشر
بعد از وفات کرکے بلال اسقدر بروک
کوچہ مین ملک شام کے تھے بلال تھے
الفت مین آپ کے تو بہت سوختہ ہوئے

دل عشق مین حضور کے بیشک لگائینگے
وان جا کے ہمسے تو دلکے مطالب بر آئینگے
کس روز آپ ہمکو مدینہ بلائینگے
کب جا کے شعر روضہ پہ اپنے سنائینگے
احمد نبی تو امت عیسی جلائینگے
تشنونکو آپ ساقی کوثر پلائینگے
اللہ سے رسول تو ہمکو بلائینگے
حق ہے رسول پاک تو جنت دلائینگے
ایمان کو اپنے جو کہ ہین کامل بنائینگے
بی خطرہ پل صراط سے وہ خلد جائینگے
جو یان خدا کے خوف سے آنسو بہائینگے
ذکر نبی مین رو کے جو آنسو بہائینگے
صورت جب اپنی آکے پیمبر دکھائینگے
بے کھٹکے وہ تو سیدھے ہی جنت مین جائینگے
جو دل سے اپنے دنیا کی خواہش مٹائینگے
اب چھوڑ کے مدینہ کو جنگل بسائینگے
جی عشق مین رسول کے اب ہم جلائینگے
باقی جو استخوان ہین بدن گھلائینگے

دہشت نہین ہے صدق کو عصیان سے ذرا
دوزخ سے اسکو احمد مرسل بچائینگے

پہنچ اب لگا ہے مدینہ میں جائینگے
ہمیں یہ لو لگی ہے کہ کعبہ میں جائینگے
راہ خدا میں جو کہ اب ایذا اوٹھائینگے
محفلیں شعر پڑھکے ابھی ہم سنائینگے
باقی رہیگا کوئی بھی امت میں نار سے
بچ پڑ رہیگا جو کہ جناب رسول کی
ای رب اس آرزو میں ہیں ہجر رسول سے
ایمان لایا جو کہ رسالت مآب پر
جسنے پڑھا ہے کلمہ طیب کو ایک بار
ولیں رکیگا ذرہ بھی الفت رسول سے
رہتی ہے آرزو یہ شب و روز دلمیں
کہاوینگی وان تو خلق ولیسہ بھی اسکا

مٹی وہاں کی آنکھوں سے اپنے لگائینگے
وان جا کے سے ہمارے مطالب بر آئینگے
وہ قبر میں تو چین سے آرام پائینگے
ہم رو رو کے گناہ بھی اپنے مٹائینگے
پھر دعا زبان جو پیغمبر بلائینگے
اوسکی زبان قند سے میٹھی کرائینگے
دن کون سا وہ ہوگا جو در پر بلائینگے
اوسکو کبھی نہ آتش دوزخ دکھائینگے
روز جزا رسول ہی اوسکو چھڑائینگے
بیشک عذاب قبر تو اس سے ہٹائینگے
دن کون سا وہ ہوگا کہ طیبہ میں جائینگے
حضرت ہر ایک طرح کی نعمت کھلائینگے

ارمان ہو رہا ہے بہت مدت دراز سے
کس روز اب صدق کو طیبہ بلائینگے

پہر سو اپنا خواب میں جو پیغمبر دکھائینگے
جو جسم گنبہ میں وہ بیشک جلائینگے
لاریب اسکا اجر خدا سے وہ پائینگے
اس آرزو میں رہتے ہیں ہم رات دن مگر
تصدیق کی جنہوں نے نہیں رسول کی
شوق آئیگا تو مردہ کو دوزخ سے قبر میں
تصدیق کرنیوالے تو جاوینگے بہشت میں

بہولے نہ اپنے دل میں کبھی ہم سمائینگے
زیارت جو کرنے روضۂ انور پہ جائینگے
پھر خدا جو جسم کو اپنے دبائینگے
کس روز ای خدا تیرے کعبہ میں جائینگے
لاریب وہ تو سیدھے جہنم میں جائینگے
سینت سے جب فرشتے وہان آ دبائینگے
تکذیب کرنیوالے سزا اوٹھائینگے

وحشت ہوگی اونکو نکیرین قبر میں
عاقل دکی مہم وہی لوگ ہین بڑے
دنیا مین جو بشر ہین محبان اہلبیت

تا م نبی جو سینہ مین اپنے کہد ا ینگے
دنیا سے ہاتہہ اوٹھا جو وہ اخری کہا ینگے
دل سے وہ غم حسین نہ ہرگز بہلا ینگے

اے صدق وہی جنہون نے ہے ابدا حسین کو
محشر مین کیا خدا کو وہ صورت دکھا ینگے

ایک عمر عبث نفس یون ہی تو نے گنوائی
کیا عشق نے سینہ مین میرے آگ لگائی
عاقل رہا تو حق سے ہر ایک سانس ہے آہ نفس
دل سینہ مین ہر وقت یہی کرتا ندا ہے
عقبے کی صفائی تو تجھے چاہیے دن رات
فردوس مین پہونچیگا وہ مرتے ہی بلا شک
اس عمر دو روزہ پہ تجھے چاہیئے عبرت
اب چاہیئے شاہی نہ تجھے چاہیئے حکومت
کیون ٹیڑہے چلین راستہ اونکے ہے یہ ہم
حورون کا تصور ہے نہ جنت کی ہوس ہے

طاعت نہ کبھی حق کی ذرا تو نے بجائی
صورت نہ کبھی تو نے ذرا یار دکھائی
خفت بڑی دنیا مین عبث تو نے اوٹھائی
لازم ہے تجھے کرنی تو عقبے کی صفائی
دن چند ہے دنیا مین بہلائی و برائی
جس شخص نے تکلیف ہے دنیا مین اوٹھائی
جو روح گئی جسم سے پھر لوٹ نہ آئی
بہتر ہے تجھے سب سے مدینہ کی گدائی
حضرت نے ہمین راہ تو ہے سیدہی بتائی
ہے صورت احمد تو مرے دل مین سمائی

اب صدق کو للہ مدینہ مین بلا شاہ
اس ہند مین رہکر بڑی تکلیف اوٹھائی

یہی اب تو تجھسے دعا ہے الہی
تو اب ہمکو شیطان راندہ گئے سے
پڑے ہین ہم عجب مین غلطان و پیچان
غم و رنج اب ہم سے دنیا کے سارے
یہہ بیمار دل جو گنہ مین پڑا ہے

الہی الہی اسکے اسکے
پناہ دے پناہ دے پناہ دے الہی
امان دے امان دے امان دے الہی
ہٹادے ہٹادے ہٹادے الہی
شفا دے شفا دے شفا دے الہی

ہمین خواب مین اب محمد کی صورت — دکھادے دکھادے دکھادے الٰہی
کرا مدینہ کی زیارت تو ہمکو — کرادے کرادے کرادے الٰہی
مدینہ کے پہولون سے کپڑے ہمارے — بسادے بسادے بسادے الٰہی
ذراسی ہمین چاشنی عشق حضرت — چکھادے چکھادے چکھادے الٰہی
عذاب لحد اور دوزخ سے ہمکو — بچادے بچادے بچادے الٰہی
ہین بندے ترے ہمتو محتاج بیشک — غنادے غنادے غنادے الٰہی

رہ صدق ابرار جلدی سے ہمکو
بتادے بتادے الٰہی

دنیا مین کوئی مجکو نہ تسخیر چاہیے — عشق رسول مین مجھے زنجیر چاہیے
ایمان جو نہ لایا رسالت مآب پر — فتوی اوسی کے واسطے تکفیر چاہیے
خاک مدینہ آنکہون مین اور کرتی ہی جلا — مجکو کسی طرح نہین اکسیر چاہیے
ہے آرزو کہ طیبہ مین جا رہون ہی ہو نصیب — ای رب نہ مجکو ملک نہ جاگیر چاہیے
رحلت نہین رسول کی بیشک حیات ہین — یہہ جان لو کہ آنکہون مین تنویر چاہیے
ظلمت کا پردہ آنکہو پہ لاریب ہے پڑا — بس دیکھنے رسول مین تبصیر چاہیے
بی وقری سے نہ سنے ذرا شعر شاعر — نعت رسول پڑھنے کی توقیر چاہیے
دنیا کی مجکو دولت و ثروت سے ہے کام — خاک بقیع کی مجھے اکسیر چاہیے
گو مین برا ہون یا مین بہلا ای بشیر خدا — محشر مین مجکو صورت شبیر چاہیے
بخشے نبی بچہا ای خدا روضہ دیکھے جو مجھے — ہمراہ اوسکے پیاز نہ کچھہ سیر چاہیے
بی فائدہ تو سیر کو جاتا ہے شہر مین — یثرب مین چلنے کی مجھے تدبیر چاہیے
عشق رسول مین مجھے بیشک جنون ہوا — گردن مین طوق پانو مین زنجیر چاہیے
نفس اپنے سے جنون ہوا گئے بلال تجھے — ای نفس تیری واسطے زنجیر چاہیے
جا مین عشق کے بہی گئے اویس تجھے — ای دل تجھے ضرور یہی زنجیر چاہیے
اصغر کو کچھہ نہ چاہیے دنیا سے ای خدا — ہان اسکو چاہیے و شمشیر چاہیے

جو مدح خوانی کرتی ہیں حضرت رسول کی | لاریب اونکے واسطے توقیر چاہیے

افسانہ اور کہانی نہ پڑھ صدق تو کبھی
پڑھنی قرآن کی تجھے تفسیر چاہیے

مطلع میں کہتا ہون اوسے تحریر چاہیے | انسان کو فضول نہ تقریر چاہیے
آگے قضا کے کچھہ نہ تدبیر چاہیے | تقدیر یاد کرکے نہ تقریر چاہیے
تدبیر کے ہمیشہ سے چلتے ہیں یار و پیر | ہر کام میں تو انسان کو تقدیر چاہیے
حکم خدا سے یون ہی کھڑا ہے یہہ آسمان | اسکو کوئی ستون نہ شہتیر چاہیے
اللہ ہی کے بنائے ہین سب سال و ماہ و دن | ہر کار نیک و بد مین نہ تدبیر چاہیے
جو کچھہ کہ شر و خیر ہے کرتا ہے بس خدا | انسان کو اپنی کبھی نہ تقصیر چاہیے
جو کچھہ خدا نے لکھدیا وہ ہوکے رہویگا | چون و چرا کی ہمکو نہ تقریر چاہیے
یہہ جان لو کہ ہے رگ گردن سے وہ قریب | لیکن ان آنکھون مین ذرا تبصیر چاہیے
انسان سب سے اعلی مین اشرف ہین دوستو | انسان کی کبھی نہین تحقیر چاہیے
جو کام بد ہون اونکی کمی بالضرور ہے | نیکی جو کیجیے ہو اوسے توفیر چاہیے
یاد خدا فقیری مین بیشک ضرور ہے | یہہ کفنی گیروی نہ ملاگیر چاہیے
قبضہ مین آتا ہے نہین یہہ نفس مرشدا | اسکے دباؤ کی ہمین تسخیر چاہیے
جاگے ہے تو تو کھیل تماشون مین رات بھر | ای نفس تجکو بھی شبہ تعذیر چاہیے
ای نفس کام جو کرے پھر خدا ہی کر | تجکو نہ کار خیر مین تشہیر چاہیے
جو ہو بنا وہ ہووے خدا ہی کے واسطے | پھر یا نہ دنیا مین تعمیر چاہیے
ہر کار دنیوی مین تامل ضرور ہے | توبہ کے واسطے نہین تاخیر چاہیے
آوے نہ اس بہشت پر ہرگز یہہ دوستو | بدی دنون سے کبھی نہین تقریر چاہیے
توبہ میری قبول ہو جب تک کہ سانس ہو | ابلیس تجکو کچھہ نہ تزویر چاہیے
تقدیر سے نہ جاویگی ہرگز کوئی بھی پیش | لیکن ہر ایک امر مین تدبیر چاہیے

عزت ہمین تو دیجیو عقبی مین ای خدا
دنیا کی ہمکو کچھ نہین توقیر چاہیے

وقت سحر دعا کا اثر بالضرور ہے
بیشک ہمین بھی نالۂ شبگیر چاہیے

فقرا کو طشت و چمچہ سے کچھ نہین غرض
امرا کو دیگ و دیگچہ کفگیر چاہیے

عالم مین جتنے صوفی و زاہد ہین پارسا
لابد اونہین کو سننا مزامیر چاہیے

ای مشفقا تو شعر نہ لکھ عاشقانہ کل
ہان نعت مین ضرور ہی تحریر چاہیے

لکھنے مین شعرون کی تری تکثیر ہو چکی
اے صدق اب کلام مین تصغیر چاہیے

ہوگا بشر یقین نہین حضرت سے زیادہ کوئی
مجھ سا بیمار نہ ہوویگا نہ ماندہ کوئی

جز مَی الفت حضرت نہ بہائی مجھکو
خمر زرین نہ رنگین نہ سادہ کوئی

کنبلی باندہ کے چلے تو مدینہ کو ابھی
ہے ترے پاس نہ فرغل نہ لبادہ کوئی

اوڑھنے مین عشق مین سینہ سپر ریشم
لادو کچھ صندل یثرب سے برادہ کوئی

طالب دید ہون بیمار پڑا ہون مشتاق
ای مدنی دیجیے اب مجھکو خسانده کوئی

ای رسول عربی بھیجے خسانده لبالب
اب تو صحت کا پلا دیجیے جوشانده کوئی

استخوان چور ہوئی کہدی تو پیغام اپنا
قافلہ جائیگا ہوویگا آمادہ کوئی

ای خداوند جہان تیری بغیر از توفیق
کیا کریگا بھلا یثرب کا ارادہ کوئی

صدق تو بھیج سلام اپنا رسول عربی پہ
جاتا ہوویگا مدینے مین پیادہ کوئی

ہای قسمت کیون نہ کیوی حشر داران سے
کی نہ زیارت آپ کی ہم پھر چلے حرمان سے

لکھتے تھے آؤ بس سدا ہین دریغا حسرتا
آئے تھے ہم دیکھنے اس جا ہی پر ارمان سے

کیا کہین ہم درد حسرت آہ کا فرشمار
آہ فرقت آہ ہجرت لیچلے حرمان سے

باغ دنیا کیا کہین ہم وہی نہ دیکھیں لقا
پنجر او دے ہے صحرا ہمکو اک سنسان سے

ظاہر اوکیس دیکہو گے پیغمبر کو نہ تم
ہین ابابکر و عمر عثمان حبیب مصطفےٰ
وہ ولی حق وصی مصطفےٰ شیر خدا زوج بتول
بیچ نہین سکتا گنا ہو نسی بغیر امداد رب
قبر مین آوی عمل شکل مجسم بنکے بشکل فرد
کہو ی کہ ہون تیرا عمل تو جان لے مجکو فنا

ایک ندا آتی تہی او سلام پہر چلی انسان سے
آیتین دیکہو ذرا جاکے بیان قرآن سے
سے امیر لا فتی اونکا لقب یزدان سے
یہ حقیقت مین ہے باہر ہی تو امکان سے
سمجہو وہ ہونگے جنہین بہری نہ حضرت انس سے
ہین فرشتہ ہون نہون ہرگز کوئی حیوان سے

صدق سمجہو عشق کے بیمار کیسے تہے اویس
مرتبہ اعلےٰ تہا اونکا حضرت سبحان سے

دل زبان کو کچہہ تو کہنا چاہیے اذکار سے
لا الہ کا ذکر کرتے ہین سبہی تو چانور
مست ہوشو تم ذرہ پہر بہی مثل نکس و شمد کے
ہوش رکہہ اور گوش کر رکہہ کچہہ نہ دنیا سے غرض
از برای احمد مرسل شہنشاہ عرب
یا اللہ العالمین تجہہ سے دعا ہے روز و شب
ای شفیع عاصیان ای رحمۃ للعالمین
ای دستگیر بیکسان ای صاحب غربا نواز
ای معدن جود و کرم ای سید والا ہمم
قبر مین پرسش اگر ہو یہ کہون مین در جواب

کیا شکایت کرتے ہو گردش ادبار سے
یہ ہی آتی ہے صدا ہر وقت بس گلزار سے
فی الحقیقت یہہ دنیا جیفہ مردار سے
پہر تجلی تجہہ پہ ہووی حضرت غفار سے
ای میری رب ای میرے حق دی بچا تو نار سے
دن قیامت کے اوٹہو نہین زمرۂ ابرار سے
مین ہون شرمندہ عمل سے اور بہ کردار سے
ہو عنایت مجہہ پہ تو للہ اب تری سرکار سے
ہو حضوری اب عطا مجکو تری دربار سے
مجہہ سے مت پوچہو کہ ہون امت شہ ابرار سے

صدق ہے بیکس پڑا ہو ہند سے جلدی بلا
رات دن ہے التجا تجہہ احمد مختار سے

محمد نے جو رہ بتائی نہ ہوتی
اگر پیدا ہوتی نہ ذات محمد
نہین پیدا ہوتے جو حضرت ہمارے

کسی طرح ہمکو رہائی نہ ہوتی
خدا کی قسم پہر خدائی نہ ہوتی
کسی کی خدا تک رسائی نہ ہوتی

قیامت میں احمدؐ جو ہوتے نہ حامی | کبھی بھی کسی کی رہائی نہ ہوتی
بلاشک ہی ہو جاتے ہم سارے گمراہ | جو رہ سیدھی ہمکو بتائی نہ ہوتی
پھنسے قعر میں گمرہی ساری خلائق | بھلائی برائی جتائی نہ ہوتے
شفیع نار دوزخ سے کوئی بھی بچتا | شب اسری بخشش کرائی نہ ہوتی
جو حضرت کی تکریم بوجہل کرتا | کسی طرح اوسکی برائی نہ ہوتی
جو ابلیس سرکو نہ حق سے پھراتا | کبھی اوسنے خواری اوٹھائی نہ ہوتی
جو نمرود و قارون رہ حق پہ چلتے | کبھی بھی پھر اونکی ہنسائی نہ ہوتی
جو شداد دعوا خدائی نہ کرتا | کوئی خواری اوسنے اوٹھائی نہ ہوتی
نہیں غرق فرعون ہوتا کبھی بھی | خودی جو کہ دل میں سمائی نہ ہوتی
نہ ملتے بلال حبشی نام احمد کو | کشش دل میں احمد جو آئی نہ ہوتی
مرض بڑھتا جاتا بلاشک ہی زیادہ | اگر درد کی کچھہ دوا سے نہ ہوتے
نہیں کھینچتا سنگ آہن کو ہرگز | جگر میں جو الفت سمائی نہ ہوتے
عمرؓ چھوڑ کر بت پرستی نہ آتے | محبت جو حضرت سمائی نہ ہوتی
نہیں پیدا ہوتی یہہ مخلوق ساری | مقدم جو رحمت خدائی نہ ہوتے
کوئی پالنا کرتا اپنے نہ بچے | جو خلقت پہ شفقت یہ آئی نہ ہوتی

نہیں لکھتا اے صدقؔ تو کوئی مصرع
مدد حق سے جو تجھہ پہ آئی نہ ہوتے

خیال احمد مرسل میں جسکا دل لگا ہے | سمجھ لو فتنہ محشر سے اوسکو کچھہ نہ کھٹکا ہے
چلے جو سنت احمد پہ پہونچیگا وہ جنت میں | چلے جو راہ شیطان پر حقیقت میں وہ بھٹکا ہے
ذرا قارون کے قصہ کو تو عبرت سے نظر کر لو | اوسے اوندھا نصیبہ نے کہاں پھر جا کے پٹکا ہے
جو ایکدم بھی نہیں غافل ہی ذکر حق سے دنیا میں | یہ جانوں تم قیامت میں اوسے خطرہ نہ جھٹکا ہے
نہ محشر کا اوسے خطرہ نہ دہشت قبر کی ہرگز | رسول دوسرا کا عشق جس دل میں کہ لٹکا ہے
اوسے دنیا کی کچھہ پروا نہ عقبی کی اوسے خواہش | فلک نے کوچۂ وحدت میں لاکے جسکو پٹکا ہے

اوسے مطلب نہ جنت سے نہ حوروں سے غرض کچھ بھی
میری حامی میری شافع ہیں محشر میں شہ عالم
خبر لیجیے ذرا آکر رسول دو جہان میری
وہ موتی ہوگا جنت میں اسے تم جان لو بیشک
بچا لے اے خداوندا بہت ہوں مضطر و حیران
شب تاباں میں یک شب میں کہا تھا ایک صحابی نے
وہ ہوگا نور سے معمور سینہ جانوں یارو تم

جسے اب عشق احمد نے زمین پر لا کے ٹپکا ہے
مجھے ہول قیامت سے ذرا بھی کچھ نہ کھٹکا ہے
بہیر سینہ سے دم آکر گلے میں اب تو اٹکا ہے
بغم عشق محمد میں جو آنسو بہکے ٹپکا ہے
بغم دنیا نے آکے اب زمین پہ مجھکو پٹکا ہے
رخ انور پہ حضرت کے بجز ایک نور ٹپکا ہے
کہ جس میں شیرہ عشق محمد آ کے ٹپکا ہے

نہ طاقت صدق پڑھنے کی نہ قدرت دلکو لکھنے کی
محبت میں رسول دوسرا کے دل تو اٹکا ہے

ایک دن جاویگا بندے تو خدا کے سامنے
جو گناہ ہوئے تھیں بچینگا اس دنیا میں تو
نامہ اعمال تیری جب پڑھے جاوینگے تا
فقر کی پر عشق میں نکلے ایک ذرا کچھ بھی خلل
چہرہ انور پہ آکر سیر کرتا آفتاب
جو محبت میں خدا کے ان کو کہاں آرام و چین

یوں تو ہر لحظہ ہے ہر دم کبریا کے سامنے
فی الحقیقت ہوگا نادم رب علا کی سامنے
شرم آدمی اوس جگہہ خیر الوریٰ کے سامنے
ہو ویں اوس دم بھی آنکھیں مرتضیٰ کے سامنے
تھی قمر کی کیا حقیقت مہ لقا کے سامنے
رہتے ہیں دنیا میں ہر دم وہ بلا کے سامنے

جسنے کلمہ پڑھ لیا ہے صدق دل سے دوستو
اوسکا رتبہ ہووے ہے حضرت مصطفیٰ کے سامنے

جمع ہونگے اک دن سب خدا کے سامنے
خوف سے ڈرتا تو رہ ہرگز نہ کر تو کچھ گناہ
ہاتھ اعرابی کے کانپے گر پڑی تلوار تھی
ہیں وہی خیر القرون اعلیٰ مراتب کے ولی
موسیٰ دیکھا و یکا بھلا کیا ابن ملجم سا شقی
جو حکومت کرکے دنیا میں کری ظلم و ستم

سرخرو ہونگے مسلمان مصطفیٰ کے سامنے
جان لے ایکدن تو ہوگا پیش خدا کے سامنے
تاب لاتا تھا وہ کب خیر الوریٰ کے سامنے
لائے ایمان جو کہ حضرت مصطفیٰ کے سامنے
روز محشر وہ وہی مصطفیٰ کے سامنے
کچھ نہیں رکھتا ہے رتبہ وہ گدا کے سامنے

قاتلانِ مرتضیٰ ہو وینگے شرمندہ بری
ہونگے جس دن وہ حبیب کبریا کے سامنے

شیفتگی سے صدق آنکھون سے لگا لیجو قدم
ہووی جس دن تو محمد مصطفیٰ کے سامنے

لکھا نقش دل پہ سر ہو ی ہے
ایسا میری دلمین تو بس تو ہی تو ہے

تیری عشق مین ایسا شیدا ہوا ہون
نہ تاب و توان ہے نہ تن مین لہو ہے

زبان سے رہے جاری ہر دم ہی اللہ
تر و تازہ رہتا اسی سے گلو ہے

جدہاں کی طرف جو نظر ڈالتا ہون
جدہر دیکھتا ہون ادہر تو ہی تو ہے

فراقِ محبت مین بیخود پڑا ہون
نہ کھانا نہ پینا نہ کچھ گفتگو ہے

کسی طرح دیکھون مدینہ کو جا کر
یہی فکر ہے اور یہی جستجو ہے

بلالو مدینہ مین جلدی سے شاہا
تیرے در کو دیکھون یہی آرزو ہے

گئی جو گذر عمر آدمی نہ ہرگز
کبھی بھی نہین لوٹتی آب جو ہے

نبی حق کے رکھتے ہین اعلیٰ مراتب
ولے رتبہ احمد ہی سب سے علو ہے

تو لیچل مدینہ کو اے میرے مالک
یہی التجا ہے یہی آرزو ہے

گنہ ظلم رب سے مٹا دین فرشتے
جو پہر خدا چاہون کرتا وضو ہے

دکھا صدق کو صورت اپنی خدا را
قدم سر پہ رکھون یہی آرزو ہے

نعت لکھون مین تیری سرور دین تھوڑی سی
تجھ پہ ہو مہر جو اے رہبر دین تھوڑی سی

جن و انسان جو بنا لیکے قلم کو لکھین
سچ ہے مدح آپکی وہ خسرو دین تھوڑی سی

خلد مین پہونچیگا وہ عشق سے جانون لا ریب
جسپہ شفقت ہو شہنشاہ امین تھوڑی سی

تا روز حشر بھی ہوی کوئی بخشش مین شبہ
ہو وہی بخشش جو کہین مظہر دین تھوڑی سی

لذت کفار کو آجاتی گر بل بہر منہ کے
ہو شجاعت جو بیان خسرو دین تھوڑی سی

جو کرے دل سے رسالت کا کریگا اقرار
ادسکو دیوینگے جگہہ رہبر دین تھوڑی سی

ہو عطا وہ صدا جو محبت اپنی
بہشت ہی مجھکو وہ ہے مظہر دین تھوڑی سی

آپ کے روضۂ انور کی جو مٹی ملجائے
رگڑوں میں آنکھ سے ای رفعت دین تھوڑی سی

لطف کیا ہووے بھلا اور مزہ کیا ہووے
روضۂ پاک پہ رگڑوں میں جبین تھوڑی سی

ایک گوشہ میں پڑوں جاکے کہیں میں چپکا
جائے یثرب میں جو ملجائے زمین تھوڑی سی

یہ وصیت ہے کہ ملدینا کفن میں میرے
خاک روضہ کی جو ملجائے کہیں تھوڑی سی

نفس پر اپنے کریگا وہ تو بیشک ہی جہاد
جس کے شر میں ہو اگر الفت دین تھوڑی سی

دل دکھا ویگا نہ جنبش کا کبھی وہ مطلق
ہووے اوس شخص میں جو شفقت دین تھوڑی سی

مرتے دم تک کبھی میدہ کی روٹی کھائی
تھی غذا آپ کی بس نان جوین تھوڑی سی

سیر ہوکر نہ کبھی آپ نے کھانا کھایا
کھانا کھایا بھی تو بس نان جوین تھوڑی سی

بیکتا پھرتا ہے دنیا میں جو یہ صدق بڑا
دو محبت اسے ای سرور دین تھوڑی سی

آج وہ شمس الضحے صل علی آنیکو ہے
مالک ہر دوسرا صل علی آنیکو ہے

آسمان سے یہی ندا ہوویگا اب فضل خدا
آج وہ نور ہدی صل علی آنیکو ہے

خشک سالی دور ہوگی تھی فلک سے یہہ ندا
آج وہ بحر سخا صل علی آنیکو ہے

جسکے آنیکی خبر مدت سے دیتے تھے رسل
آج وہ بدر الدجے صل علی آنیکو ہے

کہتے تھے جنات ہوجاؤ مسلمان کافرو
آج وہ خیر الورے صل علی آنیکو ہے

حکم تھا موقوف ہوجاویں عذاب قبر سب
آج وہ فخر سخا صل علی آنیکو ہے

یہی جہاں کے سب چرندوں اور پرندوں میں خبر
آج فخر انبیا صل علی آنیکو ہے

کرتے تھے نعرہ یہی کوہ و شجر جن و ملک
آج وہ صدر علی صل علی آنیکو ہے

کھڑکیاں فردوس کی کہولو تھا یہی رضوان کو حکم
وہ حبیب مصطفے صل علی آنیکو ہے

تھا زبانوں پر فرشتوں کی یہ ہر ساعت کلام
وہ محمد مصطفے صل علی آنیکو ہے

صدق دل سے تم مسلمانوں پڑھو ہر دم درود
شافع روز جزا صل علی آنیکو ہے

مری دل مین لگی ایک گل جھڑی سے
نہو و ہلی شنا کچھ بہی کسی سے
نہین انسان فقط ذاکر ہین حق کے
پناہ دے اے خداوندا تو اوس سے
نہین ہے انتہا تیرے کرم کی
نہین مانونگا مین جائے بغیر اب
خدا سے آہ تجکو کیون ہے غفلت
چلا جا تو کسی باعث سے طیبہ
صحابہ کا نہ مانے جو کہ کہنا ؛
جہنم کی پناہ مانگو خدا سے
وہ دوزخ مین چلے جاوینگے لاریب
رسولِ حق کا جو منکر ہوا ہے
وہ سیدھے جاوینگے جنت مین بیشک
پڑی ہے سیر کرنیکی کسی کو ؛
مصائب دنیوی کچھ بھی نہین ہین
نہین لکھ سکتا تھا مین ایک مصرع
خداوندا دکھا دے تو مدینہ

ولہ

لکھون مین نعت احمد جو بڑی ہے
ثنائے احمد مرسل بڑی ہے
اوسی کے ذکر مین بوٹی جڑی ہے
ق
قیامت ایک مصیبت جو کڑی ہے
تری رحمت تو سب سے ہی بڑی ہے
اگر قسمت مدینہ سے لڑی ہے
اجل سر پر ترے ہر دم کھڑی ہے
یہی تو بات دلمین اب اڑی ہے
خدا کی مار ہے اوسپر تڑی ہے
بلاشک اوسمین آلی تو سڑی ہے
محبت مال جنکو یان پڑی ہے
اوسی کے واسطے آتش کڑی ہے
محبت جنکو حضرت سے بڑی ہے
ہمین تو فکر یثرب ہی پڑی ہے
مصیبت قبر سب سے ہی کڑی ہے
سر سے اوپر تو رحمت حق پڑی ہے
دعا تجھ سے یہی اب ہر گھڑی ہے

اب ہو جا صدقؔ تو اوسپر سے قربان
کہ جسپر خاک یثرب کچھ پڑی ہے

نکلینگے مرے تو ارمان بڑی مشکل سے
دیکھکر مجھے حضرت کے سبب جیت شیطان
حق سے بچا ئیگا سے کار تو آسان نہین
دیکھنے مجھے دیتا نہین ابلیس لعین

جاؤنگا روضۂ سلطان بڑی مشکل سے
لائے کفار ہین ایمان بڑی مشکل سے
ہوتے ہین کامل عرفان بڑی مشکل سے
پڑھتا ہون سورۂ فرقان بڑی مشکل سے

نفس امارہ کی مغلوبی ذرا سہل نہین | زیر ہوتا ہے یہہ شیطان بڑی مشکل ہے

پہنچکر درد و غم و رنج و الم منزل راہ | جاوین شرب مین انسان بڑی مشکل ہے

حفظ کرنا تو ہر ایک شخص کا ہے کام نہین | یاد ہوتا ہے یہہ قرآن بڑی مشکل ہے

ورد قرآن کا حفاظ کو ہے سخت و شدید | منزلین ہوتی ہین آسان بڑی مشکل ہے

جو کہ پڑہتے نہین حفاظ مین منزل اپنی | پڑہتے ہین پہر تو وہ قرآن بڑی مشکل ہے

کہیلتے رہتے ہین بشوق جو اکثر لڑکے | یاد کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل ہے

کاہلی سے جو پڑہا کرتے ہین اکثر انسان | ختم کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل ہے

شغل مین رہتے ہین دنیا کے جو ہر دم انسان | انکو یاد آتا ہے قرآن بڑی مشکل ہے

رات دن فکر معیشت مین پڑا رہتا ہون | اب تو پڑہتا ہون مین قرآن بڑی مشکل ہے

نفس شیطان لیئے پہرتا ہے خواہش سے مجھے | مانیگا میرا یہہ فرمان بڑی مشکل ہے

ہے زبان میری تو آلودہ گناہون سے بڑی | نام لیتا ہون مین سبحان بڑی مشکل ہے

کہایا ہے کتنا جوانی مین کرو اسکا حساب | لگے گی اسکی تو میزان بڑی مشکل ہے

بہول جاوینگے گناہونکو گنہگار سے شقی | انکو یاد آوینگے عصیان بڑی مشکل ہے

دست و پا بولینگے جب بہی تو نہووینگے سقر | جاویگا اونکا تو نسیان بڑی مشکل ہے

آپکو سمجھے مسلمان ہین مسلمان در گور | ہوتے انسان ہین مسلمان بڑی مشکل ہے

نفس فرعون نہین مانیگا ہرگز کہنا | زیر ہوویگا یہہ ہامان بڑی مشکل ہے

رزق دنیا مین تو سب پاتے ہین بی رنج بیٹہ | روزی پاتے ہین یہہ انسان بڑی مشکل ہے

اسم اعظم تو ہر ایک شخص پہ دشوار ہے صدق | سیکہے ہین اسکو تو انسان بڑی مشکل ہے

چار پایون پہ نہین چاہیے کرنی سختی | سیدہے ہوتے ہین یہہ حیوان بڑی مشکل ہے

کاہلی صدق نہ کر اور کرے جا محنت
ختم ہوویگا یہہ دیوان بڑی مشکل ہے

کہتا خدا ہون تجہسے روضہ نبی دکہاوہ | شیدا ہی مدینہ جلدی مجہے بلاوے

یہ آرزو یہ میری ہے یہ تمنا میری
ہے اشتیاق کب سے جانے ہے تو تو مولا
مل جائے خضر مجکو یہی کہون مین اوس سے
ہے التجا میری ہے یہ دعا ہی میری
ای مالک کریمی ای خالق رحیمی
ہے یہ دعا ہماری بار الٰہ تجھ سے

وہ سبز گنبد اب تو مولا مجھے دکھا دے
اپنے کرم فضل سے زیارت مجھے کرا دے
راہ مدینہ آسان کوئی مجھے بتا دے
پردہ دوئی کا میری ای رب کریم اوٹھا دے
جو ہیون بلا مین دنیا سب ہم سے تو ہٹا دے
عصیان ہمارے بدتر جو ہو وین تو مٹا دے

کرتا ہے عرض تجھ سے رو رو کے صدق عاجز
زیارت نبی کی اسکو تو اے خدا کرا دے

ہم عاشق ہین جمال مصطفیٰ کے
وہ کل مخلوق سے برتر ہین افضل
بھلا ہو وے بیان کیا اونکا رتبہ
خدا عاشق ہے اونکا اور شیدا
یہہ جانون مرتبہ اونکا ہے عالی
ہمین اچھا نہین لگتا ہے کچھ بھی
نہین کھٹکا ہمین پروز قیامت
ہمین ہے پل سے ہرگز کچھ نہ وحشت
ہمین اعمال بد سے ہے نہ خطرہ
ہمین ہے قبر کی کچھ بھی نہ ہیبت
پڑھو صلوات حضرت پر بکثرت
تری الفت ہین پا میری شہنشاہ
نصیب ہر می محبت سے کرم سے
تری عادت کا قرآن ہے گواہ شاہ
[illegible]

شہنشاہ وہ ہین سب شاہ و گدا کے
نبی عاشق وہ ہین خدا کے
حقیقت مین حبیب ہین وہ خدا کے
وہ عاشق ہین بلا شک کبریا کے
رسول آخری وہ ہین خدا کے
فدا ہین ہم تو ردی مصطفیٰ کے
کہ ہم ہین امتی خیر الوریٰ کے
کہ شافع آپ ہین روز جزا کے
مطیع ہین ہم جناب مصطفیٰ کے
کہ پیرو ہم تو ہین خیر الوریٰ کے
سنون میلاد سلطان دل لگا کے
مرینگے استخوان اپنے گلا کے
ثریا پا مرتبہ حق سے فے بلا کے
ترے اخلاق ہین صدق و صفا کے
ترے روح الامین سدرہ پہ جا کے

خدا سے کہہ کے یثرب میں بلا شاہ
بلاشک آپ ہیں عالم میں زندہ
تجھی سے ملتجی ہوں میرے اللہ
لگا تا ہوں سے تا فقرا تلک بس
کنارہ کر تو اب فرزند و زن سے
ازل میں تھے بڑے خوشحال ہم تو
گدا سے لیکے ایک دن تا شہنشاہ

کہ ہیں محتاج ہم تیری دعا کے
یہی کہتا ہوں سب میں غل مچا کے
مریدوں حضرت کو شعر اپنے سنا کے
سبھی محتاج ہیں رب علا کے
بسر کر عمر ہستی سب مٹا کے
پریشان حال ہیں اب یاں پہ آ کے
چلے جاویں گے کوچہ میں فنا کے

چلا جا صدق طیبہ میں بصد شوق
چٹائی ایک دن تو بھی دبا کے

رسول دو جہان خیر الوریٰ کی آج محفل ہے
سراپا گوش ہو جاؤ پڑھو صلوات کثرت سے
چلے آؤ چلے آؤ ادب سے ای محبو تم
سنو چپکے یہی یک لمحہ درود دونوں ذرا صاحب
پڑھو صلوات کثرت سے نہ ہو غافل یہی ایک لحظہ
مرض سے کہیں جو یدت سے شفا پائیں بلاشک وہ
لگاؤ عطر کپڑوں میں پڑھو صلوات تم دل سے
رہو خاموش اور باتیں نہ دنیاوی کرو ہرگز
خوشی سے آؤ اس جا پر سنو میلاد تم دل سے
رکو ہرگز نہ آنے سے جہاں تک تم سے ممکن ہے
گلاب پاش سے چھڑکاؤ کرو ساری لوگو پر

حبیب کبریا صل علیٰ کی آج محفل ہے
حبیب حق محمد مصطفےٰ کی آج محفل ہے
رسول دوسرا بحر سخا کی آج محفل ہے
شفیع عاصیان روز جزا کی آج محفل ہے
شہ عالم جناب مصطفےٰ کی آج محفل ہے
طبیب دردمان نور ہدیٰ کی آج محفل ہے
یہ جانو مقتدای انبیا کی آج محفل ہے
شہ ہر دو سرا صدر علا کی آج محفل ہے
کریم با سخا حلم و حیا کی آج محفل ہے
نبی پیشوا بدر الدجیٰ کی آج محفل ہے
خوشی ہو صاحب کہف الوریٰ کی آج محفل ہے

پڑھے جا صدق صلواتیں بہ کثرت اور بیحد تو
شہ عالی نسب شمس الضحیٰ کی آج محفل ہے

شہ جن و بشر ہر دو سرا کی آج آمد ہے
وضو سے آؤ محفلیں پڑھو صلوات سجدہ تم
ملو خوشبوئیں کپڑو نسی طہارت سے چلی آؤ
برائی عاصیاں رحمت اوترتی آسماں سے
کرو جہر کاؤ انسکو نسے محبت اور الفت ہیں

والہ

محمد مصطفیٰ صل علیٰ کی آج آمد ہے
یہ جانوں شافع روز جزا کی آج آمد ہے
شہ عالم جناب مصطفیٰ کی آج آمد ہے
عزیزو با صفا نور ضیا کی آج آمد ہے
شہ جن و ملک ارض و سما کی آج آمد ہے

پڑھو تم صدق دل سے اب درود ان کو محبو تم
محمد مصطفیٰ بدر الدجیٰ کی آج آمد ہے

یہاں ہولو سلطان شہ ابرار ہوتا ہے
ادب سے آؤ محفلیں پڑھو صلوات تم ہر دم
فلک سے محفل اقدس میں آتے ہیں ملک بیشک
یہ وہ محفل ہے سکنہ میں ملک چپ چاپ ہیں شامل
محبو تم سمجھ لینا یہ ہے دار شفا محفل
اب آؤ عاشقو بیٹھو مؤدب اور قرینہ سے
اب اس محفلیں صافی دل سے آؤ تم مسلمانوں
بی طہارت محفل عالی میں آنا ہے نہیں جائز
جو سن لے نام حضرت اور پڑھے پیہم درود اوپر
سنے جو نام احمد اور پڑھے صلوات بھی اون پر
اوسی جا پر تو ہوتے ہیں ملائک بھی تبسم سار
وہ بی کھٹکے ہی جنت میں چلا جاویگا سیدھی راہ
چلا جاویگا بی پرسش وہی نار جہنم میں
حبیب کبریا کے جو ریاضت سے قدم سو چلی
شنیدن و سکان پہونچی و جنت ملک کھینچے
فلک پر کھنچے تھے غلمان [illegible]

شہ عالم کا اس جا پر بھی اذکار ہوتا ہے
بیان اسد اسم ولادت سید ابرار ہوتا ہے
گذر اس جا رسول احمد مختار ہوتا ہے
ظہور ذات اقدس سب یہاں اظہار ہوتا ہے
یہاں آکے وہ صحت پائے جو بیمار ہوتا ہے
ذرا سن لو محبت سے بیان یار ہوتا ہے
یہاں ذکر رسول سرور مختار ہوتا ہے
ہر ایک ساعت مسلمانوں وضو درکار ہوتا ہے
یقین جانوں کہ دنیا میں اوسے ادبار ہوتا ہے
اوسی بندہ کے اوپر بس خدا کا پیار ہوتا ہے
کہ جس جا پر بیان حضرت بی غفار ہوتا ہے
محمد کی رسالت کا جسے اقرار ہوتا ہے
رسالت اور نبوت سے جسے انکار ہوتا ہے
بیان سنکر محبوں کا جگر افگار ہوتا ہے
حضوری کے تو آنے سے چمن گلزار ہوتا ہے
رسول دوسرا کا اس جگہہ دربار ہوتا ہے

جو بے پروا ہو خلقت سے فقیری میں کریں گذران
حضور سرور عالم مراتب اوسکے زیادہ ہوں

ہمیشہ عشق احمد میں وہی سرشار ہوتا ہے
خلافت سے صحابہ کے جسے اقرار ہوتا ہے

درودیں صدق دل سے تم پڑھے جاؤ عزیز داب
بیان ذکر جناب سید ابرار ہوتا ہے

شہ عالم کی محفل ہے اب آئے جسکا جی چاہے
جو ہیں محفل اقدس میں آئے جسکا جی چاہے
لکھا جاتا ہے نیکوں میں جو محفل شہ کراتا ہے
بنیگا ایک مکان جنت میں لکھا ہے کتابوں میں
درود اکبار پڑھنے سے لگے ایک نخل جنت میں
بلائیں دنیا کی بھاگے ہے جو محفل شہ کرا دی ہے
درودیں پاک محفل میں ہمیشہ پڑھنے کثرت سے
کراوے جو کہ محفل شہ گنہ اوسکے مٹیں سارے
ملیگا وں قیامت کے عوض اوسکا یقیں جانو
نہیں خطرہ ہے مجھکو حشر سے واعظ ذرا مطلق
ہے فردوس میں ہوتی بلاشک آنسو رونے سے
نہیں ہے قید محفل کے کرانیکی کوئی مطلق

مراتب آکے اپنے یاں بڑھائے جسکا جی چاہے
مقدر اپنا اپنا آزمائے جسکا جی چاہے
وہ ابراروں میں نام اپنا لکھائے جسکا جی چاہے
رسول پاک کی مجلس کرائے جسکا جی چاہے
شجر اپنے وہ جنت میں لگائے جسکا جی چاہے
بلا وہ اپنے اوپر سے ہٹائے جسکا جی چاہے
محبت اپنی حضرت سے بڑھائے جسکا جی چاہے
اب اپنے جرم و عصیاں سب مٹائے جسکا جی چاہے
اب اس محفل میں زر اپنا لٹائے جسکا جی چاہے
ہے حامی اب احمد میں درائے جسکا جی چاہے
اب آنکھیں بزم اقدس میں رلائے جسکا جی چاہے
ہر ایک دن میں مہینے میں کرائے جسکا جی چاہے

پڑھے ہے صدق محفل کی فضیلت میں غزل اپنی
اب اپنا عشق حضرت سے لگائے جسکا جی چاہے

محمد کی ثنا پڑھکر سنائے جسکا جی چاہے
درودیں پاک اہل بزم اس محفل میں پڑھتے ہیں
جو اس محفل میں شامل ہو مٹیں اوسکے گنہ سارے
جو آئے محفل اقدس میں ہو جائیں وہ صافی دل
خدا کے دفتروں سے ہے نکوکاروں کا ایک دفتر

محبت دل میں حضرت کی بٹھائے جسکا جی چاہے
وضو سے اور طہارت سے اب آئے جسکا جی چاہے
گناہ اپنے اور عصیاں سب مٹائے جسکا جی چاہے
اب خالص ہوکے حق سے لو لگائے جسکا جی چاہے
اوسی دفتر میں نام اپنا لکھائے جسکا جی چاہے

یہہ ہے میلادِ سلطانِ پیمبر حق پکاریگا
فرشتے سننے آتے ہین پیمبر کی ثنا یارو
ثنائے احمدِ مرسل کا سننا عین ایمان ہے
ثنا احمدِ مرسل پڑہی جاتی ہے یہان جانو
فرشتے پڑہتے ہین الدرودِ پاک حضرت پر
نہین ہے قید اس محفل کے کرنیکی ذرا لوگو
اُٹھاتے ہین پئے دنیا اکثر سیم و زر انسان
ملیگا حشر مین اوسکو بلا شک آب کوثر بہی
بہلاوے ہے یہہ محفل غم الم عالم کے کل بیشک
مدینے مین جو آئے حبط ہو جائین گنہ اوسکے
لئے محشر مین اوسکو سلسبیل آب بہی جنت
یہہ جا ہے بیٹھہ جانیکی ادب سے بس خموشی دل

یہان اب شانِ احمد پڑہ سنائے جسکا جی چاہے
ثنائے احمدِ مرسل پڑہائے جسکا جی چاہے
اب اُخروی کو وہ دنیا سے کمائے جسکا جی چاہے
وہ آکر آخرت اپنی بنائے جسکا جی چاہے
بلا باک صلواتین مکرر پڑہائے جسکا جی چاہے
ہر ایک دن مین ہر ایک ماہ مین کرائے جسکا جی چاہے
اوٹھا کر مال و دولت یہان دکہائے جسکا جی چاہے
خدا کی راہ مین شربت پلائے جسکا جی چاہے
غم و رنج اپنا دنیا سے بہلائے جسکا جی چاہے
یہہ فرمایا ہے حضرت نے اب آئے جسکا جی چاہے
وہ بہر حق یہان پانی پلائے جسکا جی چاہے
ادب سے اپنے آپ ہی کو بٹہائے جسکا جی چاہے

غزل پڑہنا ادب سے صدق سے بہر خدا اس دم
ادب سے بزم مین سُن لے اب آئے جسکا جی چاہے

محفلِ اقدس مین صافی دل سے آنا چاہیے
اس جگہہ ہوتی ہے رحمت حق تعالی کی نزول
بات کرنے سے ہے محفلین نہین کچہہ فایدہ
دشمنونکو وہ نہ محفلین کبہی ہرگز جگہہ
گہر بلا کر محفلِ اقدس مین موافق حیثیت
شامیانہ ایک پہولونکا لگاوای فتا
ایک چہپر کہٹ بہی لگا کر محفلِ میلاد مین
ہو تزک بہی بہت سا اور ہو کچہہ اہتمام
کرکے چہڑکاو بہی محفلین گلاب پاشن سے

درد و غم اب سارے دنیا کے بہلانا چاہیے
ہر بشر اب بہر رحمت یہان پہ آنا چاہیے
عشق حضرت مین اب آنکہین بہی رلانا چاہیے
بس محبون کو ہی محفلین بلانا چاہیے
بس خدا کی راہ مین شربت پلانا چاہیے
فرش مخمل کا ہر اک جا پر بچہانا چاہیے
نعت اوسپر احمد مرسل پڑہانا چاہیے
ایک چوکی بہر مدح خوان بچہانا چاہیے
مدح خوان اوسوقت مجلس مین بلانا چاہیے

کہتا تھا یہہ یا تحفو بنی یا لک درِ دوزخ
رضوانکو تزک دیکھکے آتا تھا تعجب
خدّام ہی باندہے کمر کھڑے تھے اوس رات
جیسے بہشت دیکھہ ستارے ہی یہی بولے
چرخ اول کے ملائک تو یہی کہتے تھے باہم
آئے تھے یہی قدسی آپسمین سبہی مل مل
آپسمین اچنبھے سے یہی کہتے تھے قدسی
چرخ دوم پہ تزک دیکھکے آدم بولے
یہہ ہی کہتے تھے اچنبھے سے بیان خوش
دیکھکر کہتے تھے ادریس سیلوتکو بان
چرخ سوم سے کسی جا پہ یوسف بولے
چرخ چوتھے پہ تو گویا ہوئی یہہ حضرت عیسے
طبق پنجم سے کسی جا پہ سلیمان بولے
کہتے براق تھے آپسمین براق ہوئی کو
کیون شوخی مچاتا ہی ذرا کہدی ہم
کہتے پہرتے پہ کسی جا سے خلیل واسحق
طبق چہٹوین پہ یہی کہتے تھے حضرت یونس
چرخ ہفتم پہ یہی کہتے تھے موسی ہارون
پر سدرہ پہ جبریل پکاری اوس شب
خضر و الیاس نے دیکھی جو کسی رہ سبیل
آئی جبریل جو در پر تو یہہ گویا ہوئی حضرت
وقت چلنے کے یہہ فرماتے تھے شاہ لولاک
دستہ بستہ ہوئی جبریل ادب سے یہہ کہا

افسردہ سی اس رات مین نار سقری کیون ہے
یاقوت کے پردونمین لگی ہفت زری کیون ہے
زینت بڑی اس وقت مین حور دق کری کیون ہے
تار زرین سے اطلس مین کری بخیہ گری کیون ہے
جبریل کمر باندہے ہی نامہ بری کیون ہے
عرش اعظم سے یہہ جبریل پہ فرمان بری کیون ہے
باندہے ہوئی صف نبیونکی اس جا کہڑی کیون ہے
شیر فردوس کٹورونمین ہر ایک جا دہری کیون ہے
زنجبیل اب گلاسونمین قرینہ سے بہری کیون ہے
یہ گیلی کوزونمین اب برف سی قند و شکری کیون ہے
آج بکہرا ہوا ہر چرخ پہ نور قمری کیون ہے
کوثر کے آفورونمین طہورا سی بہری کیون ہے
سنوارا ہوا براق ہر ایک شکل یہہ ہی کیون ہے
اس طرح سے رفتارمین تو لیک دری کیون ہے
یہ گرمی شدت تیری ابدلین بہری کیون ہے
اس رات ہر ایک قیدی جہنم سے بری کیون ہے
اس شب مین ہر ایک جا صفائی سی کری کیون ہے
دہوم مچہ رہی ہے یہہ جلوہ گری کیون ہے
نور ہی نور ہے یون جلوہ گری کیونکہ
کہنے لگے یہہ شگفتہ زہرہ پہ جہری کیون ہے
میکال نے اسوقت یہہ تکلیف کری کیون ہے
اس وقت مین براق نے یہ شوخی کری کیون ہے
یا شاہ امم چلنے کا اب دیر کری کیون ہے

جلوہ یار بھی وحدت سے پکارا اوس دم
عرض کرنے لگی کرسی بھی بعد عجز و نیاز

ای فخر امم اوٹھ چلیے دیر کری کیون ہے
بادشاہ عرب بیٹھے اب دیر کری کیون ہے

سن نے کو ملک آتے فلک سے ہین اوتر کے
بتلا دے بھلا صدق یہہ اب جلوہ گری کیون ہے

تقدیر پھری گردش دنیا سے پھری کیون ہے
ایک مدت سے بشر نالان تھے گلشن مین خزان ہی تھی
بنہا پھلا ہوا تھا زمین سو کہی پڑی ہی تھی
بلبل بھی کہتی تھی ہر ایک شاخ شجر پر
بتخانون مین جاکر تو بھی گھستے شیاطین
اک جا جمع ہوکے بھی کہتے تھے کاہن
کہتا تھا بھی سرو تعجب سے تو ہر بار
پہنے ہوئے ایک طوق بھی کہتا تھا شیطان
روز میلاد ہے سلطان شہ ہر دو سرا

دل نے مرے اس رات مین فریاد کری کیون ہے
اب پہولے ہوئے نخل مین ہر جای ثمری کیون ہے
ایک نور کی گھٹا بدلی سی عالم مین گہری کیون ہے
گلشن مین چلی اب یہہ نسیم سحری کیون ہے
ہر طرح کی ابلیس کو یون دربدری کیون ہے
بے حال پریشان کہین دربدری کیون ہے
یہہ چاک قبا غنچون نے گلشن مین کری کیون ہے
اس روز تجھے قید مین نا رسفری کیون ہے
یون فرش سے اب عرش تلک جلوہ گری کیون ہے

اے صدق تو کیون ہوتا ہے حیران پریشان
ان شعرون کے لکھنے مین تجھے درد سری کیون ہے

حضور اقدس مین ای صبا تو بہت ادب سے سلام کہدے
ولا جو جاوی مدینہ کو بھی تو اس سے عقدہ بیان کیجو
یقین ہے پاویگا وہ تو جنت نہ خطرہ رہویگا اسکو دوزخ
جو یاد میں تو طیبہ جاوی ہے تجھہ بھی تو عرض میری
پڑا ہون حسرت سے غم مین بیحد نہین مجھے طاقت نہین ہے یارا
پڑہیگا کلمہ جو ایکدفعہ بھی کہا تھا حضرت نے حق مین اسکے
پڑہیگا کلمہ جو ایک دفعہ بھی مقام ہوگا بہشت اوسکو
اگر تو جاوی نسیم یثرب پیام دی ہے یہہ صدق تجکو

یہہ میری ہجرت یہہ میری فرقت یہہ میری کلفت تمام کہدے
زبان سے اپنی حضور والا تو سار اشتیاق و کلام کہدے
جو عمر اپنی مین ایکدفعہ بھی درود پڑہکر سلام کہدے
رسول اکرم کے روضہ اوپر تو اوسے میرا پیام کہدے
اگر تو جاوی نسیم اوڑکر تو اوسے یہہ ہی کلام کہدے
منادی کرکے یہہ مژدہ جنت بلال جاکر عوام کہدے
بلال حبشی سے بولے حضرت یہ کلمہ جاکے عوام کہدے
تو دست بستہ سلام اسکا حضور اقدس تمام کہدے

پڑا ہے حیران یہہ صدق عاجز بلا الواب تو مدینہ اسکو
حضور عالی ہیں یاد صرصر تو جاکے مطلب تمام کہدے

جو مال اپنا خوشی سے دیوے نبی کی رہ میں تمام کردے
جو بیٹھے گوشہ میں ایک جگہہ پہ چھپا اپنی بزرگی رہوے
رسول حق نے کہا ہے بیشک کہ حق سے مانگو دعا تو ہے ہی
بہت سی نیکی ملیگی تجکو عظیم ہوگا ثواب بیحد
جو کہا وہ کلم جو ہووے کرم خدا کا بیشک ولی ہے وہ ہی
نہ ہووے حاجت کسیکی اوسکو نہ ہووے پروا کسیکی اوسکو

خدائی پر حق اوسیکے اوپر ہمیشہ دوزخ حرام کردے
تو حق تعالے ضرور اوسکا تمام خلقت میں نام کردے
کرم سے اپنے وہ بعد مردن ہمارا جنت مقام کردے
جو سیہر اللہ خوشی سے دیوے کسی کا جاکے تو کام کردے
جو اپنے تھوڑا اسا بہر خلقت وہ نیند اپنی حرام کردے
جو یاد مولا میں آشنا ہووے کہ صبح اپنی سے شام کردے

یہہ ہی تو کہوے ہے صدق ہر شب خدا سے اپنے بعد زاری
تو پورا حاصل ضرور مطلب بحق احمد تمام کردے

زبان پر جب محمد مصطفے کا نام آتا ہے
کسی صورت کسی ویرے سے مدینہ میں چلا جاؤں
گنہ اوسکے تو جھڑتے ہیں مثال خشک پت جھڑکے
اوسے لذت نہ کھانے اور پینے میں ہے مطلق
نہ کچھہ اچھا لگے گلشن نہ کچھہ اچھا لگے گل بن
گنہ اوسکے نہ ہوں ایک ذرہ اوسکے اوپر کچھہ
پڑھے ہے صلوات حضرت پر جو الفت اور محبت سے
بچاوے ہے خدا اوسکو ہر ایک آفت مصیبت سے

نہ راس ہی وشکر سے ہی زیادہ دلکو بھاتا ہے
خداوندا ہی اب دل میں میرے شوق آتا ہے
محبت اور الفت سے مدینہ جو کہ جاتا ہے
خدا جسکو شراب عشق احمد کچھہ پلاتا ہے
رسول دوسرا کا عشق جس دل میں کہ آتا ہے
مشرف ہو جو مکہ سے مدینہ پہر جو جاتا ہے
خدا ہی فضل سے اپنے گنہ اوسکے مٹاتا ہے
جو محفل سرور عالم محبت سے کراتا ہے

یہی چیٹک لگی رہتی ہے ہر دم صدق مضطر کو
خدا اب دیکھیے اسکو مدینہ کب دکہاتا ہے

خدا کا عشق جس دل میں کہ عظمت سے سماتا ہے
جو یہہ وصف و صفت ہووے وہ ہے لاریب بیشک
وہی خالق ہے خلقت کا وہی مالک ہے عقبے کا

وہ دل دنیا و مافیہا کو سارا بھول جاتا ہے
اُسے ہر لحظہ ہر لمحہ خدا ہی یاد آتا ہے ✣
وہی عزت بھی دیتا ہے وہی ذلت بھی دیتا ہے

جسے چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری دے — جسے چاہے گھٹاتا ہے جسے چاہے بڑھاتا ہے

وہی ابرار ہووینگا وہی صدیق ہووینگا — جو ذکر اسکا انسان آپ اپنا سب گھٹاتا ہے

جو بندہ روتے رہتا وہی گنہ سے جان لو یارو — خدا اوسکو محبت سے طرف اپنے بلاتا ہے

بخشے کرتا ہے سوکرلے نہ ہو تو ایک دم غافل — گیا جو باغ دنیا سے نہیں وہ لوٹ آتا ہے

خداوندا بچا مجھکو بھی فریاد ہے تجھسے — یہ ظالم نفس مجھکو ہر ایک لمحہ ستاتا ہے

نہیں وہ چھینتا روزی گنہ کرنے سے بندہ سے — وہ اپنے فضل و رحمت سے اسے روزی کھلاتا ہے

دورو یہ بات کبھی جو کہ انسان جان لو اسکو — نہیں کہتا سخن وہ آنچ پا نہیں لگاتا ہے

وہ دنیا کی مصیبت میں نہیں رہتا نہیں رہتا — خدا سے اور حضرت سے جو دل اپنا لگاتا ہے

سمجھ لینا ضرور اس بات کو یارو سمجھو تم — حساب ہووینگا انسان جو کہتا اور کرتا ہے

عوض وہ پائی عقبی میں بہت زیادہ جنت میں — جو پھر آخرت دنیا میں اپنا نہ بستا ہے

اوسے خطرہ نہ مرنے سے نہ قیامت سے ذرا مطلق — جو یاد حق میں ہر دم بندہ اپنا دل لگاتا ہے

میرا مالک میرا مولا میرا سیاں میرا رحمان — کبھی مجھکو رلاتا ہے کبھی مجھکو ہنساتا ہے

وہ جنت جا ہی دیکھے نہ دیکھے وہ کبھی دوزخ — بشر جو خوف حق سے اشک اپنی یاں بہاتا ہے

سزا وہ پائی عقبی میں نہیں اس پا نہیں کچھ بھی — ریاضت میں مشقت میں بدن جو یاں کھپاتا ہے

تجھے ای صدق ہے دہشت نہیں کچھ قبر سے مطلق
تیرے دل گوشہ ہر دو سرا کا ذکر بھاتا ہے

جناب سرور عالم حبیب کبریا ٹھہرے — رسالت اور نبوت میں وہ ختم الانبیا ٹھہرے

نہیں گرمی قیامت سے نہیں دہشت نہیں دہشت — ہمارے واسطے اس قیامت میں خیر الوری ٹھہرے

ہم امت کو نہیں خطرہ ہے کچھ ہول قیامت سے — ہمارے حامی و شافع محمد مصطفے ٹھہرے

نزا نہ ہے وہ عالی مطلع تیرے میں کل طاہر — تیری دیوار کے سایہ تلے آکر ہما ٹھہرے

نزا نہ ہے وہ بہتر کہ شاہ ہووے ہی ہو دنیا کا — بلاشک وہ تیرے کوچہ کا ادنی سا گدا ٹھہرے

کیا شکوہ نہ کچھ حق سے جو دوران ہو گئے زخمی — بلاشک آپ بچتے ہیں کہ تابع ہی رضا ٹھہرے

مرض سے کیوں نہ صحت ہم سبھی بیماران امت ہو — تیرا کوچہ ہمارے واسطے دار شفا ٹھہرے

رسول دوسرا کا نام جو لیوی وضو کر کے
نہ اوس جا پہ اوس گہر مین کبہی کوئی بلا ٹہرے

نہ پہنچے گا فرشتوں کا نہین اوس جا گذر ہرگز
جہان معراج مین جا کر جناب مصطفےٰ ٹہرے

بہشت پہنچنے کی تہی خواہش کہ امت ہم بہی ہوون
نبی تیسے فرشتہ کہ ہم امت جناب مصطفےٰ ٹہرے

سہم اچہا ہے ابہی ہو کر تو جاوے صدق جنت مین
شکر اس بات کی ہیوہ تو دنیا مین رہا ٹہرے

تمامی خلق سے افضل وہ ختم الانبیا ٹہرے
رسولون مین بہی وہ برتر الہی خاص الخاص ٹہرے

شفیع خلق بہی اور نبی اپنا ٹہرے
شفیع عاصیان محشر جناب مصطفےٰ ٹہرے

زمین سے عرش پر جا کر جناب مصطفےٰ ٹہرے
مراتب بڑہ گئے ایسے کہ محبوب خدا ٹہرے

جہنم مین نہ ہے جائینگے بیشک بو سفیر [illegible]
جہان مین ایسے محمد تہے کہ آئینہ خدا ٹہرے

نہین ہے پاس جنکے خطرہ بہین روز قیامت مین
ہمارے ساقی کوثر جناب مرتضیٰ ٹہرے

بہلا اب کیا ہیکا خدشہ بہلا اب کیا [illegible]
ہماری بخشش پر حامی شہ ہر دوسرا ٹہرے

اونہین کا نور ہے اول اونہین کا نور ہے آخر
رسولون مین ہوئی ایسے کہ کل کے پیشوا ٹہرے

ہنوز اب بہی انسان کہانا اچہے کہانے سے
وہی صوفی ہے عالم مین کہ اوسکی جو غذا ٹہرے

بڑا ہی ناز ہے ہمکو بڑا ہی فخر ہے ہمکو
کہ خاص الخاص ہم امت جناب مصطفےٰ ٹہرے

مراتب مین صحابہ کے محبت اپنے رکہو تم
ابوبکر و عمر عثمان سب کے مقتدا ٹہرے

محبت مین رسول حق کے رہکر بڑہ گیا رتبہ انکا
کہ بوبکر و عمر عثمان سب کے پیشوا ٹہرے

تہے یہ عالم بو حنیفہ و شافعی و مالکی و حنبلی
یہ فقیہہ و مجتہد بیشک ہماری مقتدا ٹہرے

جناب غوث کو رتبہ دیا حق نے طفیل سرور عالم
کہ وہ ہادی طریقت مین ہماری رہنما ٹہرے

نہ کہہ تو صدق کچہہ دہشت ذرا ہول قیامت سے
ترے حامی تو تیرے آقا علی مرتضیٰ ٹہرے

خدا اب مدینہ دکہا دے مجہے
محمد کی زیارت کرا دے مجہے

سمائی ہے نظرون مین صورت محمد
خدا اب تو جلدی دکہا دے مجہے

فنا کر دے اب عشق احمد مین خالق
اسی عشق مین اب فنا دے مجہے

ہوا ہون مین مشتاق زیارت کا بیحد
دکھا دے دکھا دے دکھا دے مجھے

ترا کوچہ وحدت کہان ڈہونڈہون یارب
توہی کوچہ اپنا بتا دے مجھے

مرون پہلے اس سے کہ ہووے زیارت
نبی کا تو جلوہ دکھا دے مجھے

تو صدقہ محمد کا اے میری خالق
عذاب لحد سے بچا دے مجھے

مین سوتا ہون غفلت مین ہر دم الہی
تو احمد کا صدقہ جگا دے مجھے

ق

یہی عرض ہے تجھہ سے میری خداوند
تو وحدت کا پردہ اوٹھا دے مجھے

ترا بندہ ہون مین گنہگار بیشک
تو راہ حقیقت دکھا دے مجھے

پڑا رہتا ہون رنج دنیا مین بے حد
غم دنیا سے اب چھوڑا دے مجھے

ہرا خدشہ رہتا ہے ہول قیامت
غم عقبی اب تو بہولا دے مجھے

سفر ہند سے تو کرا کے خداوند
مدینے مین کچھہ دن بسا دے مجھے

جو ملجائے خضر اوس سے یہی کہون مین
تو یثرب کا رستہ بتا دے مجھے

محمد محمد ہی بولون خدایا
یہی شغل اب تو بتا دے مجھے

میری سانس سے نکلے ہر دم محمد
اسی ورد پر حق لگا دے مجھے

خدایا بحق علیؑ اور صحابا بدری
تو نیکون سے اپنے ملا دے مجھے

دعا صدق کی ہے یہی اب خدایا
لقائے تو حضرت دکھا دے مجھے

ساغر الفت پلایا یار نے
مجکو شیدائی بنایا یار نے

اک نظر دکہلا جمال دل فریب
عشق مین اپنے پہنسایا یار نے

آپ پردے مین ہے چھپا ماہ رو
دل سے ہمکو ہے بہولایا یار نے

عشق نے مجکو کیا صورت ہلال
درد مین اپنے گہولایا یار نے

اک جہلک اپنی دکہا کے بر ملا
ہمکو دیوانہ بنایا یار نے

جبکہ پوچھا اوسکا تہا مین نے پتا
لا مکان پر گہر بتایا یار نے

نہ زمین پر بھی نہیں ملتا نشان — بے نشان پر گھر بسایا یار نے
پھرتا ہوں اسکو میں ہر جا دربدر — در سے اپنے ہے ہنکایا یار نے
دربدر مارا پڑا پھرتا ہوں میں — جی سے اپنے ہے بھلایا یار نے
دیکھتا ہے وہ تو ہمکو ہر گھڑی — ہم سے مکھڑا ہے چھپایا یار نے
قید کرکے اپنی الفت میں پڑا — ہمکو سودائی بنایا یار نے
کر کے شیدا اپنے اوپر ہر بلا — عشق سوزاں سے جلایا یار نے
پوچھتا ہوں اوسکو میں تو کو بکو — مجھ سے اپنے کو چھپایا یار نے
دل مرا لیجا کے کوسوں تک اوڑا — عشق کا رستہ بتایا یار نے
کیا کہوں کیسے کہہ نہیں سکتا ہوں میں — ہجر کا کوچہ جھنکایا یار نے
اب چھوڑا کر اپنی الفت میں وطن — بے وطن ہمکو کرایا یار نے
جلوہ ایک دکھلا کے غایب ہوگیا — بحر الفت میں ڈوبایا یار نے
آپ تو وہ ہوگیا ہے اعتنا — ہمکو پھندہ میں پھنسایا یار نے
ڈھونڈھتا ہوں اوسکو میں تو چار سو — سینہ میں خانہ بنایا یار نے
جستجو نا حق کو ہے بے فایدہ — دلمیں تو مجھے بنایا یار نے
دیکھتا ہوں صورت اونکی ہر گھڑی — سینہ کو شیشہ بنایا یار نے
ڈالکر ایک عکس سینہ پر مرے — آئینہ اپنا بنایا یار نے
اب سبق اپنے تصور کا دیا — جو پڑا تھا وہ بھلایا یار نے
تھا پڑا غفلت سے میں تو نیند میں — سوتے سے مجکو جگایا یار نے
خواب میں دکھلا جمال مہ لقا — رات دن ہمکو رولایا یار نے
چھوڑ دنیا مرے تو زیست میں — اپنا رستہ پیہم بتایا یار نے
آپ تھا بس نکل گھر سے غریب — بستی سے جنگل بسایا یار نے
ہم تو بیٹھے ہیں مصیبت درد میں — صدمہ فرقت دکھایا یار نے
گھر میں رہ کر چند سال و چند ماہ — پیچھے ہمکو ہے گرایا یار نے

[illegible]

واسطے لکھنے کے حال دلفگار
صدق کو شاعر بنایا یار نے

[illegible]

خدا اور رتبہ احمد کو کیا تو اہی فنا جانے / محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفےٰ جانے
نہ اسکو انبیا جانے نہ اسکو اولیا جانے / اگر جانے وہ ذات حق محمد مصطفےٰ جانے
ثنائے احمد مرسل نہیں جانے بشر بیشک / ثنا جسکی خدا جانے تو انسان اسکی کیا جانے
محمد صورت حق ہے کوئی رمز اسکی کیا سمجھے / نہیں جو راز سے واقف وہ سر حق کو کیا جانے
جو ہردم ذکر میں رہوی تو نور حق سما جاوے / جو دل مردہ ہے غفلت میں وہ راز حق کو کیا جانے
وہی سمجھیگا مطلب کو جو ہو ویگا فنا فی اللہ / احد سے میم احمد کو نہ کوئی پھر جدا جانے
نہیں طاقت ہے بندہ کی جو اپنی عقل دوڑاوے / محمد واصل حق ہے کوئی جانے تو کیا جانے
مزا وہ عشق احمد ہے کہ جسکی چاشنی دل ہے / نہیں جو فقر سے آگاہ وہ اسکا کیا مزا جانے
وہی پاویگا زیارت کو جو ہوگا واصل مولا / نہ آویں خواب میں جنکے وہ اپنی بس خطا جانے
گنہ کی ہے جو ہماری نبی کو جانے وہ ہادی / کہے ذرات وہ زاری بھی اپنی دوا جانے
محمد زندہ ہیں بیشک نصیب آنکہ ہوگا مردے / نہ آویں گر نظر تجکو تو اپنی بس خطا جانے
سنے جو نام احمد کا زبان سے پھر کہے صلی / تجلی سے نہ کچھ ہو جو تو اپنے کو گدا جانے
تر و تازہ میں جو انسان اونہیں کو محبت دیں / جو مرجھائے ہیں وحدت بین بشر اونکو گدا جانے
صحابہ جتنے ہیں عالی علی فضل اکے ہیں والی / محبت فرض ہے اونکی اونہیں کو مقتدا جانے
محمد کے جو پیارے ہیں علی کے وہ ہی بھائی ہیں / وہی سردار جنت ہیں اونہیں کو پیشوا جانے
ثنا حسنین پیاروں کی او انکے سے ہووینگی / خدا کی اونپہ ہو رحمت اونہیں کو رہنما جانے

یہی ہے صدق کا مطلب کہ اسکو نیک کر یارب
نہیں اس بات کی پروا کہ گر کوئی برا جانے

آج گلشن میں عجب باد بہاری آئیگی / کس تزک سے ماہ انور کی سواری آئیگی
عشق احمد سے اب جسم میں خماری آئیگی / قبر پر اوسکے قیامت میں سواری آئیگی

کھڑے تھے غلمان آپسمین کمر باندھے ہوئے — حورین کہتی تھین پیمبر کی سواری آئیگی

سبز مخمل کا بچھاؤ اب منقش فرش تم — آج جنت مین پیمبر کی سواری آئیگی

کہتے تھے غلمان جسکی دہوم سنتے تھے سدا — جنت ماوی مین اب اسکی سواری آئیگی

وہ ہی جن سے شفاعت چاہینگے سارے ہی — پہلے ہی فردوس مین اونکی سواری آئیگی

شوق مین غلبے سے کہتے تھے ہماری اوس سے — چونک اوٹھیگا جب پیمبر کی سواری آئیگی

کیا خبر کیا ہوویگا اور ہوویگا کیا کچھ احتشام — دن قیامت جب پیمبر کی سواری آئیگی

رنگ لاوے ای صدیق تو آنکھون سے یا بیشک ضرور
جبکہ میدان حشر مین شہ کی سواری آئیگی

ای خدا ہم سے نہین نعمت شماری آئیگی — ہان گنہ سے اپنے ہمکو شرمساری آئیگی

حیف صد حیف وا حسرتا وا حسرتا — ہان جو روتے ہین یہین وان اونکی زاری آئیگی

جو بسر کرتے ہین دنیا مین نمازون کو قضا — روز محشر ایک گھڑی اونکی تو خواری آئیگی

یاد کرکے حشر کو آنکھین رولاؤ اپنی تم — دن قیامت ایک مصیبت سب پہ بھاری آئیگی

ظلم کرتے ہین جو دنیا مین کرو وہ استغفا — بے تامل حشر مین خوب اونکو خواری آئیگی

توبہ دے توفیق ہمکو ای خداوند کریم — تیرے بندونکی نہ کچھ بھی شرمساری آئیگی

جانیوالے تو چلے جاتی ہین یثرب مین سبھی — باری ای خالق خدا کس دن ہماری آئیگی

کون سا وہ زمانہ جو چلین طیبہ مین ہم — ای فلک کب دیکھئے باری ہماری آئیگی

محفل میلاد سلطان کا کرو تم اہتمام — محفل اقدس مین حضرت کی سواری آئیگی

تم کرو چرچا کہ محفلین گلاب پاشی سے — پھر خوشبو اب یہان تو ہماری آئیگی

کہتے تھے شب اسری ملک کہتے تھے جنت مین کھڑی — منتظر تھے جسکے ہم اونکی سواری آئیگی

کہتے تھے یہ قدسیان حور و غلمان کے گروہ — باری باری کے غرض باری ہماری آئیگی

سر جھکائے جیتی تھی جنت کے ایک گوشہ مین حور — ہین کہتی ہے پیمبر کی سواری آئیگی

ساتھ ہی اونکا اونکے وہ بلال حبشی بھی — دیکھ لونگی اوسکو مین جب وہ سواری آئیگی

پار کا ہی ہیں ضرور ہوویگا وہ جنتی صرا
دیکھنے یہہ دکہیا اوسکو غم کی ماری آئیگی

عشق نے کیا غمزدہ سا کر دیا ہے ناتوان
واقعی اب دیکھنے یہہ جان نثاری آئیگی

چھیڑتی ہیں حوریاں ایسمیں اُس غمگین کو
کبھی نہیں بولو نہ اس سے خود بچاری آئیگی

سمجھے سے آتی نہیں ہے دیکھنے وہ سہہ لقا
آپ ہی سے آپ بیہودہ غم کی ماری آئیگی

چھیڑو تم اسکو نہ ہرگز حوریو بس چھوڑ دو
آج اسکو دیکھنے وہ حق کی پیاری آئیگی

شرم کے مارے نہیں آتی ہے سبکے سامنے
آپ ہی سے آپ بیخود جان نثاری آئیگی

کہتی ہیں حوریں سنا کیہہ بلال حبش کو
چھوڑ دو اسکو آپ ہی وہ شوق ماری آئیگی

ای بلال حبش ایک زوجہ مخاطب اس سے کچھہ
آپ کی خدمتمیں ایک دن یہہ بچاری آئیگی

اک جہروکہ سے نظر کر اس بلال حبش کو
رنگت کالا [illegible] یکہہ بولی مجھہ یہہ خواری آئیگی

سامنے آکر کیا حضرت سے یہ اوسنے سوال
دن قیامت زوج یہہ دکھیا بچاری آئیگی

ای رسول حق بلال حبش کالا ہے بڑا
مجکو سب حوروں میں اُس سے شرمساری آئیگی

تب یہہ فرمایا رسول دوسرا نے جان حور
دن قیامت حوریوں پر نور باری آئیگی

جنتی سیاہی ہے بلال حبش پر وہ نور ہو
وہ بھی تل ہو کے سب پر نور باری آئیگی

خواب میں اوسکے تو جاویگی سواری صدق جان
جس بشر کو عشق حضرت میں خماری آئیگی

طاقت دے خدا مجکو بھی کچھہ کہنے سخن کی
محنت تو اٹھا مجھہ سے سبھی رنج و محن کی

جو یاد میں سولاکے شب و روز ہو مشغول
پروا تو اوسے ہے نہیں فردوس حسین کی

ہو منہہ کھلنے سے ایک نور نکلتا تھا ہمیشہ
سیہہ خوبی و تاثیر ہی حضرت کے دہن کی

بلوالیں مجھے آپ در روضہ پہ شاہا
دل کو صبر ہے برداش نہیں رنج و محن کی

رہتی ہے یہی حق سے دعا میری شب و روز
زیارت ہو مجھے خواب میں اب شاہ زمن کی

جوشہ کی محبت میں ہیں والہ و شیدا
حاجت نہیں ہرگز اونہیں دنیا میں [illegible] کی

کس طرح مدینہ کا سفر ہوئیگا ہم سے
گردش لگی رہتی ہے ہمیں چرخ کہن کی

بلا مطلب بلا مقصد بلا حاصل بلا حاجت
پڑھے صلوات جو دل سے رحمت اوسپہ حق بیشک
اطاعت جو کہ دنیا مین کرے ہے احمد مرسل
چلے جو راہ ٹیڑھی پر گرے وہ چاہ دوزخ مین
اُسے دہشت نہ پل سے ہے نہ سختی قبر و محشر سے
نہین ممکن کہ لکھے شان احمد مین غزل کوئی
رہا تو موت سے غافل نہین کی یاد حق تونے

ق

رسول دو جہان نے راہ سیدھی سب بتائی ہے
درود دین جو نہین پڑھتا تو اسکو پھر برائی ہے
قیامت مین اوسی بندہ کی دوزخ سے رہائی ہے
چلے جو راہ سیدھی مین جو احمد نے بتائی ہے
چلا جاوی وہ جنت مین خدا نے جو بنائی ہے
خدا نے اونکی اعلی شان سے بس بنائی ہے
کلام فحش اور بد بیہودہ تجکو تو آئی ہے

پڑھے جا صدق دل سے تو سلام ہر دم درود ہر دم
محبت تیرے دل مین جو محمد کچھ سمائی ہے

کرتا ہیبہ نفس مجکو ہے حیران کبھی کبھی
اس موذی کی دغا سے تو ہمکو خدا بچائے
زینہ ہے اونکا عالی جو ہر روز پڑھتے ہیں
ہٹنگے گی ایک بلا نہیں دنیا کی آنکے پاس
ہرگز نہ دیکھینگے وہ بلا اس جہان مین
پیشہ سے کام کو بھی نہ سمجھے کوئی حقیر
دنیا می دون مین جابر و ظالم کے ہاتھ سے
عالم کی سیر کرتے تھے دم مین شہ اُمم
حکمت مین پر بہ پر تو ہمارے رسول تھے

دنیا ہے وسوسے مجھے شیطان کبھی کبھی
پھرتا ہے دہوکھے دیتا ہے شیطان کبھی کبھی
کم ہیں جو سست پڑھتے ہیں قرآن کبھی کبھی
پڑھ لیتے ہیں جو سورۂ رحمن کبھی کبھی
پڑھ لیتے ہیں جو سورۂ انسان کبھی کبھی
پیشہ کا کام کرتے تھے لقمان کبھی کبھی
ہوتے ہیں آدمی بھی پریشان کبھی کبھی
جاتے تھے تخت پر تو سلیمان کبھی کبھی
حکمت سے کام کرتے تھے لقمان کبھی کبھی

ظاہر مین دیکھا ہے نہین اب صدق تونے یار
دیکھا ہے خواب مین رخ تابان کبھی کبھی

نیکی جو کرے اوس سے بھلائی نہین جاتی
جو بد ہے کبھی اوس سے برائی نہین جاتی

عزت جو گئی پھر کے وہ آئی نہیں جاتی
یہ گردش افلاک جو اب پھرتی ہے سر پہ
ظالم کوئی دنیا میں جو بچی تو بہ مرے
کیوں پھیر لیا تو نے نصیحت سے منہ کو
جان اپنی فدا جو کہ محمدؐ پہ کرے ہے
پھر چاہا تھا بوجہل نے ہو جاوے مسلمان
مکتے ہیں نہیں پوچھو ہو کیا روح کا تم حال
جو کلمہ توحید ثواب ورد کرے ہے
اس زیست و روزہ میں ثواب خیر کو لے
فردوس مکان اوسکا ہے جو سختی اٹھاوے
غافل تو پڑا سوتا ہے خرم و شادان
نازل ہو مصیبت تو وہ خود آگے رہیگی
جی جو ہو مستی میں سرشار پڑا ہے
وہ کار نہ کر جس سے کہ ہو پیری کمائی
ہمسفر عشق وہ لوٹے کہ نہیں سنبھلی اب پیچھے
کہتے ہیں کوئی خبر تو یہہ مانع ہے شیدا

وہ کار نہ کر جس سے برائی نہیں جاتی
اس چرخ ستمگر سے برائی نہیں جاتی
جنت کبھی اوسکو تو جھنکائی نہیں جاتی
ایسی تو کوئی بات سنائی نہیں جاتی
دوزخ کبھی اوسکو تو دکھائی نہیں جاتی
تدبیر سے تقدیر مٹائی نہیں جاتے
ہر شخص کو یہہ بات بتائی نہیں جاتی
آگ اوسپہ جہنم کی تو آئی نہیں جاتی
جو عمر گئی لوٹ کے آئی نہیں جاتے
جنت کہیں اب مفت لٹائی نہیں جاتی
جب آئی قضا پھر تو ہٹائی نہیں جاتی
اولٹی کوئی تقدیر ہٹائی نہیں جاتی
فردوس بریں اوسکو دکہائی نہیں جاتی
موتی کی طرح آب پھر آئی نہیں جاتی
جس دل میں لگے پھر تو دبائی نہیں جاتی
ابلیس سے اور ہم سے لڑائی نہیں جاتی

یارب تو ابھی صدق کو دکھلا دے مدینہ
اب ہند کی تکلیف اوٹھائی نہیں جاتی

دنیا کما کے دنیا کے زردار لے چلے
نیکی جہاں میں کر کے تو ابرار لے چلے
دوزخ سے ہے غرض نہ جنت کا کچھ خیال
کعبہ میں جا کے نیکی کوئی شخص کر چلا

ہم دل میں شوق احمد مختار لے چلے
نامہ سیاہ کر کے گنہگار لے چلے
ہم درد اور فراق تو اب یار لے چلے
دنیا سے ہم گناہ کا انبار لے چلے

ایمان جو نہ لائے رسالت مآب پر
فردوس میں وہ جائینگے مرتے ہی بالیقین
رہتا ہے دم بدم شہ ابرار کا خیال
دنیا سے خبر کرکے بہت جلد ہے بشر
کوئی خیال حور میں کوئی قصور میں
کوئی ہماری فعل نہ کاندھے پہ لے چلا
ہے یہ دعا ہماری خداوند پاک سے

وہ اب گنہ کے بوجھ تو کفار لے چلے
جو دلمیں ذکر سید ابرار لے چلے
صبح و مسا تو ہم بھی اذکار لے چلے
ساتھ اپنے ہم گناہ کا انبار لے چلے
ہم دلمیں انس حامی مختار لے چلے
اپنے عمل ہم آپ ہی غمخوار لے چلے
کعبہ میں اپنے ہمکو تو اکبار لے چلے

دن کون سا وہ ہوگا کہ تقدیر ہمکو صدقؔ
اس ہند سے مدینہ کے دربار لے چلے

اس جیفہ دنیوی کو خریدار لے چلے
گلشن جناں کی سیر واسطے ہمیں
دنیا سے کوئی عدل تو سیراہ لے چلا
دنیا سے کوئی عقبیٰ کما کر کے لے چلا
کوئی خوشی سے پھرتے ہیں دنیا میں شادمان
آبادی سے غرض ہے نہ جنگل سے ہمکو کام
کوئی پڑا ہے رنج میں کوئی خوشی میں ہے
کوئی تو کار خیر میں سر دف رہ چلا
افسوس ہمنے دیکھا نہ وہ مہ لقا کبھی
کوئی خیال یار میں کوئی وصال شوق
ہمکو ستاتا رہا یہ نفس بدخبیث

عقبیٰ کما کے دین کے دیندار لیچلے
ہم دل سے حب شافع مختار لے چلے
حیف آہ ظلم کرکے ستمگار لیچلے
ہم ساتھ اپنے دنیا کا انبار لے چلے
کوئی غمی و رنج کا طومار لے چلے
ہم درد عشق یار سے کہسار لیچلے
ہم جی میں اپنے خواہش دلدار لیچلے
بوجھ اپنے سر پہ رکھکے گنہگار لیچلے
اب دل میں آہ حسرت دیدار لیچلے
ورد زبان تو ہم بھی اشعار لیچلے
ساتھ اپنے روز کی بھی تکرار لے چلے

ہم دنیا سے نہ کچھ لے چلے بجز پوٹ باندھکر
اے صدقؔ بس گناہ کا انبار لے چلے

ہمارے حامی محمدؐ ہین دو جہان کے لیے
بغیر گنتی فضایل رسول حق کے ہین
پڑہیگا دنیا مین جو کہ حبیب حق کی ثنا
رہے پناہ مین ہووے نہ کچھ ضرر اسکا
کوئی ہے دنیا کا طالب کوئی ہے عقبی کا
نماز روزہ کرے ہے جو نور پا کے ساتھ

نہین ہے خطرہ ہمین کچھ گناہ سے مطلق
نہین ہے پاس کے دہشت دراہم اسکے
بشر نہ ہوینگا رحمت سے کوئی بہی محروم
رسل تو باندہے کھڑے ہونگے صف قیامت مین
درود پڑہنے سے لگتے ہین نخل جنت مین
جو اچہے لوگ ہین کرتے ہین کار عقبی کے
حدیث آئی ہے جو کہ نماز پڑہتے ہین
یقین ہے دنیا مین ہو پہنچے نہ کچھ بلا انکو
مادر پدر سے زیادہ ہی الفت رسول ہم سمجھو
کوئی بچا نہین رہو بگا یان مصیبت سے
ہمین پناہ تو اصلا نہین ہے شیطان سے
ہدی ہین رہنما ہے اپنی نفس جو تو مصروف
قرآن سن کے سے آوے ہے دلین رونا جو
قرآن بند نہ کہو عزیز وجہ دان مین
بلند ہووینگی گردن تو حشر مین اوسکی
کرونہ بیہودہ بک بک کے تم دشمن گندہ
بروز حشر صفت کیا ہو پڑہنے والون کی

ہمین یہ کافی ہے نام اونکا حرز جان کے لیے
بڑا سا چاہیے دفتر ہمین بیان کے لیے
تو قند ایگا محشر مین اوس زبان کے لیے
جو ذکر احمد مرسل کرے امان کے لیے
ہمین تو کافی اب احمد ہین اپنی جان کے لیے
نہ یہہ یہان کے لیے ہے نہ یہ وہان کے لیے
ہین مہربان حضور ہی تو کل جہان کے لیے
ایک شہ اس جگہہ ہوئی شہ شہان کے لیے
آئے رسول حق کے ہین رحمت جہان کے لیے
وان تخت ایک ہوویگا شاہ زمان کے لیے
ای عاشقو لگاؤ شجر اب وہان کے لیے
نہ کام اپنا ہوا کوئی اب وہان کے لیے
اونکے تو ہاتھ ہوونگے ہمین نشان کے لیے
جو نام لیوین محمدؐ ہین حرز جان کے لیے
عشق اب رسول فرض ہے پیر و جوان کے لیے
بشر تو آئے ہین دنیا مین امتحان کے لیے
ذکر اب رسول ہمکو ہے جائے امان کے لیے
کچھہ کار خیر چاہیے کرنا وہان کے لیے
منہ سے بہ رو رہی ہوئے ہین نہ کچھ زبان کے لیے
مدام پڑہنے کی تاکید ہے قرآن کے لیے
رہے کمر کو جو باندہے ہے یان اذان کے لیے
ذکر خدا ہے کافی حلاوت زبان کے لیے
وان اک محل ہو موتی کا قرآن خوان کے لیے

پڑھو نمازوں کو اب صدق دل سے یارو تم
حق سے نہ یہہ معاف ہے پیر و جوان کے لیے

فراق احمد مرسل میں دل تلملو بیقراری ہے
رہا کرتی ہے جسکو عشق احمد میں خماری ہے
کرے کس کس طرح حق کی نعمتوں کا شکر اب بندہ
جسے ایا فزا عقبے کا وہ ہی خوب جانے ہے
بچادے تو خداوندا عذاب قبر سے مجھکو
گذر ہو ویگا پل پر سے سبھی عالم کا تم جانوں
مندوبہشت قبر میں اوسکو نہ خطرہ ہو قیامت میں
وہ بیشک جنتی ہے جو نبوت کا کرے اقرار

سحر کو آہ و زاری ہے تو شب اختر شماری ہے
نہ عقبے سے اوسے مطلب جنت اسکو پیاری ہے
ہیں بیحد نعمتیں اوسکی کہاں گنتی شماری ہے
یہہ آگے اسکے دنیا کیا حقیقت میں بچاری ہے
گناہونکی میرے کندھے پہ گٹھری ایک بھاری ہے
اوتر جاوی وہ ایک پل میں کری جو ذکر باری ہے
خدا کا ذکر اب دل سے زبان پہ جسکے جاری ہے
نہ لاوے جو کہ ایمان بس وہی جانوں کہ ناری ہے

پڑھے جو صدق دل سے تو نمازوں کو وضو کر کے
مکان تیرا تو جنت ہو خدا کو یہہ ہی پیاری ہے

خدا کی حمد تم جانوں بڑی نعمت گذاری ہے
مرے منہہ سے رسول دوسرا کا نام جاری ہے
وہی ہے نام احمد بس میرے ہر وقت جاری ہے
تب ہجران سے حضرت کی بڑی ایک بیقراری ہے
دل مضطر تو کرتا اسطرح کیوں بیقراری ہے
یہاں محفلیں اینکی یہہ کس گل کی طیاری ہے
خدا بھی ذکر کرتا ہے فرشتوں نے بہت اوسکا
زبان آلودہ عصیان ہے لکھوں کیا حمد باری میں
نہیں امید برآئی پڑے ہیں انتو حسرت میں
بیننقلو گو تکو خوش آوے حقیقت میں صفت

وہی بندہ تو بہتر ہے جو کرتا ذکر باری ہے
مجھے توصیف میں اونکی نہایت شرمساری ہے
مجھے اس نام سے الفت تو لگتی بہت پیاری ہے
میرے سینہ سے ہر دم جیسے اوٹھتی آہ و زاری ہے
سفر کر اب مدینہ کا مجھے کیوں اضطراری ہے
چمن میں خوش میں طائر آمد فصل بہاری ہے
دہن سے نام احمد جیسے شکر کے رہو جاری ہے
مجھے اپنے گناہوں سے بڑی ایک شرمساری ہے
نہیں معلوم اب قسمت میں لکھا کیا ہماری ہے
مجھے تعریف حضرت بہت لگتی سب سے پیاری ہے

دکھا دے صدق کو روضہ تو جلدی سے خداوندا
یہی ہے التجا تجھ سے یہی اب انکساری سے

بزبانی جبرئیل علیہ السلام

ناوری سے ماوری دیکھا تجھے — برتر و اعلیٰ شہا دیکھا تجھے
پنج جود و عطا دیکھا تجھے — رہبر خلق خدا دیکھا تجھے
عرش اعلیٰ پر شہا دیکھا تجھے — چہرۂ اقدس پہ آ دیکھا تجھے
خوش بیان و خوش خصال و خوشجمال — سر لقا سے مہ لقا دیکھا تجھے
پارکابی میں یہی کہتے تھے وہ — حق سے اے شاہا ملا دیکھا تجھے
سدرہ پہ جا کر یہی کہنے لگے — صاحب حلم و حیا دیکھا تجھے
سب پہ بخشش ہے عنایت اور کرم — چشمۂ فیض عطا دیکھا تجھے
عام ہے رحمت خلایق پر بڑی — بخشش بحر سخا دیکھا تجھے
ہیں یہی عاشق اور شیدا ہو گیا — سب سے اعلیٰ مصطفیٰ دیکھا تجھے
آج میں نے محو ہو کر غور سے — دیدۂ قربی شہا دیکھا تجھے

حق تعالیٰ

فکر ہے امت کے ای پیارے رسول — درد و غم میں مبتلا دیکھا تجھے
بہر امت ای میرے پیاری حبیب — ہر گھڑی کرتے دعا دیکھا تجھے
واسطے امت کے ہر شام و سحر — چشم گریان مصطفیٰ دیکھا تجھے
اپنی شفقت سے کرم سے فضل سے — اپنا آئینہ شہا دیکھا تجھے

بزبانی اسرافیل

صور میں کہتے تھے اسرافیل یہہ — حق تعالیٰ سے ملا دیکھا تجھے
ایسی صورت کا نہیں کوئی بشر — جیسا ہم نے ای شہا دیکھا تجھے

دوستون نے صدق سچ ہے یہہ کہا
شاعر مسکین گدا دیکھا تجھے

بزبانی حضرت صدیق اکبرؓ و عمرؓ

سب سے برتر مصطفے دیکھا تجھے
رحمت عالم شہا دیکھا تجھے

غار پر آکر یہی کہنے لگے
فکر امت میں گھلا دیکھا تجھے

کی نہ دنیا پر کبھی کچھ التفات
اپنے مولا پر فدا دیکھا تجھے

رو پڑے دیکھتے تھے یہی اصحاب سب
یاد حق میں ہے لگا دیکھا تجھے

کہتے تھے فاروق ایمان لائے جب
عطر میں ہمنے بسا دیکھا تجھے

ہوگیا تجھ دین اسے ای لقب
جگہڑی ہمنے قبا دیکھا تجھے

غور کرکے جب نظر صورت پہ کی
آئنہ حق کا شہا دیکھا تجھے

کہتے تھے عثمان ایک دن برملا
رنج امت میں سدا دیکھا تجھے

اے میری ہادی میرے رہبر رسول
سب سے زیادہ خوش ادا دیکھا تجھے

ہو لیں دنیا کی ہیں سب خواہشیں
جب سے ہمنے مصطفے دیکھا تجھے

کہتے تھے یہ ہی علی نامدار
ہر شہ والا شہا دیکھا تجھے

بولے حضرت سے یہی مولا علے
حب حق میں ہے فنا دیکھا تجھے

دل فدا ہے جان فدا ہے شہ امم
ہر گھڑی تابع رضا دیکھا تجھے

خادموں سے اف تلک بولے نہیں
مشرکوں پر بس خفا دیکھا تجھے

نفس

نفس سرکش ای عجبی ای حیلہ ساز
حب دنیا میں پڑا دیکھا تجھے

خلق میں مانند مگس شہد کے
نفس یہ ہمنے پھنسا دیکھا تجھے

یاد حق سے تو رہا غافل بڑا
کھیل و بازی میں فنا دیکھا تجھے

گل کھلائے باغ دنیا میں مدام
ہمنے ای باد صبا دیکھا تجھے

ظاہرا میں تو نظر آیا نہیں
خواب میں ای مہ لقا دیکھا تجھے

شیفتگی سے صدق پہ کہتے اویس
دل کا اپنے آئینا دیکھا تجھے

کسکی مجال تھی یہہ پیغمبر کے سامنے — لاتا جو اپنا رخ وہ پیغمبر کے سامنے
دہشت نہین حساب سے ہرگز ذرا مجھے — طومار سب کھلینگے پیغمبر کے سامنے
خطرہ نہین ہے مجکو بد اعمال سے ذرا — نیکی بدی تلے وان پیغمبر کے سامنے
رکھتے ہین کینہ دل مین صحابہ سے جو بشر — ہونگے ذلیل وہ تو پیغمبر کے سامنے
پوچھین جواب جبکہ نکیرین قبر مین — دون مین جواب انکو پیغمبر کے سامنے
جھٹلایا ہے رسول کو جو تمنے کاذبو — معلوم تمکو ہوگا پیغمبر کے سامنے

ہے تجھسے التجا یہہ خداوند ذو الجلال
ہو مدح خوان یہہ صدق پیغمبر کے سامنے

کیا تاب چاندکی رخ انور کے سامنے — کرتا جو اپنا مونہہ شہ اطہر کے سامنے
سورج کی کیا مجال تھی خوبی جمال مین — جو تاب لاتا روی منور کے سامنے
کیا زلف عنبرین تھین مہکتی تھین دور سے — تھا عطر ہیچ موئی معنبر کے سامنے
جو گرد بیٹھتے تھے صحابہ رسول کے — تارے ہون جسطرح مہ انور کے سامنے
شمع کے گرد پھرتا ہے پروانہ جسطرح — تھے اسطرح بلال پیغمبر کے سامنے
بیدی تھی لکڑی احمد مرسل کی پشت کی — جسطرح طفل روتی ہے مادر کے سامنے
کرتے تھے صہیب روی منور کی ٹکٹکی — جسطرح کوئی دیکھے ہے دلبر کے سامنے
ہین رہنما تمہارے محمد سے پیشوا — رستہ نہوے گم کبھی رہبر کے سامنے
محشر مین پیاس سے کہین پانی نہین ملے — وان ہوگا پانی ساقی کوثر کے سامنے
تصدیق کی نہ جسنے رسالت مآب کی — ہو وہ ذلیل خالق اکبر کے سامنے

اس آرزو مین رہتا ہے مدت سے یہہ شہا
کس روز صدق بیٹھے ترے در کے سامنے

صدا یہ غیب سے آئی کہ تم افضل ترین نکلے — رسولون مین تمہین محبوب رب العالمین نکلے

کرم فرمائی رب العلمین اوس شخص پر بیشک
ملیگی غیب سے روزی اسے بی شبہ او بہشت کا سے
بچے وہ نار سے دوزخ کی اور ہو داخل جنت
شفیع عالم سے آدم نے کہا سب اجمعین اُس شب
برائی جنگ روز بدر جب یکجا ہوئے کافر
عداوت جو ذرا دل مین صحابہ سے رکھے خفیہ
زیارت خواب مین ہو جائی جسکو شاہ عالم کی
خدا دیدانہ جب تک ہو اسے زیارت مدینہ کی
یکایک ہو گیئے طفلی مین جو ایکدن امام دین
شمیم جانفزا سے مین مضطر ہون کہان قسمت

ہر ایک ساعت دہن جسکے سے خیر الرحمن نکلے
جو ہر لحظہ زبان اسکی سے خیر الرازقین نکلے
جو ہر دم جان و دل سے اسکے رب العلمین نکلے
میری فرزند فرزندون مین تم تو بہترین نکلے
تو اوس جا شوکت و عظمت سے خیر الواصلین نکلے
بروز حشر اپنی قبر سے وہ سہمگین نکلے
تو بنکر نور روشن قبر سے وہ مہ جبین نکلے
تو اس دنیای ویران سے خیر الکثرین نکلے
تو مضطر ہو کے او ڈھونڈھتے خیر الامین نکلے
تمہاری زلف مشکین سے جو بوی عنبرین نکلے

کرے جو صدق جی سے کعبہ یثرب کی جاروبی
تو اوسکے خاکسارون مین معزز بالیقین نکلے

حق کی اونہون نے آنکھ سے تنویر دیکھ لی
تصدیق جسنے کی ہے رسالت رسول کی
شرمندہ ہو گیا ہون گناہونسے اپنے مین
جنگ احد مین بہاگے تھے کافر بچا کے جان
پھر دلیل جمع ہوئے کبرا اور یہود
بھیجے آپکو دیا تہا ابوجہل نے بڑا
فردوس مین جو ہو گئے تھے معراج کو نبی
قسمت بلند اوسکی ہے جو کہ مدینہ جائے
بعد از نبی کے اوسنے تو دیکھا رسول کو
ایمان لائے خط پہ بہت شاہ ذی کرم
پھر بہی خط پہ لائے نہ ایمان جو بادشاہ

قرآن کی جنہون نے ہے تفسیر دیکھ لی
دور جسے اوسنے بچنے کی تدبیر دیکھ لی
گردن مین خواہشونکی زنجیر دیکھ لے
نکلی ہوئی جب آپکی شمشیر دیکھ لی
پست ہو گئے جب اپکی تقریر دیکھ لی
پھر اوسنے اپنی ذلت و تحقیر دیکھ لی
نبیون نے آپکی وہان توقیر دیکھ لی
دنیا مین اچھی اوسنے یہہ تقدیر دیکھ لی
جس شخص نے کہ صورت شبیر دیکھ لی
جب آپکی لکھی ہوئی تحریر دیکھ لی
اپنی اونہون نے خوب ہی تحقیر دیکھ لی

نازاں ہوئے تھے اشقیا تدبیر اپنی پر
ٹھہرا گئے جو آپ کی تدبیر دیکھ لی

بیٹھے رسول بیٹھے منافق خموش سب
قرآن میں جو آیۂ تطہیر دیکھ لی

بیمار اچھے ہوتے ہیں جو لیں صدق دل سے نام
نام نبی میں ہم نے یہ اکسیر دیکھ لی

راہِ خدا میں جسنے کہ تحقیر دیکھ لی
جنت میں اوسنے جا بنی تدبیر دیکھ لی

ہے خوش نصیب دنیا میں اور آخرت میں وہ
جسنے مدینہ جانے کی تقدیر دیکھ لی

وہ جانے خوب مرتبہ آل رسول کا
قرآن کی جسنے آنکھ سے تفسیر دیکھ لی

گٹھڑی بندھی ہوئی ہے گناہوں کی سر پہ آہ
نادم ہوا ہوں دل میں جو تقصیر دیکھ لی

لڑنے نبی سے نکلے تھے کفار روز بدر
کیسی اونھوں نے خواری و تحقیر دیکھ لی

ہوتی تماشہ گرتے تھے کفار بدر میں
چلتی ہوئی نبی کی جو شمشیر دیکھ لی

حجت میں کیسے کیسے وہ مشہور تھے عرب
قائل ہوئے نبی کی جو تقریر دیکھ لی

عرش بریں پہ حق سے ہوئے جاکے ہمکلام
حور و ملک نے آپ کی توقیر دیکھ لی

جاوے بلا یہ صدقہ سے کوسوں تلک اڑی
ورد نبی میں ہم نے یہ اکسیر دیکھ لی

بشر جو راہِ خدا میں قدم اوٹھا کے چلے
نہ اس جہاں میں ہرگز وہ ڈگمگا کے چلے

بشر کو چاہیے مضبوط ہو ہی بہر خدا
نہ اپنے پاؤں کو لغزش سے ڈگمگا کے چلے

بشر جو حکم اطاعت رسول میں ہو سے
وہی تو دولت عقبیٰ کو لیں کما کے چلے

فرشتے انہوں سے کہتا ہے یوں خدائے پاک
وہ میرا بندہ ہے بہتر جو سر جھکا کے چلے

تصدیق کی ہے نبی کی وہی تو اچھے ہیں
اونھوں نے کیا ہی ہے جو کہ جو سر اٹھا کے چلے

جو بچے ہو کے چلے ہیں وہی تو سچے ہیں
وہی گرے ہیں زمیں پہ جو سر اوٹھا کے چلے

جنہوں نے کہنا نہ مانا رسول کا اپنے
وہی تو دنیا میں اپنے تئیں گرا کے چلے

ہوئے ہیں پیدا جو دنیا میں آج تک انسان
وہ سب سرائے دو روزہ میں گھر بسا کے چلے

جنہوں نے ظلم و ستم سے پرایا مال لیا
وہ اپنے سر پہ ہیں بار گناہ اوٹھا کے چلے

اوسی کا مرتبہ ہووےگا حشر میں زیادہ
جو اپنے آپ کو اس دہر میں گھٹا کے چلے

وہی تو دیکھیگا دیدار حق قیامت میں
بشر جو آپ کو ہی وصف بان بنا کے چلے

یقین ہے خلد بریں میں فرد یہ ہونگے
خدا کی راہ میں جو جو قدم بڑھا کے چلے

جو نام لیوے رسول کریم کا دن رات
نجات عقبی کی کو دنیا سے وہ کرا کے چلے

سیاہ کار و نیہ الطاف ایسا ہے اونکا
کہ مژدہ عفو کا دنیا میں وہ سنا کے چلے

وہی تو ناری ہے بلا دروزخی لاریب
جو لوگ تیری رسالت سے منہ پھرا کے چلے

بشر جو محفل میلاد میں کہیں جاوے
تو عطر ملکے وضو کرکے اور نہا کے چلے

یہاں جو مجلس میلاد کا ارادہ کرے
تو بوئے عطر سے کپڑوں کو وہ بسا کے چلے

زمین پہ وقت ولادت جو جبرئیل آئے
نبی کو حلۂ خلد بریں پہنا کے چلے

جو آئے حضرت روح الامین رسول کے پاس
یہ میوہ ہائے جنان آپ کو کھلا کے چلے

چلے زمین سے فلک پر جو احمد مختار
جلو میں اونکے فرشتے پرے بندھا کے چلے

بڑی تمنا تھی رضوانکو ایک عرصہ سے
کہ پیشوائی میں ہمراہ مصطفے کے چلے

اگر مدینہ کی تقدیر رہبری کردے
بغل میں بندہ بھی پہر بوریا دبا کے چلے

الہی کونسا وہ روز آئیگا جا بین
کہ سیہ فقیر مدینہ میں مصطفے کے چلے

یہہ آرزو ہے کہ دنیا سے جب سفر ہووے
تو بندہ سینہ پہ نام نبی کہدا کے چلے

غریب صدق کی لیل و نہار ہے یہہ دعا
کہ با رکاب یہہ جنت میں مصطفے کے چلے

تجھی کو حمد ہے مولا کہ کہانا تو کھلاتا ہے
گنہ تقصیر پہ روزی نہیں تو ہٹاتا ہے

بڑا ستار ہے شاہا عجب تیری غیوری ہے
گنہ بندہ تو کرتا ہے تو عیبوں کو چھپاتا ہے

اوٹھاوے بھوکا ہے سکو تیری ہی شان ایسی ہے
کسیکو تو خداوند نہیں بھوکا سلاتا ہے

کسیکو نعمتیں دیتا ہے گھر بیٹھے بہشت اچھی
کسیکو دربدر خواری و ذلت سے پھراتا ہے

تو ہے روزی رسان ایسا کہ جسکی کچھ نہیں حد ہے
تو ہی روزی پرندونکو بلا محنت کھلاتا ہے

خداوندا تو ہے خالق تو ہی ہے رازق مطلق
خلایق کی وہ نظروں میں بڑی رتبہ کا ہے انسان
اثر کیا ہے وعظ اوسکا دلوں میں ہر بشر کے بس
پڑا پھرتا ہے غفلت میں نہیں کچھ ذکر ہے کرتا
قیامت میں اوٹھاویگا وہ سختی اور کلفت کو
نہ بنتی ہے غرض اوسکو نہ دنیا سے اوسے مطلب
یہ جیتے جی کے سب جھگڑے ہیں کنبہ اور رشتہ کے
کسی عاشق سے پوچھا تھا کہ تجھ پر کیا گذرتی ہے
یہ کوچہ عشق ہے بیڈھب نرالے ڈھنگ کا یارو
ملیگا ایک درجہ بس قیامت میں بڑا اوسکو
وہ موتی ہوگا محشر میں سمجھ لینا ضرور اسکو
ثواب اسکا سمجھ لیجو تلاوت سے بہت زیادہ
کریں جنات رحمی اور ملکہ بولی سب ملکر
کسیکی کچھ نہیں طاقت کسی کی کچھ نہیں قدرت

نہ جسے چاہے کھلاتا ہے جسے چاہے پلاتا ہے
تواضع انکساری ہے جو اپنے کو گراتا ہے
خدا کے واسطے عالم نصیحت جو سناتا ہے
عبث تو اسے فنا دنیا میں ناحق دم گنواتا ہے
کسیکا ایک ذرہ بھی جو کوئی دل دکھاتا ہے
خدا کی یاد میں اپنا جو کوئی دل لگاتا ہے
گئی یہ روح جب تن سے کسی کے کچھ نہ آتا ہے
کبھا مالک میرا سید رلاتا ہے کبھی مجھکو ہنساتا ہے
ہنساتا ہے رلاتا ہے کنویں پر جا جھکاتا ہے
بلائے گد نبوی بندہ جو سر اپنے اوٹھاتا ہے
خدا کے واسطے آنسو جو دنیا میں بہاتا ہے
کسی بندہ کو ایک لقمہ جو کھانا تو کھلاتا ہے
خدا اونسے کرم سے اپنے بندوں کو بچاتا ہے
جسے چاہے تو ہی مولا در کعبہ دکھاتا ہے

پڑا غافل ہے حق سے تو نہ کچھ اب ہوش ہے تجھکو
یہی دنیا عبث اے صدق جان اپنی کھپاتا ہے

محو جسکے دلمیں عشق احمد کچھ سماتا ہے
مزا آیا ہے جسکو احمد مرسل کی الفت میں
خلوص دل سے الفت سے محبت سے وضو کرکے
ادب سے اور قرینہ سے ذرا بیٹھو خموش ہوکر
رسول حق کے قربان میں ہیں دوزخ سے کیا خطرہ
پہونچ اوسکی سمجھنا تم در طیبا ئی اقدس تک
وہ بے کھٹکے وہ بلی پرستش چلا جاویگا جنت میں

وہ دل دنیا و ما فیہا سے سارا پھر اٹھاتا ہے
لٹا کر مال و زر اپنا وہ عقبےٰ پھر کماتا ہے
پڑھے ہے جو درود انکو گنہ وہ سب مٹاتا ہے
غزل اب نعت میں دیکر تحسین احقر سناتا ہے
ارے واعظ بھلا ہمکو تو ناحق اب ڈراتا ہے
فنا ہو عشق احمد میں جسے کچھ وجد آتا ہے
نبی کی راہ میں جو زر کثرت سے لٹاتا ہے

بغیر از پیر کے رستہ کبہی ہرگز نہین ملتا
خدا کی راہ کا رستہ تو مرشد ہی بتاتا ہے

وہی ابرار ہے بیشک وہی صدیق ہے بیشک
رہا خدمت مین حضرت کی جو آنسو پہہ بہاتا ہے

خلوص دل سے پڑہتا ہے جو حضرت پر درود ونکو
وہ ابرارونکے دفتر ہی مین نام اپنا لکہاتا ہے

اسی حسرت مین رہتا ہے یہہ مسکین صدق بیچارہ
خدا و ندا دیار طیبہ تو اسکو کب دکہاتا ہے

قدرت ہر ایک شئے مین ہے اللہ کے نور کی
کیا وہم ہو رہی ہے اوسکے ظہور کی

سوجی ہے یہہ ہی بات بہت تجلّی و دور کی
فردوس بہی بنی ہے محمد کے نور کے

رضوان کو حکم پہونچا کہ فردوس مین ابہی
جا کہول دے تو کہڑکیان نزدیک و دور کی

ہوگا ظہور آج شہ کائنات کا
طیاری بہت جلد ہو حور و قصور کی

رہوے نہ کوئی آج جہنم کی نار مین
مرضی یہی ہوئی ہے خدای غفور کی

جنت اوسکے واسطے حق نے بنائی ہے
جسنے کہ دل سے کی ہے اطاعت امور کی

جسنے کہ ایک مرتبہ دیکہا رسول کو
پہر اوسکو کیا تمنا ہے حور و قصور کی

افلاک پر گئے ہین محمد رسول پاک
معراج موسوی ہے فقط کوہ طور کی

جو قوم تابعداری احمد سے ہو بنی
یہہ بات اوس شقی کی سمجہنا غرور کی

اے امتان موسوی و عیسوی تمہین
فرقان کے آگے کیا رہی حاجت زبور کی

ہم امتان خاص کو کیون ہو غم و الم
مہر و وفا تو ہم پہ بڑی ہے حضور کی

بندے ہین ہم خدا کے تو ہین امت رسول
رحمت ہے ہم غریبون پہ رب غفور کی

دنیا مین جو مطیع ہے رسول کریم کا
محشر مین پائیگا وہ صراحی طہور کی

عالم مین جو کہ طالب اللہ ہے بشر
دہشت نہین صراط سے اوسکو عبور کی

محشر مین جو کہ دیکہے خدائی کریم کو
خواہش پہر اوسکو ہو نہین حور و قصور کی

دوزخ مین وہ نجائیگا جاؤن کہی بشر
تصدیق جسنے کی ہے پیمبر کے نور کی

زندونکو چاہیے کہ غنیمت گنین حیات
مردے تو انتظار ہی مین ہین نفخ صور کی

محشر تلک وہ چین سے سوویگا قبر مین
جسنے کہ کی خواب مین زیارت حضور کی

جلدی دکہا مدینہ تو بہر خدا رسول
ناشاد غم الم مین پڑا رہتا ہون شہا

احمد کا نام سنکے نہ بہیجے درود جو
ذلیل ہے نام احمد مرسل کے ای کریم

دن ہو وہ کونسا کہ مین پہونچون مدینہ مین
ہوگی گھڑی وہ کونسی جاؤن بقیع پاک

مولود پڑہنے والون کا ہے مرتبہ بڑا
ہر وقت شکر چاہیئے پروردگار کا

جنت مین جا کے ہوینگے سب اونکی سبیل
کرلے دعا تو میری خداوند یہ قبول

اب اضطرابی بہت ہے مجھہ ناصبور کی
صورت اس ہند مین نہین کوئی سرور کی

یہہ بات ناپسند ہے اوس بے شعور کی
اب عذر خواہی کرتا ہون اپنی قصور کی

امید کب بر آتی ہے مجھہ ناصبور کی
جاکر وہان کرونگی زیارت قبور کی

اب مدح خوان کو چاہیئے جو کی بلور کی
نعمت گذاری کرنی ہے واجب شکور کی

کیسی سبیل ہی وہ شراب طہور کی
مرنے سے پہلے ہو دی زیارت حضور کی

نحشر کا ذکر چاہیئے ہر وقت تجکو صدق
زحمت نہ رہو سے پہر تجھے یوم النشور کی

شان احمد مین لکھون کیا میرا جگر اکیا ہے
نام احمد کا بہرے دلمین سمایا گیا ہے

ملکوت اور بشر سب ہی کہتا ہے خدا
نہین لکھہ سکتا ہین تعریف محمدؐ عربی

جب زبان پر میری آتا ہے محمدؐ کا نام
وصف قامت شہ لولاک کرون کیا مین رقم

جو کہ اوصاف نبی لکھے ہین وہ سب تہوڑی مین
آپ کا نام مبارک ہے شفاء بیمار

روز محشر جو محمدؐ تیرے ہوینگے شفیع
سب گنہگارونکو اللہ سے بخشا ینگے وہ

کھینچکر رنج والم کرتو مدینے کا سفر

اونکی توصیف مین قرآن سے ہویدا کیا ہے
شرم سے کہہ نہین سکتا میرا رتبا کیا ہے

نام احمد سے زیادہ مجھے پیارا کیا ہے
دیکہ لو شوق سے قرآن مین پیدا کیا ہے

نور منکر وہ میری سونہہ سے لپٹا کیا ہے
مین تو مولا کے نبی ہون میرا رتبا کیا ہے

وصف اس بحر مین حضرت کا سمایا کیا ہے
نام پر آپ کے قربان دل شیدا کیا ہے

صلعم
سن اے دل نالان مجھے خطرا کیا ہے
ہم سیہ کارونکو اندیشہ فردا کیا ہے

ناحق اس کا ہوش دنیا مین تو لپٹا کیا ہے

دام دنیا مین پھنسا رہتا ہے وحشی کیطرح
چھین دین مین عمر اپنی کو ضایع کرکے
جا تو اب روضۂ انور کو نہ سستا کیا ہے
اب تلک خواب مین غفلت کے تو سوتا کیا ہے

بجز مدینہ کی زیارت کے نہین تیرا علاج
ہین مدینہ کی زیارت کو نہ پہونچا ابتک
راستا لے تو مدینہ کا تڑپتا کیا ہے
دیکھیے بخت زبون سے تیرا انشاوا کیا ہے

ہین مصیبت مین پڑا پھرتا ہون مارا مارا
نازسے امت احمد کو یہہ کہتا ہے خدا
اب مرا مسند مین رہنے کا ٹھکانا کیا ہے
جو مدینہ کو نہ دیکھے تو وہ بندا کیا ہے

کار دنیا مین تو مشغول جو رہتا ہے سدا
گھر کے کامونسے فراغت کو تو حاصل کرلے
کیون تو واہی کی طرح شہر مین پھرتا کیا ہے
اسقدر قید مین دنیا کے تو پھنستا کیا ہے

رات دن لہو مین عمر اپنی کو کھو یا غافل
کیڑے کھاوینگے تجھے قبر مین ایکدن افسوس
حالت نزع مین اب سر کو تو دھنتا کیا ہے
کپڑے باریک پہنکر تو سنورتا کیا ہے

ہڈیان خاک مین ملجاوینگی تیری مغرور
پھینوٹی کا بھی پتا نہین لازم تجکو
اب اترا کے تو دنیا مین اکڑتا کیا ہے
ستم وظلم سے ہر دل کو دکھاتا کیا ہے

مال وزر چھوڑ کے دنیا کا تو جاویگا ضرور
یاد مولا مین شب و روز بسر کر اوقات
دہر فانی مین تو دل اپنا لگاتا کیا ہے
اب تجھے زندگی اپنی کا بھروسا کیا ہے

یا الہی مجھے اوس روضۂ اقدس کو دکھا
تیرے ہی نور سے معمور ہین گلشن مین شجر
جس پہ ہر وقت ترا نور برستا کیا ہے
باغ یثرب مین ترا نور جھلکتا کیا ہے

ابر رحمت جو گھرا رہتا ہے روضہ پہ مدام
سبز گنبد کو مدینہ مین تو دیکھیگا ضرور
زائرو نور وہ چھین چھین کے برستا کیا ہے
شوق غلبہ سے تو اوس وقت مین روتا کیا ہے

چاہ زمزم سے تو بہتر نہین دنیا مین کنوان
شب معراج مین براق نے شوخی جو کری
تشنگی ہند کے پانی سے بجھاتا کیا ہے
شہ نے فرمایا کہ اب تیری تمنا کیا ہے

وقت رخصت کے یہہ اصحابونسے حضرت نے کہا
جبکہ بھیجے شہ لولاک زمین سے اسمان
غم امت سے میری دل پہ یہہ صدمہ کیا ہے
حق نے فرمایا کہ تحفہ مجھے لایا کیا ہے

ہر نفس کی آپ نے رو رو کے خداوند جہان
گنہ امت کے سوا اور یہہ لایا کیا ہے

وقت رحلت شہِ لولاک سے یون حق نے کہا | بخشدونگا تیری امت کو تو رونا کیا ہے
عرش اعظم سے یہہ کہتے ہوئے آئے جبریلؑ | جب پیغمبر ہے میرا پھر آنا کیا ہے
بعد رحلت کے مدینہ مین یہ کہتے تھے بلالؓ | کوچ جب کر گئے حضرت میرا رہنا کیا ہے
بعد رحلت شہ لولاک یہہ بولے صدیقؓ | اب ذرا صدمۂ فرقت کو تو سہنا کیا ہے
بعد رخصت شہ ابرار کے کہتے تھے عمرؓ | اب لہو سا میری آنکہون سے نکلنا کیا ہے
حسرت و یاس سے گھبرا کے یہ بولے عثمانؓ | جب سفر کر گئے حضرت میرا جینا کیا ہے
بعد رحلت شہ ابرار علی نے یہہ کہا | سوز فرقت سے میرا سینہ سلگنا کیا ہے
گریہ و شور فغان کر کے یہہ بولے حسنینؑ | جبکہ نانا نہ رہے پھر ہمین رہنا کیا ہے
گریہ و زاری سے یہ فاطمہ اطہر بولین | جبکہ بابا نہ رہے پھر میرا جینا کیا ہے
کہتے تھے عاشق جانباز اویس قرنیؓ | جسنے دیکہا ہے نبی کو اوسے پروا کیا ہے
شان احمد مین لکہے ہین جو یہہ تو نے اشعار | دیکہیے اوسکا تصدق تجہے ملنا کیا ہے
صدقہ حسنین کا یارب تو مدینہ کو دکہا | اب زیارت کے سوا میری تمنا کیا ہے
رات دن غنچہ و گل سے یہی آتی ہے صدا | دیکہہ ای بلبل شیدا یہ تماشا کیا ہے
قبر مین حشر مین حامی ہین جو احمد میرے | اب بہلا تجکو گنہ اپنے سے پروا کیا ہے

جا تو اب سونگہہ مدینہ کے گلون کو ای صدق
رات دن عطر حنا مین تو مہکتا کیا ہے

تنبیہ - چونکہ مسودہ دیوان صدق کا بہت منتشر اور علیحدہ علیحدہ پرچون پر تہا جو غزلیات ردیف سے رہگئی تہین وہ آگے متفرقات مین لکہی جاتی ہین فقط

متفرقات

آنکھوں مین نقشہ چھایا ہے مے کے خمور کا
کیا لطف ایک سمایا ہے دل مین سرور کا

گلشن مین گل کھلا ہے محمدؐ کے نور کا
عالم مین جلوہ پھیلا ہے اوسکے ظہور کا

کیا باغ اور بہشت ہو کیا آسمان زمین
عالم بنا ہوا ہے محمدؐ کے نور کا ❊

وحش و طیور جن و ملک کیا بشر فنا
جلوہ ہے دو جہان مین پیغمبر کے نور کا

سہہ جاؤن قبر وحشت و ہیبت کا ہے سکان
بے آسرا تو وان ہمین بیشک حضور کا

دیکھیگا وہ عذاب قیامت مین بالضرور
شیوہ ہے جسکو دنیا مین فسق و فجور کا

مرتے ہی وہ تو پہونچیگا جنت مین دوستو
رہتا ہے جسکو ذکر خدائے غفور کا

دیکھیگی وہ نہ آنکھہ جہنم کی آگ کو
جس آنکھہ نے کہ دیکھا ہے جلوہ حضور کا

ہرگز نہ پہونچے منزل مقصود کو بشر
ایک ذرّہ ہو خیال جو دل مین غرور کا

ای نفس کیون ریاض و مشقت نہین کری
توشہ ترا تو کم ہے سفر بہت دور کا

اوس جی سے ہو گناہ نہ سرزد جہان مین
جس دل پہ کھٹکا بیٹھا ہو یوم النشور کا

ہرگز پیاس اوسکو لگیگی نہین ذرا
ایک گھونٹ جو پیئے کوئی آب طہور کا

واعظ ترے ڈرانے سے ڈرتے نہین ہین ہم
بے آسرا بڑا ہمین وان تو حضور کا ❊

دیتا ہے نعمتین ہمین بیحد و بی قیاس
کب شکر ہم سے ہو سکے رب غیور کا

ای رب نجات دیجو ہمین قبر مین ضرور
اقرار ہم تو کرتے ہین اپنے قصور کا

بیشک ثواب ہوتا ہے اوس شخص کو بڑا
زوّار جو کہ رہتا ہے اکثر قبور کا ❊

ای صدق مین تو والہ و شیدا حضور ہون
کچھہ شوق مجکو ہے نہین حور و قصور کا

ق

ایک بندہ ناتوان ہون خدای کریم کا
رحمت سے اوسکے خطرہ نہین ہے جحیم کا

فعل حکیم مین تجھے کیا دخل ہے فنا
حکمت سے خالی کار نہین اوس حکیم کا

کیا کچھہ ہے مہر دنیا مین مادر کو طفل پر
ایک شمہ اوسکا جانون یہہ لطف عمیم کا

دنیا مین ایک شمہ سے یہہ کچھہ کہ رحم ہے
محشر مین کیا ٹھکانا ہے رحمت عظیم کا

بہتان کذب مکر و دغا و فریب سب
شیوہ کبھی نہو وی یہہ انسان فہیم کا

جو زیب دون مین کذب ہے شہرو نکوای فنا
یہہ اب تقاضا ہے نہین طبع سلیم کا

ای نفس کیون دلیری کری ہے گناہ پر
بندہ ہون ناتوان مین خدای عظیم کا

بیشک سزا ہو سخت چغل خور کے لیئے
عقبے مین حال جانون تباہ ہو زعیم کا

ہوگی وعید عقبے مین یہہ جان لو ضرور
قرآن مین لفظ آیا ہے بیشک زنیم کا

مت کر خطا ذرا بہی تو ای نفس نابکار
جو دل مین شوق رکھے تو باغ نعیم کا

اوتریگا نور حق ترے سینہ مین کسطرح
تو مبتلا ہے حرص سے چاندی و سیم کا

بندے ہین اوسکے وہ ہی تو جو چاہی سو کری
مالک اوسیکو جانون صحیح و سقیم کا

بیشک پڑے وہ جاکے جہنم کی نار مین
ایک ذرہ مال کہاوے جو ناحق یتیم کا

ای صدق کیون گناہون پہ روتا ہے رات دن
ہے آسرا تو تجہکو خدای کریم کا ؂

مداح ہون مین دل سے رسول کریم کا
خطرہ نہین ہے مجہکو عذاب الیم کا

عصیان سے بال بال تو آلودہ ہے مرا
کب مجہسے شکر ہووی خدای کریم کا

ق

ہم امتانِ احمدِ مرسل ہین دوستو
خطرہ نہین ہے ہمکو عذاب جحیم کا

لاریب اوس رسول کے ہین چار ہین وزیر
پیارا ہر ایک ہے وہ خدای عظیم کا

توصیف مجہسے ہوگی بہلا چار یار کیا
رتبہ بہت بلند ہے چارون ندیم کا

عالم مین جسنے آکے نہ تصدیق کی رسول
بیشک وہ مستحق ہے عذاب عظیم کا

رہتے تہے دست بستہ ملایک در حضور
یہہ مرتبہ تہا یارو رسول کریم کا

کوئی نہ سمجہا یا زمفسر جہان مین
ہے خفیہ بہید جانون محمد کے میم کا

جہولا جہلایا کرتے تہے بچپن مین قدسیا
جہونکا وہان پہ آتا تہا رحمت عظیم کا

حق نے بلایا عرش پہ احمد کو دوستو
ایسا ہوا نہ مرتبہ موسے کلیم کا

پڑہتا رہے درود جو ہر روز تو فنا
خدشہ نہ گذری دلمین تیری خوف و بیم کا

رکہینگے اوسپہ تاج قیامت مین بالضرور
حافظ جو کوئی ہوویگا قرآن عظیم کا

انکار پیروی صحابہ سے جو کرے — لاریب وہ تو بھائی ہے شیطان رجیم کا
لاریب اونکی راہ پہ چلنا ضرور ہے — فرمان بھی ہے ہمکو خدائی قدیم کا
بوبکر اور عمر سے جو رکھیگا ذرہ بغض — ہوویگا اوسپہ قہر خدائی علیم کا
جو دوستی رکھیگا جناب علی سے یار — وہ مستحق خدا سے ہے بیشک نعیم کا
عثمان کا جو دوست ہے وہ ہے خدا کا دوست — کبھی تو اونکا — دوست ہے شیطان رجیم کا
ہوگا سنجی مقیم تو جنت کے باغ میں — دوزخ ٹھکانا ہوویگا بیشک لئیم کا
پژمردہ دل شگفتہ ہو مانند پھول کے — رحمت خدا سے آوے جو جھونکا نسیم کا
دوزخ میں رہیگا کوئی بھی ہرگز نہیں بشر — جس وقت جوش ماریگا دریا رحیم کا
ہے کون سا وہ روز کہ دیکھوں میں سیر لقا — مشتاق دل ہمیشہ رہتا ہے بوی شمیم کا
قرآن میں جسکی مدح کرے ہے خدای پاک — پھر کیا بیان اوسکے ہو خلق عظیم کا

خدشہ نہیں ہے قبر سے اور حشر سے تجھے
تو امتی ہے صدق رسول کریم کا

عالم میں جو ہے پہلا سب سے ظہور تیرا — ہر گل میں ہر شجر میں بیشک ہے نور تیرا
ہر جا عیان ہے جلوہ ای نفس شرارت — آوے نظر نہ تجھکو یہہ ہے قصور تیرا
ای نفس بد کیسے ہم دیکھتے ہیں تجھکو — حد سے بڑہا ہوا ہے فسق و فجور تیرا
آدی نظر نہ تجھکو نور جمال وحدت — ہے یہہ قصور سارا ای بی شعور تیرا
مست ہو خدا سے غافل ای بی شعور اکدم — ہوگا سفر یہاں سے اکدن ضرور تیرا
اپنی خودی پہ نادان مت کر غرور اتنا — احمق ڈھیگا اکدن یہہ سب غرور تیرا
اے حرص دنیوی میں بدمست ہے پڑا تو — تو نفس کو جو ماری جاوی خمور تیرا
سوچی نہ راہ مولا سے مست زر ہے تو تو — جاویگا یہہ نہ سر سے ہرگز سرور تیرا
مست جی دکہا کیسا ہووےگی تجھ سے پرسش — کیا ہو جواب حق سے یوم النشور تیرا
مجھ پہ کرم تو کردی منکر گرفت میری — ایک بندہ ناتوان ہوں رب غفور تیرا
دیکھوں میں تجکو مولا ہے آرزو یہی اب — چاہوں نہیں ہوں تجھ سے حور و قصور تیرا

ہے یہ تمنا میری ہے التجا یہ میری
اپنے تئین سمجھ لے ہون سب جہان سے بدتر
طاعت نہو وی ہم سے آلودہ ہین بعصیان
طاعت کرو نبی کی ہین تمسے راضی ہونگا

دیکھون جمال اقدس اکدن حضور تیرا
گر مانے تو نہ کہنا یہ ہے غرور تیرا
محشر مین آسرا ہے ہمکو حضور تیرا
فرمان یہی ہے سبکو رب غفور تیرا

اپنے کرم سے اسکو ابرار مین ملادے
بندہ ہے صدق عاجز رب غفور تیرا

خواب مین جسنے مصطفے دیکھا
ہو بہرا اوسنے سید عالم کی
اوسے دونون جہان مین چین ہوا
ہوا مقصود اوسکا کل حاصل
جسنے اپنے تئین سے پہچانا
کھل گئی آنکھ جب دل کی

واقعی اوسنے بس خدا دیکھا
اوسنے طیبہ نہ دیکھا کیا دیکھا
جسنے احمد سا بہا دیکھا
جسنے اپنے تئین فنا دیکھا
راز حق اوسنے برملا دیکھا
سر مخفی تو پھر کھلا دیکھا

صدق تو غور کرلے اب تو ذرا
تو نے عالم کو بے بقا دیکھا

جس بشر نے عشق پایا ہے رسول اللہ کا
جنت ماوی مین جاوی وہ بلا پرسش عمل
اوسکو خطرہ ہے نہین محشر کا تم یہ جان لو
اوسکو خواہش ہو نہ دنیا اور جنت کی ہوس
لامکان تک وہ ہی پہونچیگا سمجھ لو دوستو
وہ ہی پہونچے ایک پل مین کعبہ و یثرب فنا

اوسکے دلمین نور آیا ہے رسول اللہ کا
جسکے دلمین کلمہ بہایا ہے رسول اللہ کا
ذکر جسنے یان کرایا ہے رسول اللہ کا
جام الفت جسنے پایا ہے رسول اللہ کا
جسکے دلمین عشق آیا ہے رسول اللہ کا
نور جس دلمین سمایا ہے رسول اللہ کا

صدق تو سنتا نہیں خود کیون ہوا ہے اسقدر
کیون نہ مقصود دل مین آیا ہے رسول اللہ کا

کیا نام محمد کا ہمین لگتا ہے پیارا
سو جان سے قربان ہے دل اور شہ ہمارا

احمد مین احد ہی کا تو ایک جلوہ عیان ہے
دنیا مین بھی عقبی مین بھی یہہ جان لو پیارو
کیا نام محمد ہے کہ ہے عرش پہ تحریر
یہہ جان لو اے بھائیو ای است احمد
پیشانی پہ آدم کی بڑی شوکت و فر ہے
سو نہہ منسوخ نہو ویگا کبھی است احمد
کامل ہوا وہ شخص نہین خامی ہے اوسین
تم خواب سا اس دنیا مین رہنے کو سمجھنا
آئے جو بڑے شاہ گئے ملک عدم کو
ایک لمحہ بھی تم موت سے غافل نہو یارو

ای عاشقو اس رمز کو سمجھو تو خدا را
ایمان جو یان لائے نہین اونکو خسارا
عالم کو ہے اس اسم کی برکت سے سہارا
ہوویگا بغیر آپ نہین پل سے گذارا
کیا نور محمد کا چمکتا تھا ستارا
سب دینون سے بہتر ہے یہی دین ہمارا
جس شخص نے اس نفس کی خواہش کو ہی مارا
رہنا تو ہے کیا بلکہ کوئی دم ہے گذارا
اب دنیا کے پردہ پہ سکندر ہے نہ دارا
تم یاد کرو کندہ نگین عمر کو بھی خدا را

توصیف مین حضرت کے تو قاصر ہین فرشتے
کیا مدح لکھے یہہ بھلا اب صدق بچارا

طلسم جاتا ہے مجھے اب ہی سر دستان نظر آیا
چشم کو کھول مجھے جسنے کہ نظر کی اوسپر
خوف سے خوب نظر کی جو کسی نے جالون
جلوہ یار کو جنگل مین سے جسنے پایا
عاشقو جانون کہلی اوسکی تو قسمت واللہ
جان لو سو نچیگا وہ دار جنان مین بیشک
چونک اوٹھا نیند سے اور کہل گئین آنکھین اوسکی
جلوہ نور سے روشن ہوئین آنکھین واللہ
کیا ہی دنیا ہی دنی ہے یہہ لذیذ و شیرین

ہائے اس عشق کا اب کوئی نہ درمان نظر آیا
جس طرف دیکھا اوسے نور ہی یزدان نظر آیا
فی الحقیقت وہ جہان اسکو بوستان نظر آیا
صحرا اوسکو تو حقیقت مین گلستان نظر آیا
خواب مین جسکے وہ جلوہ کہین رخشان نظر آیا
خواب مین جسکے کہین صاحب برہان نظر آیا
جبکہ وہ خواب مین اوسکے رخ تابان نظر آیا
خواب مین جب وہ مجھے صاحب برہان نظر آیا
واہی اس جائی مین ہر شخص تو لغزان نظر آیا

وہ نہ دیکھیگا کبھی حشر مین گرمی ای صدق
عشق احمد مین کوئی شخص جو گریان نظر آیا

خانۂ دل میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہر رگ جان سے ملا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ڈھونڈھتا پھرتا تھا میں کوچہ و صحرا میں اوسے
وہ تو سینے میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کرتا نظارہ تھا پھرجائی پہ ناحق میں تو
میری نظروں میں بسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جلوۂ نور تھا روشن نہیں پنہان تھا کبھی
میں گنہگار ہوں میں پھنسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نہیں آتا تھا نظر نور وہ جلوہ مجکو
بیخود و مست پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق میں بیخود و مجنون پڑا تھا بیہوش
تیر الفت کا لگا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ تو ہر لمحہ چمکتا تھا مثال خورشید
پردہ آنکھوں پہ پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق و الفت میں تصور میں اوسیکے غم میں
ایک حیرت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دوست خوابیدہ سمجھتے تھے مجھے تو ناحق
مست الفت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نظر آتا نہ تھا جلوہ جو عیان تھا جگ میں
فی الحقیقت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ ندا دیتا تھا ہر ایک لمحہ ہر ایک صبح و مسا
میں تو غفلت میں پڑا تھا مجھی معلوم نہ تھا

تھی تلاش عرصہ سے ملتا تھا نہیں مجکو پتا
چشمۂ فیض کھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کاش جانا نہ ہوا روضۂ انور پہ مجھے
پر یہ قسمت میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

روز میثاق میں بولا تھا کہیں میں ہی بلا
اصبت خبر بشد تھا مجھے معلوم نہ تھا

صدیق حسرت رہی دیدار سے مرتے دم تک
درد قسمت میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رکھتا ہو آسرا جو اوس عالیجناب کا
خدشہ نہیں ہے حشر میں اوسکو حساب کا

محشر سے پل سے قبر سے خطرہ نہیں ہمیں
رکھتے ہیں ہم سہارا رسالتمآب کا

صورت ذرا دکھائے نہیں مجھ غریب کو وہ
باعث ہوا ہے مجھ پہ بھلا کیا عتاب کا

وہ نوری چہرہ جلوہ نما ہی حضور ہے
اوس رخ کے آگے رتبہ ہے کیا آفتاب کا

ہر وقت جو کہ لیوی محمد کا نام ہے
محشر میں اوسکو خطرہ نہیں ہے حساب کا

کرتا دعا ہوں روکے یہی رات دن ہمیش
رکھے خدا غلام مجھے بوتراب کا

کیلئے چمن میں مستی سے دنیا ہی تو خوش
عشق رسول میں ہے یہ نقشہ گلاب کا

دنیا کو چھوڑ چھاڑ کے حق کیطرف تو پھر | جاتا رہا ہے تیرا تو عالم شباب کا
تجھ سے یہی ہے عرض خداوند ذوالجلال | دکھلا دے اب تو روضہ مجھے اوس جناب کا
جسکا جگر کہ جلگیا عشق رسول مین | اوسکو ملیگا ذائقہ پھر کیا کباب کا
دنیا کی خواہشون سے جو رد کیگا النفس کو | وہ مستحق تو عقبے مین ہوگا ثواب کا
مے پینے سے جو باز رہے اس جہان مین | وہ جام پاوے عقبیٰ مین اطہر شراب کا
ابلیس کے فریب مین پڑ تو نہ ای فنا | پیاسے کو دھوکا پڑتا ہے اکثر سراب کا
چمکے ہے وہ تو نور ہر ایک جا پر تمام | بیشک پڑا ہے آنکھون پہ پردہ حجاب کا
صلّ علیٰ وہ نور کہ جسکی نہین ہی حد | اوس مہ کے آگے شہرہ ہو کیا ماہتاب کا
کیا حق نے یہہ بنائے ہین اسمان بلند تر | ہے کام یان ستون نہ خیمے طناب کا
یہہ سانس مثل آرہ کے کاٹے ہے عمر کو | یہہ زندگی دو روزہ ہے نقشہ حباب کا
ہے التجا یہہ تجھ سے خداوند ذوالجلال | جلوہ ذرا دکھا دے تو اوس ماہتاب کا
یہہ عمر مثل برف گھلے ہے شتاب سے | دریا مین جیسے گھلتا ہے قطرہ حباب کا
تحریف گھٹنے کی ہے سمجھو بہت بڑی | اب اعتبار کیا ہو تمہاری کتاب کا
ہان باپ کا نہ کہنا کرین ہین صغیر سن | اب آگیا زمانہ ہے یہہ انقلاب کا
ہرگز کرو نہ غفلت اے دوستو عزیزو | ہر روز درس چاہیئے حق کی کتاب کا
اب تو بلاو سندھ سے مجھکو شہ عرب | لگتا ٹھکانا ہے نہین خانہ خراب کا

دل صدق سے رسول کا جسنے لیا ہے نام
کھٹکا نہین ہے قبر مین اوسکو عذاب کا

رخ سے ذرا اوٹھا دیجیے برقع نقاب کا | باشاہ ہم سے دور ہو پردہ حجاب کا
مدت سے آرزو ہے کہ دیکھین ذرا جھلک | باعث ہوا ہے اب تو بڑی اضطراب کا
حسرت سے گذری عمر بڑی اضطراب مین | آخر ہوا ہے ہم سے یہہ عالم شباب کا
امی رب پلا وہ جام تو طاہر شراب سے | اوٹھ جاوے جس سے دوری پردہ حجاب کا
ہے التجا یہہ تجھ سے بہت روز سے خدا | چہرہ ذرا دکھا دی تو اوس بی نقاب کا

کرتا غرور کیون ہے تو ای مرد خام طبع
جب سے ہوا ہون عشق کے پہندے مین مین اسیر
دکہلاؤ چہرہ کیون نہین ای شاہ ذی کرم
جو کام اچہا کرے مین بندی وہ نیک ہین
وقت نزع کا خدشہ نہین کچہہ ذرا مجہے
خطرہ نہین ہے پل سے مجہے ایک ذرہ بہی
ٹہوا دب سے اور پڑہو تم درود کو
محفل مین سننے آتے فرشتے فلک سے ہین
وہ حسن وہ جمال رسول شہ امم

ٹپکا ہے تو تو قطرہ ناچیز آب کا
جتنا پڑہا تہا بہولا سبق مین کتاب کا
ہے کیا سبب یہ مجہہ پہ ہہلا اب عتاب کا
خطرہ نہین ہے اونکو عذاب و عقاب کا
رکہتا ہون آسرا مین بڑا بو تراب کا
مین امتی کہاتا ہون عالیجناب کا
آوے قدم تو یان ہے رسالت مآب کا
اس جا گذر ہے خضر کا اور شیخ و شاب کا
روشن وہ چہرہ جیسے ہو رخ آفتاب کا

محسن کا صدق خوف و خطر کچہہ ذرا نکر
تو ہے غلام دل سے رسالت مآب کا

زہے قسمت ہے کہ جو در پہ بلائے محبوب
رخ سے پردہ وہ جو کہین اپنا اوٹہائے محبوب
جن بشر اور ملک سب ہین اوسی پر عاشق
جبکہ عاشق ہو خدا اور کسی کی طاقت کیا ہے
گر پڑین فرش پہ ہم اور نہ رہو ہی کچہہ ہوش
ہم ہین دیکہنا ای امت عیسی او سدم
عکس قد کا نہین پڑتا تہا زمین پر سایہ
ہو کرین طعن وہ دل اپنے برابر کا ہین
دل محبت سے تڑپتا ہے مثال سیماب
ایسی خوبی کا نہین پیدا ہوا ہے کوئی

جلوہ نور خدا ہمکو دکہائے محبوب
کاہنت سنج وہ سب ہم ہے شیدائی محبوب
خلق ہے او سپہ فدا وہ ہے خدائی محبوب
کسکا منہہ ہے جو اونہین اپنا بنائے محبوب
صورت اپنی جو کہین ہمکو دکہائے محبوب
حشر مین جب وہ ہمین حق سے ملائے محبوب
جسم نوری تہا حقیقت مین لقا محبوب
چہرہ اونکو جو کہین اپنا دکہائے محبوب
جب کسی سے کوئی سنتے ہین ادائے محبوب
ہے وہ خورشید سے بہی بڑہ کے تجلائے محبوب

صدق مدت سے ہے مشتاق زیارت تیری
ای خدا اب تو دکہا اسکو لقائے محبوب

ولہ

رخ تابان جو کہین اپنا دکھائی محبوب
سبکو دیوانہ وہ اپنا ہی بنائی محبوب

لطف کیا ہو وہی بھلا او ہنر اکیا ہو وے
خواب مین چہرہ وہ اپنا جو دکھائی محبوب

وہ ہے محبوب خدا ہم بھی ہین عاشق اوسکے
نار دوزخ سے وہی ہمکو بچائے محبوب

پیروی لاوین بجا آنکھون سے اوسکی بیشک
حق سے فردوس وہی ہمکو دلائے محبوب

مثل مہتاب جہان اوس سے منور ہوجائی
برقع مونہہ سے جو کہین اپنا ہٹائی محبوب

رتبہ اپنا بھی فرشتون سے زیادہ ہوجائے
ہم سے جاروبی وہ اپنی جو کرائے محبوب

ہفت اقلیم کے شاہون سے بھی ہو فخر زیاد
خدمت اپنی جو کہین ہم سے کرائی محبوب

فرش سے عرش تلک اوسپہ تجلی ہوجائے
رخ انور سے جو وہ پردہ اوٹھائی محبوب

اوسے کوثر کی ہوس ہے نہ ہی تسنیم ذرا
شربت دید جسے اپنا پلائے محبوب

تب فرقت سے اوسوقت مین صحت پاوین
مژدۂ خوش جو کہین ہمکو سنائے محبوب

ہجر مین اوسکے بہت ہم تو ہوئی ہین نالان
کیا عجب ہے جو کہین ہمکو ہنسائے محبوب

عرش و کرسی نظر آجائین نہین ہے اسمین شک
نظر اپنی جو کہین ہمسے ملائے محبوب

مثل گل کے ہین شگفتہ ہون جہانین لاریب
لب جان بخش سے مژدہ جو سنائے محبوب

ایسی صورت کا نہین کوئی ہوا ہی انسان
آئینہ حق ہے بلاشک وہ لقائے محبوب

در بدر پھرتے ہین حیران پریشان مضطر
آرزو یہہ ہے کہ اب در پہ بلائے محبوب

رنج و غم دنیا کے سب جائین بلاشک اپنے
رخ زیبا جو کہین اپنا دکھائے محبوب

صدق تو صل علی پڑہو زبان سے اپنی
گوش مین آئے تیرے جبکہ صدائے محبوب

ہے زیادہ عطر سے بوئے محمد
ہے جنت سے سوا کوئے محمد

یقین ہے زندہ ہوجاوے وہ مردہ
قرین ہو اوسکے جو بوئے محمد

فرشتون سے بیان عادت نہووے
بیان ہو مجھسے کیا خوئے محمد

نظر کرتا جو زلف عنبرین کو
وہ قربان ہوتا گیسوئے محمد

نہ بل آیا کبھی چہرہ پہ اوسکے
وہ تھے عالم مین خوش خوئے محمد

وہ دوزخ میں نہ جاوی فی الحقیقت | جو دیکھے خواب میں روئے محمدؐ
وہ دن ہو کون سا ای رب اکبر | سفر ہو کب میرا سوئے محمدؐ
یہ نزد عاشقان جانوں عزیزو | در فردوس ہے کوئے محمدؐ
جو عاشق ہے اوسے کوئی نہیں کار | ہے شیدا وہ تو ابروئے محمدؐ
نکالوں دل کے ارمان کچھ تو میں بھی | خدا لیجائے گر کوئے محمدؐ
بلاشک وہ مرض سے پاوی صحت | جو دھو کر پیوے وہ موئے محمدؐ
نہیں جنت کی خواہش اوسکو ہوگی | جو دیکھے جا کے وہ کوئے محمدؐ
کہوں میں خضر ہے جو پاؤں اوسکو | مجھے تو رہ دکھا سوئے محمدؐ
نہیں فردوس کی خواہش رہیگی | جو جا کے دیکھوں میں کوئے محمدؐ
یہ جانوں عاشقو تابندگی میں | قمر سے زیادہ ہے روئے محمدؐ
کشادہ نہیں ہوویں دونوں سراسر | بیان کیا ہووے ابروئے محمدؐ
جو عاشق اور شیدا ہے عزیزو | اوسے فردوس ہے کوئے محمدؐ
خداوندا دعا ہے تجھ سے یہ ہی | دکھا دے مجکو اب کوئے محمدؐ

جو عاشق ہے دماغ اوسکے ہیں اب صدق
چلی آتی ہے خوشبوئے محمدؐ

ای خدا آیا تیرے در ہوں پریشان ہوکر | عفو کر میرے گنہ ارحم و رحمٰن ہوکر
غضب و قہر سے تو اپنے بچا لے مجکو | یہ دعا تجھ سے خداوند ہے نالاں ہوکر
کیا تجھے غم ہے قیامت تیرے حامی ہیں رسول | کیوں نہ چہکے ہے تو ای بلبل نالاں ہوکر
عشق رکھے جو کوئی احمد مرسل سے بشر | حق ہے وہ روبرو جائیگا خراماں ہوکر
ای شہ ہر دوسرا میری خبر لو للہ | اب تو یثرب میں میں پہونچوں کہیں طیران ہوکر
لیجئے اب تو خبر میری شہنشاہ عرب | اشک بہتے ہیں میری آنکھ سے طوفان ہوکر
اب مدینہ میں بلا لیجئے للہ رسول | عرض ہے میری یہ آداب سے لرزان ہوکر
مرنے سے پہلے ہو زیارت تیری شاہا مجکو | یہی کہتا ہوں میں رب اپنے سے گریان ہوکر
آرزو ہے میری دن رات یہی شاہ رسل | اور گذریں دن [illegible] ہیں تیرا ثناخوان ہوکر

امت عاصی کو سب غل سے بچاؤن پہلے
جسنے تصدیق رسالت کی ختم رسل
دی خدا مجکو محبت تو رسول اکرم
بدنصیبہ ہے میرا مجہہ پہ شکایت شاہا
چمن طیبہ دکہاوے تو خداوند کریم
یہ تمنا ہے میری آرزو یہ ہی حضرت
یہی حسرت ہے مری دلمین تمنا ہی کا بس
عشق حضرت کا رکہیگا جو کوئی دلمین بشر
عشق مین گہتے تھے ایک روز اویس قرنی
دن قیامت کے نرہیگا کوئی دوزخمین بشر
ایک ذرہ بہی کسی دلکو ستاوے جو کوئی
قعر دوزخمین پڑے کہا یادہ کہاوے ٹہوکر
کینہ رکہے جو کوئی دلمین صحابہ سے بشر
وہ بشر ہے نہین حیوان ہے مطلق بیشک
ہے وہ حیوان درندونسے بہی زیادہ بدخو
سخت پتہر سے بہی ہے سخت وہ زیادہ کم بخت
یہ نہ شایان ہے نہ لایق ہے نہ زیبا ہرگز

آپ لیجاوینگے فردوس مین فرحان ہو کر
وہ تو اس دنیا سے جاویگا ہراسان ہو کر
روح نکلے میری اس جسم سے شادان ہو کر
مجکو اچہا نہ کیا عیسی دوران ہو کر
عرض کرتا ہون یہی مضطر و حیران ہو کر
جان نکل جائے میری آپ پہ قربان ہو کر
جاؤن یثرب مین چلا کوہ و بیابان ہو کر
اوٹھیگا قبر سے وہ اپنی درخشان ہو کر
کیون اندہیرے مین چہپا ہے مہ تابان ہو کر
رحمت حق جو نزول ہوویگی باران ہو کر
اوٹھے مونہہ مسخ قیامت مین وہ حیوان ہو کر
ظلم رعیت پہ کرے آہ جو سلطان ہو کر
اوٹھے وہ گور سے فرعون و ہامان ہو کر
ظلم کرتا ہے جو ہر شخص پہ انسان ہو کر
رحم آوے نہ کبہی جسکو مسلمان ہو کر
رحم جس دلمین نہ آوے کبہی انسان ہو کر
رنج دے آہ کسی کو جو مسلمان ہو کر

ای خدا صدق کی فریاد کو تو سن پہنچ کہین
بے گنہ مین یہہ بنا حافظ قرآن ہو کر

شفیع الوری السلام علیک — شہ دوسرا السلام علیک
نبی الہدی السلام علیک — امام اصفیا السلام علیک
نہین تجہہ سا پیدا ہوا آگے کوئی نہین تیرا ثانی کوئی ہے نبی — کرے کیا صفت تیری مجہہ سا غبی نبی خدا السلام علیک
لحد میں منزل ہے بس تختہ تر کہ ہو تباہی وان حال زیر زبر — رہائی تو دلوانا اوس وقت پر شہ انبیا السلام علیک

مجھے فکر یہ نہیں ہے اوسکی پڑی ہے ہول قیامت مصیبت بڑی
زبان پر رہے تیرا ہر وقت نام پڑھیں تیرا کلمہ پڑھیں صبح و شام
تیرا نام طٰہٰ و یٰسین ہے تیرا نام لینے سے تسکین ہے

ہر ایک شخص کو ہو وہی اپنی پڑی رسول خدا السلام علیک
مجھے حشر میں دیجیو کوثر کا جام شہ دوسرا السلام علیک
تری دوری سے دل تو بیچین ہے امین خدا السلام علیک

یہی ہے آرزو صدق کی شاہ میں ترے روضہ پہ جاکے رگڑے جبین
پڑھے جاکے در پر یہی بالیقین حبیب خدا السلام علیک

یا شفیع سلام علیک یا صفی سلام علیک | یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

غم دیا فرقت نے مجھکو دکھ دیا ہجرت نے مجھکو | آلیا غم حسرت نے مجھکو لو بچا کلفت سے مجھکو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ تو شمس الضحیٰ ہیں آپ تو بدر الدجیٰ ہیں | آپ تو نور الہدیٰ ہیں آپ تو کہف الوریٰ ہیں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر ذات خدا ہو منبع جود و عطا ہو | صاحب حلم و حیا ہو راحت شاہ و گدا ہو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

سرور ہر دو سرا تم معدن لطف و عطا تم | واقف راز خدا تم شافع روز جزا تم
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی حیران پڑا ہوں گنہ میں جکڑا ہوا ہوں | خلق میں سب سے برا ہوں آپ پر شیدا ہوا ہوں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر آدم خبر لو سرور عالم خبر لو | شافع اعظم خبر لو ارحم و اکرم خبر لو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہی نور خدا ہیں آپ ہی بحر عطا ہیں | آپ ہی خیر الوریٰ ہیں آپ ہی صدق و صفا ہیں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی جب یہ قیامت ہو بڑی اوس دن ندامت | آپکی سب پر ہو رحمت کچھ نہو ہم پر ملامت
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا شہا حق سے ملا دو رنج و غم سارا مٹا دو | یا نبی طیبہ دکھا دو صدق کو زیارت کرا دو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

قصیدہ

جو ذکر مین شاغل ہین وہ خدا سے واصل — ایک سانس ایک دم بھی ہرگز نہین ہین غافل

ای نفس بندگی کر کیون حق سے ہے تو غافل — مدت عمر یون بسر کر ایمان کر تو کامل

مت ظلم کر کسیپر مت دل دکہا کسیکا — جو مین غریب اونپہ رحمت خدا ہے نازل

کر دے روا تو حاجت خوش دل اوس سے باتین — محروم کر نہ اوسکو جو آوے کوئی سایل

عقبے کا گر ہے طالب کر بندگی خدا کی — دنیا کی خواہشون مین ہرگز نہ ہو تو مایل

دنیا کو سمجھے دولت بی عقل ہے بڑا وہ — جانے جو اوسکو کمتر لاریب ہے وہ عاقل

جو ذکر رب مین رہوی ہو قبر مین نہ خطرہ — اوسکو نہووے دہشت ایمان ہو نہ زایل

پڑہ رات دن تو کلمہ مت کر ذرا بھی غفلت — جس دلمین کلمہ ہووی ایمان ہے وہ کامل

روزے رکہو تم حق کے دیتے رہو زکاتین — قایم کرو نمازین جنت مین ہو و داخل

کلمہ ہے جس زبان پر وہ ہے حبیب حق کا — دونون جہان مین وہ ہی بیشک ہے یار کامل

روزہ نہ رکھے قصداً ہے قتل اوسکا واجب — روزہ سے مونہہ پہرانا ہے حق مین زہر قاتل

قصداً نہ رکھے روزہ کچھ خوف ہو نہ حق سے — دوزخ مین جانون ہووے لاریب وہ تو داخل

روزہ نہ رکھے جو کہ بہوکا اوٹھیگا وہ تو — محشر مین ہووی رسوا دوزخ مین ہو وہ داخل

وہ سیر ہو اوٹھیگا روزہ رکہا ہے جسنے — حق سے اوسکے اوپر رحمت بڑی ہو نازل

کیا جلوہ تیرا روشن جی مین کھپا ہمارے — دیکھا ہے جبسے تجکو دل ہوگیا ہے گھایل

بی راہبر نہ پہنچے منزل پہ تو کبہی بھی — جا جستجو مین رہکر ایک ڈہونڈہ پیر کامل

جو کچھہ کہ ہو رہا ہے سب ہے اوسیکی قدرت — کل کار خیر و شر مین بیشک وہی ہے فاعل

کسنے خدا کو جانا جیسا کہ حق ہے اوسکا — اس بحر معرفت کا ہرگز نہین ہے ساحل

کچھہ اچھے اور برے سے اوسکو نہ کام مطلق — جو بندے بہترین ہین وہ ہین اوسی سے واصل

جو صدق دل سے لیوے نام رسول احمدؐ
بی پرسش عمل وہ جنت مین ہووی داخل

نہ تہی راہ شرع اظہار تجہہ بن — نہین تہا دین کچھہ اشکار تجہہ بن

اندہیرا ہوتا تہا سب عالم جگت مین — نہ آنکہون مین تہی کچھہ ابصار تجہہ بن

نہ ایمان کا نشان تہا کچھہ ذرا بھی ٭
بڑے مکار تھے کفار تجھہ بن

تہا برپا ہر جگہہ قضیا و جھگڑا ٭
زمانہ تہا بڑا غدار تجھہ بن

تہی باعث قحط کے مایوس دنیا
نہ بارانی کے تھے آثار تجھہ بن

نہ ماؤں کی تہا پستانوں مین کچھہ شیر
نہ جاری تہین کہین انہار تجھہ بن

جو دریا سا وہ تہا یون ہی پڑا تہا
بڑے سوکھے تھے وان بحار تجھہ بن

نہ تہی روئیدگی پیدا جہان مین
پڑے تھے بی ثمر اشجار تجھہ بن

شجر و تازہ ہوئے وہ نخل سارے
جو سوکھے تھے بڑے اشجار تجھہ بن

بڑا تہا خلق مین سب جا اندھیرا
نہ رونق تہی میرے سردار تجھہ بن

پڑا تہا قحط مدت سے جہان مین
خلایق تہی بڑی بیزار تجھہ بن

بڑے گمراہ تھے انسان جہان مین
نہ اونکا نیک تہا اطوار تجھہ بن

ضلالت سے اندھیرا تہا بہت سا
جہان مین تہا نہین انوار تجھہ بن

بڑی تہی قحط سالی حد سے زیادہ
بڑا تہا خلق مین ادبار تجھہ بن

تمامی ملتون مذہب کا بے شک
نہین کہلتا تہا کچھہ اسرار تجھہ بن

رکھے تھے خانہ کعبہ مین جو بت
نہوتے وہ کبہی مسمار تجھہ بن

عرب مین پہیلی تھی ہر جا ضلالت
بڑے گمراہ تھے اشرار تجھہ بن

بہت ہے صدق رنجیدہ پریشان
نہ جاوے اسکا کچھہ آزار تجھہ بن

کروں کیا عرض مین اظہار تجھہ بن
نہ کوئی ہے میرا غمخوار تجھہ بن

نہ دنیا مین نہ عقبے مین کسی مین
نہ یاور ہے میرے سردار تجھہ بن

نہین ہے ہند مین میرا ٹھکانا ٭
پریشان ہے دل بیمار تجھہ بن

بڑی غفلت نے ہے مجکو ستایا
نہونگا مین کبہی ہوشیار تجھہ بن

قیامت مین تمامی انس و جان کا
نہ یاور اور نہ ہوگا یار تجھہ بن

جو منزل قبر اول سخت ہوگی ٭
نہوگا وان کوئی غمخوار تجھہ بن

خلایق کے لیئے روز قیامت ۔ نہو ویگا کوئی مختار تجھہ بن

چلینگے پل پہ سب روز قیامت ۔ نہونگے وان کبہی ادس پار تجھہ بن

بروز حشر سارے عاصیون کی ۔ کبہی کشتی نہ ہو گی پار تجھہ بن

شفاعت کے لیئے روز قیامت ۔ نہوگا وان کسیکو بار تجھہ بن

گنہ لاکہون ہوئے ہین مجھہ سے سرزد ۔ کہون کس سے میرے غفار تجھہ بن

ہین عصیان ظاہر و باطن جو میرے ۔ چھپاوے کون ای ستار تجھہ بن

بڑا ہی سخت ہے روز قیامت ۔ نہ آسان ہوگا وہ زنہار تجھہ بن

یہی بابکر سے کہتے نبی تھے ۔ بچاؤن مین کبہی گلزار تجھہ بن

بلال حبشی جنت مین یہہ بولے ۔ نہین بہاتا مجھے گلزار تجھہ بن

غم دنیا مین دل سے صدیق سویا
نہووے یہہ کبہی بیدار تجھہ بن

مجھے گلشن لگے ہے خار تجھہ بن ۔ بڑی کلفت رہے ہے یار تجھہ بن

خموشی ہے مجھے گفتار تجھہ بن ۔ نیستان ہے مجھے گلزار تجھہ بن

بڑی ہے بیقراری یار تجھہ بن ۔ نہ ہے مونس کوئی غمخوار تجھہ بن

ستاوے ہے غم ہجران بہت سا ۔ نہ چین آوے مجھے ہے یار تجھہ بن

نبی کے بعد کہتے تھے ابابکر ۔ دل افسردہ ہے بیمار تجھہ بن

بڑی فرقت نے ہے مجکو ستایا ۔ کرون کس سے بہلا اظہار تجھہ بن

یہہ روکر حضرت فاروق بولے ۔ کہون کس سے مین حال زار تجھہ بن

یہہ بولے حضرت عثمان عفان ۔ دل نالان ہے یہہ سردار تجھہ بن

یہی کہتے علی تھے بعد رحلت ۔ قرار آتا نہین زنہار تجھہ بن

مہاجر کہتے تھے روضہ پہ جاکر ۔ بہت روتے ہین یہہ انصار تجھہ بن

یہی کہتے تھے سلمان فارسی بھی ۔ نہ چین آوے مجھے دلدار تجھہ بن

بلال حبشی جنت مین یہہ کہتے ۔ مین ہون مضطر جگر افگار تجھہ بن

جناب عایشہ بولیں بصد سوز
جو کچھ گذرے ہے مجھ پر رنج و اندوہ
نہیں ہے لطف کچھ بہی زندگی کا
مجھے اچھا لگے کہانا نہ پینا ❊
خبر لے لو ذرا اب آ کے میری
نہ کہانیکی نہ پینے کی ہے خواہش
جناب فاطمہ زہرا یہہ بولیں
یہی رو رو کے کہتی تہیں وہ غمگین
خبر لیلو میری اے بابا جلد سے

میں حیران ہوں میری سردار تجھ بن
کہوں کس سے میرے دلدار تجھ بن
بسر کیا عمر ہو دلدار تجھ بن ❊
کروں دکھیا میں اب کیا کار تجھ بن
مرا جینا ہے بس دشوار تجھ بن
تڑپتا ہے دل بیمار تجھ بن
مجھے ہے زندگی دشوار تجھ بن
میری ہے زیست یہہ بیکار تجھ بن
پریشان ہے دل بیمار تجھ بن

نہووے صدق کو جب تک حضوری
سناوے یہہ کسے اشعار تجھ بن

قادر ذو الجلال بی زوال ہے وہ
جو شکر بال کا انسان زبان سے کرے
خدا تو دیگا اوسے مفلسی کا عوض بہی
اوسکی رحمت کا کیا ٹہکانا ہے
جیسے رو یا میں دنیا ہی سو جہے
سب ہی نبیوں سے رتبہ ہے اعلی
اوسکی صورت کا ہے نہیں انسان
سخن اوسکا کلام حق سمجہو ❊
اوسکے قد کا نہیں ہے سایہ کہیں
رسول حق کے جیسے دیکہا بہلے ہی سب نے

ق

وہ تیرا نو بی مثال ہے وہ
اوسکی گردن پہ بس وبال ہے وہ
جو کہ رکہتا بہت عیال ہے وہ
جسپہ ذرہ پڑے نہال ہے وہ
خواب ہرگز نہیں خیال ہے وہ
صاحب یہہ نثر و کمال ہے وہ
سرو بستان خوش جمال ہے وہ
صاحب سر حق مقال ہے وہ
قامت خوش لقا جمال ہے وہ
جا کے جنت میں بس بلال ہے وہ

نہووے صدق ذرا تجھسے کچھ مدح اوسکی
سارے نبیوں میں خوش خصال ہے وہ

ولہ

تمام عالم میں جلوہ ظاہر حضور تیرا چمک رہا ہے
عجب کرشمہ ہے یہ کمالی آتی کہ عشق سوز انسے دل ہے جلتا
عجب یہ عالم ہے گونان گونکا خیال اسکو ذرا نو کرلو
نہ سونس اپنا نہ کوئی ہمدم نکوئی یاور نکوئی رہبر
خدا یہ تجہہ سے دعا ہے ہر شب دکہا دے جلوہ ذرا نو انکا
یہی ہے دنیا یہی ہے عالم یہی ہے فانی یہی ہے باقی
نبی جو چلتے تھے رستہ اپنا معطر ہوتا تہا سارا طیبہ
اوسی نے کہویا ہے مال اپنا اوسی نے کہویا ہے دین اپنا
سنبہالو آکے نہیں پناہ ہے بڑا ہی اوٹہا ہے سخت طوفان
وداغ الفت کا جس بشر میں گذر ہوا ہے سمجہہ لو اسکو

یہہ نفس باطل ہے کور یعنی خودی میں اپنے بھٹک رہا ہے
کہیں یہ بجلی چمک رہی ہے کہیں یہ بادل کڑک رہا ہے
کسیکا شادی سے خوش ہے چہرہ کسیکا آنسو ٹپک رہا ہے
بڑی ہی پیاری حسرت ہے شعلہ آتش کا دل میں اپنے بھڑک رہا ہے
فراق احمد سے خار سینہ میں ہر دم اپنے کھٹک رہا ہے
کسیکا شادی سے دل ہے فرحان کسیکا آنسو ڈھلک رہا ہے
محبت الفت نبی سے رکہو مدینہ اب تک مہک رہا ہے
سرائے فانی کی خواہشوں میں جو انسان الجھ کے اٹک رہا ہے
اب بیچ دریا میں بیڑا الٹ کے جھکولے میں اٹک رہا ہے
وہ جا کے سوکہے تو بو بھی خوش ہے مدینہ ہر دم مہک رہا ہے

بلالو اسکو مدینہ اپنے نہیں ہے چارا نہیں ہے یارا
تمہاری فرقت میں سر کو اپنے یہہ صدق شاہا پٹک رہا ہے

خدا کی قدرت کا جلوہ ہر دم چھپا نہیں بارہا چمک رہا ہے
نظر شاد ہے جو جلوہ سکو تصور انکہوں کا تم سمجھنا
وہی تو پہونچیگا لامکان تک نہیں رکیگا کسی طرح سے
شفیع اعظم بہت تھے غمگین کہ کیا بنیگی ہماری امت
ضرور ہوگا محل جنت میں سو لی جاؤں بہت ہی رو رو
ولی قیامت بڑا نہوگا اوسکو جانوں کبھی بہی یارو
بڑا ہوں حیران پریشان بہت ہوں مضطرب ہوا
بلال کہتے تھے بعد رحلت نبی کی فرقت میں زار حسرت
فرشتے آتے میں آسمان سے نبی کی محفل ہے آؤ دیکہو
نہ صبر اوسی کسی طرح سے چھوڑا دو اسکو دکہا کے صورت
ہو رستہ آسان جو طیبہ ہو لاؤ سی یہ بجلی تو جلد ہمکو

رسول احمد کا نور جگ میں ہر ایک جا پر دمک رہا ہے
وہ نور احمد تو مثل تارہ فلک سب جہان میں چمک رہا ہے
اب عشق احمد میں جسکے چشم سے آنسو آکر چھلک رہا ہے
جو حوض کوثر کو جا کے دیکہا تو پانی اوس میں چھلک رہا ہے
وہ مثل خون کے چوا آنکھ عاشق بہ رخ یہ آنسو ڈھلک رہا ہے
ہر ایک ساعت میں ہول محشر سے جسکا سینہ دہڑک رہا ہے
بحار عصیاں میں انکو شاہا جہاز میرا اٹک رہا ہے
نہیں نکلتا کسیطرح سے یہہ دم گلے میں اٹک رہا ہے
گلاب لاکر دے اوٹھ کر یہان یہ کوئی چھڑک رہا ہے
کہ دل جدائی سے مثل بلبل قفس میں اپنے پھڑک رہا ہے
کہیں کی منزل مسافر ہے یہہ جی تو ہر دم بہٹک رہا ہے

نبی کی مدحت میں دست بستہ بڑی ادب سے صلوٰۃ پڑھکر
یہ صدق شاد ہو مثلِ بلبل مزہ میں اپنے چہک رہا ہے

کبھی ہے وحشت کبھی ہے خطرہ نہیں ہے مطلب کسی سے اسکو
یہ مثلِ بلبل کے باغِ دنیا میں صدق ہر دم چہک رہا ہے

ہو آپ ہی نورِ رحمانی محی الدین جیلانی
ہو آپ ہی فخرِ انسانی محی الدین جیلانی

شرافت آپ کی بالا مراتب سب سے ہے اعلیٰ
ہو آپ ہی شبیرِ یزدانی محی الدین جیلانی

تصوف کے ہو تم بانی کہیں ہیں سب ہمکو گیلانی
لقب محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی

تم ہو مقصود نبیوں کے تم ہو مطلوب ولیوں کے
تم ہو محبوبِ ربانی محی الدین جیلانی

دو دمانِ فاطمہ ہو تم علی کے لاڈلے ہو تم
کروں کیا میں مدح خوانی محی الدین جیلانی

تمہیں ہادی مریدوں کے تمہیں رہبر فقیروں کے
تمہاری ذات روحانی محی الدین جیلانی

تمہیں ہو شیخ فقرا کے تمہیں ہو دوست غربا کے
تمہارا ہے نہیں ثانی محی الدین جیلانی

خدا کے تم ہی پیارے ہو نبی کے سر کے تارے ہو
علی کے تم ہی ہو جانی محی الدین جیلانی

ولیوں کے ستارے ہو مریدوں کے سہارے ہو
حقیقت میں ہو لاثانی محی الدین جیلانی

نکالا ناؤ کو تمنے تہی ڈوبی جو کہ مدت سے
تمہیں ہو فیضِ رحمانی محی الدین جیلانی

بلاشک نفس کش ہو تم ریاضت اور مشقت میں
تمہارا فخر لاثانی محی الدین جیلانی

تمہاری خوبی و خصلت بہلا کس سے بیاں ہووے
تم ہو صورتِ حسن ثانی محی الدین جیلانی

نبی کو فخر ہے تم سے کہ تم ہی خیر امت ہو
ہو تم سب نورِ جسمانی محی الدین جیلانی

جو سائل تہا کوئی آتا نہیں محروم وہ جاتا
تجھے کرتے رہتے مہمانی محی الدین جیلانی

پھرے ہے صدق رندوں میں تمہاری ہے مریدوں میں
اُسے رہوے ہے حیرانی محی الدین جیلانی سے

معزز کبریا ہو تم معین الدین اجمیری
مقرب بارگاہ ہو تم معین الدین اجمیری

دو دمانِ مرتضیٰ ہو تم حبیبِ مصطفیٰ ہو تم
مقتدائے اولیا ہو تم معین الدین اجمیری

محبانِ خدا ہو تم عزیز کبریا ہو تم
بیاری سی بخشے ہو تم معین الدین اجمیری

محبت کے نو زباں ہو تم شیدا ہو مریداں تم
مددگار غریباں تم معین الدین اجمیری

اتفاقاً ہوے جب دہلی تو بولے وانبہ بختیار کاکی
لگا دو پار کشتی تم معین الدین اجمیری

مرید ایک روز بیٹھے سب یہ کاکی بولے اوس دم
خدا سے اب ملا دو تم معین الدین اجمیری

اتفاقاً جادوگر آیا زمین سے اوڑ کے وہ بولا
یہ دیکھو میرا اوڑنا تم معین الدین اجمیری

جدا ہو کفش حضرت سے لگی جوگی کے بس سر سے
وہ بولا دو اماں اب تم معین الدین اجمیری

گرا اوسی جا جادوگر کہا اوس نے بدل مضطر
دکھا دو راہ بہشت تم معین الدین اجمیری

نصیحت ہو گئی مجکو خطا اب عفو میری ہو
پناہ دو اس بلا سے تم معین الدین اجمیری

جہانک ایک صدق کو دکھلا کیا اسکو ہے بس شیدا
دکھا دو اب دوبارہ تم معین الدین اجمیری

قصیدہ در شان حضرت شاہ سیدنا ابوالعلا قدس سرہ

ہمارے حبیب مصطفےٰ ہیں سیر ہمارے ابوالعلا
تھے وہ وہاں مرشد سیدنا ابوالعلا

رتبہ جو اونکا تہا تھے قطب وقت اولیا
تھے وہ حبیب کبریا محبوب شاہ دوسرا

ہے قطب وہ عالی گہر تہی ہوتی آنکی عرش تک
پہنچائی جسکو تہی نظر بس جاتا وہ عرش علا

تہا ایک قدم آسمان تہا عرش اونکا آستان
جاتے تھے دم میں لامکان رتبہ تہا اونکا بس بڑا

ایک جوگی آیا ناگہان تہا تہی نجرہ میں نہاں
عورت ولے تہی بیگمان جادو سے تہا اسکو رکھا

تہا اتفاق حضرت بیٹھے تھے الغرض واں پر بیٹھکر
جوگی فراست دیکہہ کر اولٹا ہی جانے وہ لگا

بہاگتا تہا وہ جادوی شتاب کہا لگا پہنچے وہ اب
حاضر تھے واں پر شیخ و شاب مجمع بڑا ایک ہو رہا

آپ نے دیکھا بغور عورت ہے ایک مینا بطور
کشف سے کھینچا الغرض آیا وہ کھنچتا چلا

جب کھینچا اوسکو آپنے وہ جوگی آیا سامنے
ڈرنے لگا وہ کانپنے چہرہ تو اوسکا فق ہوا

بیٹھے وضو تھے کر رہے مینا نکالی نجرہ سے
پانی چھینٹے دیتے ہی مینا وہ عورت مہ لقا

عورت وہ ننگی دیکھکر چادر اوڑہائی اوسکے سر
بولی وہ ہوکے چشم تر تہی میں اسیر مبتلا

عورت سے بولے یہ سخن پہنچا دون تجکو میں وطن
سنکر وہ بولی نیک زن جاؤں میں دنیا کیا بھلا

جوگی گرا دو پانو پر لایا وہ ایمان آپ پر
کی اوسنے بیعت ہاتھ پر ایک دم میں کامل ہو گیا

نام اسکا اچھا سا رکھا اوسکا نکاح کر لیا
جب تک کہ وہ زندہ رہا غافل نہ خدمت سے ہوا

جس جا مزار ہے آپکا ہے دفن واں مرد خدا
ایک طفل پڑہی مردہ لاشہا شاہ راہ روتا کھڑا
ایک فیل مست رستہ میں تہا خونی ستاتا سبکو تہا
کرنے لگا اوس سے کلام دریا پکر اپنا مقام
دریا کنارہ رہتا تہا ہر ایک اوسپہ چڑہتا تہا
ایک شاہ عالی وقت نے پیالے کئی تحفے دیئے
بولا وہ شاہ نامدار ڈرتے نہیں تم زینہار
کہنے لگا ای شاہ تو حکم خدا مانے نہ تو
وہ بادشاہ ہو پر غضب آپکے سے نکلا بعد تب
تب آپ نے ناچار ہو اوس دم نکالے شہر بدر دو
ایک روز مجلس ہو رہی شورش بہی تہی اوسدم بڑی
مجلس میں گانا ہو رہا عالم ایک آ حاضر ہوا
ہو تم ہماری آشنا سنتے نہیں مطلق غنا
شورش ہوئی ایک شخص کو نعرہ لگا کے اوسنے وہ
شورشیں تہے نعرہ کنان نعرے لگانے اوس زبان
عالم وہ روئے اسقدر ہلنے لگے دیوار و در
بیعت مجہے کر لیجیے نعمت مجہے کچہہ دیجیے
ہے صدق کی یہہ التجا ہے دل کا یہہ مدعا

جانے ہر اک چھوٹا بڑا پایا مزار بو العلا
بس آپ نے پڑہی اوٹہا از حکم رب زندہ کیا
جب پہیرا ہاتہہ اوسپہ عطا خدمت میں آیا وہ چلا
رہ عمر بہر اوس جا مدام سنکر وہ ہاتی چل اوٹہا
دو پار لیکے جاتا تہا بس یہی کام اوسکا رہا
بس ہاتہہ میں تو لے لیے ہرگز نہ قطرہ تک پیا
پینے سے ہے تمکو تو عار یا تو نہیں میرا کہا
پیتا نہیں گا بدبخت تو چکہیگا تو اسکا مزا
کہنے لگا یہہ بات جب غصہ تو سلطان کو چڑہا
گہبرا گیا وہ شاہ تو اوٹہے پہر شاہ بو العلا
لوگوں کی یہہ نوبت ہوئی وجد آتا تہا چلا
گویا ہوئے شاہ بو العلا تشریف لائی مرحبا
ہمکو ادب ہے آپکا سازونکو ہے رکہوا دیا
ناگاہ سن آواز کو لرزہ ہر اک کو آ گیا
بجنے لگے سب سازواں عالم ہی غشمیں آ گیا
تہے وجد میں وہ بیخبر بولے کہ یا شاہ بو العلا
یہہ عرض اب سن لیجیے منکر نہیں میں راگ کا
صدقہ مجہے شاہ بو العلا خاصوں میں دو اپنے ملا

اے صدق خامہ روک لے محنت سے ہے عظمت ملے
ہوویں جمع یاں اولیا - برسے ہے یاں رحمت خدا

پردہ پوشی میں گنہگاروں کی ستار ہے محفل
یاں آئے سے بیمار شفا پاتے ہیں یارو

ولہ

خستہ دلوں عاشق کی یہہ دلدار ہے محفل
واللہ یہہ بیمار کی غمخوار ہے محفل

گل محفلِ میلاد کے ہی کانٹے ہیں کھلتے
باران رحمت تو یہاں ہوتی ہی بیشک
آتے ہیں فرشتے تو یہاں سننے کو میلاد

یہہ جان لو بے خار ہے بے خار ہے محفل
یہہ حق کی تجلی سے تو انوار ہے محفل
عطر و عنبر کی حقیقت میں سزاوار ہے محفل

دل صدق سے ہاں آن کر صلوات کو پڑہیئے
باللہ کہ یہہ رحمت غفار سے محفل ہے

آکر پڑہو صلوات یہہ حقدار ہی محفل
سب مجلسوں کی یہہ ہی تو سردار ہی لاریب
اب جہٹ سے وضو کر کے چلے آ حضرت
بیہوشی سے مستی سے نہیں یاں کوئی غافل
اس بات سے آوے جو کوئی منکر میلاد
سمجہو سہی جو زر نہ اوٹہاوی کبہی اوسکو
جو منکر میلاد ہے بس اوس کو تو جا لون
صلوات پڑہو آکے یہاں چپکے نہ بیٹہو
ہیں وجد میں صوفی تو بہت بیخود بیہوش

طیار ہے طیار ہے طیار ہے محفل
زردار ہے زردار ہے زردار ہی محفل
گلزار ہے گلزار ہے گلزار ہے محفل
بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے محفل
ہشیار ہے ہشیار ہے ہشیار ہی محفل
دشوار ہے دشوار ہے دشوار ہے محفل
بیزار ہے بیزار ہے بیزار ہے محفل
حق دار ہے حق دار ہے حق دار ہی محفل
زنگدار ہے زنگدار ہے زنگدار ہی محفل

گلزاروں سے اور عطر کے لشبان سے ای صدق
سرشار ہے سرشار ہے سرشار ہی محفل

پردہ چہرہ سے اوٹہا دیجئے شہا
ہون پیاسا شربت دیدار میں
لاکہا مخلوق حق سے وصل کی
مبتلا ہی رنج و بلا دی میں ہون
ہند کے حلقے تمہیں بہت سے
ہند میں ہیں بے اشاد سے

یہہ لقا اپنا دکہا دیجئے شہا
وصل کا ساغر آب پلا دیجئے شہا
رب سے مجکو بہی ملا دیجئے شہا
درد و غم میرا اٹہا دیجئے شہا
بیدہ شربت کا پلا دیجئے شہا
صدق کو در پہ بلا لیجئے شہا

ترجیع بند در بیان معراج

جبریل آئے در پہ اک شب حضور والا | پیغام رب یہ لائے خدمت حضور والا
رخسار اپنے ملتے قدموں حضور والا | بولے ادب سے پھر ہی چلئے حضور والا

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

ہے عرض یہ ادب سے خیر الانام جاگو | لایا پیام رب سے خیر الانام جاگو
در پہ براق حاضر خیر القیام جاگو | مشعل بکف ہے رضوان خیر الانام جاگو

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

اٹھو حبیب رب کے لایا پیام میں ہوں | اب در پہ ایستادہ ای ذوالکرام میں ہوں
اک کمترین بندہ رب غلام میں ہوں | ہمرہ رکاب حاضر خیر الانام میں ہوں

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

کل انبیا ہیں حاضر عرش بریں کے اوپر | حور و ملک ہیں جنت میں منتظر وہاں پر
ہیں آپ کو جگانے آیا حبیب اکبر | آئے ہیں ساتھ میرے صدہا فرشتے در پر

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

آیا پیام وصلت ہجرت ہوئی ہے آخر | تکلیف مجھکو نہیں بیشک ہیں آپ صابر
کوئی نہ ہوگا ایسا جیسے ہیں آپ شاکر | لو عاصیانِ امت بخشیگا آج غافر

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

رب کے عطا کرم سے میری زبان ہے قاصر | دوزخ میں یہ نہ جاویگا کوئی ہرگز آج کافر

وہ بحرِ رحمت اوسکا لا انتہا ہے آخر
بخشش بڑی ہے اوسکی وہ ہے غفور و غافر

ہر سمت قدسیون کے لاکہون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

پیاری رسول رب کے اوٹھو وضو کرلو
جنت سے آیا جوڑا اب زیب تن تو کرلو
رضوان کہڑا ہے وہ پاس اوسکے صراحی لیلو
فردوسی عطر لیکر اسکو بدن سے مل لو

ہر سمت قدسیون کے لاکہون پرے جمے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

پہنیگا قمیص رنگین اب اوڑہیگا اسکو
یہہ پٹکہ رنگ احمر اب لپیٹیگا اسکو
ہے یہہ عمامہ نقشین اب باندہیگا اسکو
یہہ جوتہ ہے زمرد اب پہنیگا اسکو

ہر سمت قدسیون کے لاکہون پرے جمے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

ہین انبیا و صلحا فردوس مین مقرر
جو ہو رہا ہے اوس جا کہتا ہون اوسکو مختصر
تعظیم کو کھڑے ہین سارے وہان پیمبر
جو سب سے کم ہے وہانپر بیٹھک ہے اعلے بہتر

بخشا حضور والا مشتاق ہین پیمبر
کوئی کمر کو باندھے سرگرم ہے مقرر
سب ساکنان فلک کے ہین عطر سے معطر
فردوس مین ہے کوئی کوئی در فلک پر

ہر سمت قدسیون کے لاکہون پری بندھی ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

آراستہ چمن ہے ہر سمت نہر جاری
کلیان ہر اک شجر مین آئی ہین پیاری پیاری
پہولون سے کہل رہی ہے ہر اک روش کیاری
ہین جانور وہان پہ بے گنتی بے شماری

ہر سمت قدسیون کے لاکہون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

خوشیان فلک کے اوپر ہر جا ہی ہو رہی ہین
حورین ہر ایک روش پر گشت پہر رہی ہین
نہر بہشت کی نہرین وان ہر سمت بہ رہی ہین
خوشبوئین ہر طرف سے ہر جا لہک رہی ہین

میوے طرح طرح کے خوشرنگ و ذائقہ کے
طوبیٰ کی ڈالیون کے وان ڈہنگ ہین نرالے
غنچے طرح طرح کے ہر پیڑ پر ہین اچھے
کھلنے کی کیا ہے حاجت اب دیکھو لوگے جاکے

ہر سمت قدسیونکے لاکہون پرے بندھے ہین ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

حکم خدا ہے یہہ ہی مردونکے حق مین اسشب
عالم مین مردے جو ہون پاوین نجات وہ سب
جو ہون عذاب قبری موقوف اونسے یعنی اب
دوزخ مین رہنکو ہی فرمان ہوا ہے بیدرب

ہر سمت قدسیونکے لاکہون پرے بندھے ہین ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

بجد انزول رحمت اس درجہ ہے نہایت
ٹھنڈی ہوی ہے دوزخ آراستہ ہے جنت
جو دوزخی ہوا اس سے اوٹھے عذاب و کلفت
کوئی نہ رہ بے رحمت کہو ہے یہ رسم عزت

ہر سمت قدسیونکے لاکہون پرے بندھے ہین ٭ آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑے ہین

غافر غفور وہ ہے رب قدیر وہ ہے
خالق حکیم وہ ہے سامع بصیر وہ ہے
سب سے بزرگ وہ ہے سب سے کبیر وہ ہے
دانا خبیر وہ ہے نعم النصیر وہ ہے

ہر سمت قدسیونکے لاکہون پرے جمے ہین ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

براق ہے یہہ حاضر جنت کا رہنے والا
روتا نہادتون سے کرتا تہا آہ و نالا
ہے والہ و یہہ شیدا عشقی مین نرالا
رنج و الم سے اسنے کہینچا تہا اک نالا

ہر سمت قدسیونکے لاکہون پرے جمے ہین ٭ آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑے ہین

میوونکا ہر شجر ہے پتا زمردی کا
ہر شاخ پر شجر کے ہے ایک پرندہ بیٹھا
ہے شاخ سب کی مرجان موتی سا ثمر اوسکا
ہے صدق دل سے پڑہتا کلمہ حضور ہی کا

ہر سمت قدسیونکے لاکہون پرے بندھے ہین ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

ہے صدق یہہ بچارہ عاجز بحال مضطر
کرتا دعا ہے حق سے یہہ ہی بروز محشر
ہے دل سے یہہ غلام شاہ رسول اطہر
پاسے رکاب رہوے شافع نبی رہبر

ہر سمت قدسیونکے لاکہون پرے بندھے ہین ٭ آراستہ ہو غلمان باندھی کمر کھڑی ہین

ترجیع بند دیگر

سنو جبریل نے ایک شب کری عرض لگے بصد ادب — چلو یا نبی بحضور رب بخوشی کہا ہے تمہیں طلب
وہاں چلکے دیکھو عجب عجب ذرا دیر کرئیگا کچہہ نہ اب — کھڑے ہے انتظار میں سبکے سب ہی قدسی کہتی ہیں یوں لب

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

دیا یہہ پیام خدا کا آ بحضور سرور انبیا — کہا اٹھو خواب سے بادشاہا چلو آپ جلد سے بر سما
سنا جبکہ مژدہ جانفزا اوٹھے خواب سے تو وضو کیا — وہیں رب کا شکر ادا کیا یہہ درو سکان ہوئی صدا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

لیے نوری کوئی شمع کو تہا کوئی روشنی کی جلو میں تہا — بڑا اسا شہر اونکے ہجوم تہا کوئی جہوم کے اونکے قدوم تہا
کوئی دائیں بائیں رکاب تہا کوئی منتظر تو وہ بنہہ تہا — کسو کی طرف تو کی صدا یہہ تہا کوئی آگے بڑہکے یہہ کہتا تہا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے جبکہ احمد مجتبی ابہی عرش اعلی پہ غل مچا — کہ قریب آگئے مصطفے کرو آسمانوں کو جلد وا
کوئی پل میں آئے ہیں وہ شہا نہیں دیر ہووےگی اک ذرا — یہی حکم رب کا تہا جا بجا کہیں قدسی سارے ہی مرحبا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

سبہی آسمانوں پہ نور تہا سبہی جا ہی اوسکا ظہور تہا — کہیں سلسبیل و طہور تہا کہیں عاشقوں کو سرور تہا
کوئی محو رب غفور تہا کوئی والہ عشق میں چور تہا — وہاں سبکو قرب حضور تہا یہہ گروہ کہتا طیور تہا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

کہیں انبیا کا تہا جمگہٹا کہیں اولیا کا جتہا بندہا — کہیں سبز پوشوں کا تہا پرا کہیں قدسیوں کا گروہ جا
کہیں عاشقوں کا تہا اولکا کہ وہ آتا ہووے بکا لیا — کھڑا جو گروہ کہ وہاں پہ تہا یہی کہتا اپنی زباں تہا

بلغ العلی بکمالہ ** کشف الدجی بجمالہ ** حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

ہوئے بند راہ کے سلسلے ہوئے طے جہانکے مرحلے
یہی عرض کرنے تو وہ لگے جو تھے ہم آگے تو پر جلے
وہ بلک تو سدرہ سے مڑ چلے جو دربنی پہ سے تھے چلے
وہ تھر تو سدرہ تھلے چلے گویا نوری سانچے میں ڈھلے

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے آپ جبکہ تھے لامکاں کھلا راز جو کہ وہ تھا نہاں
ہوئے گویا سید دو جہاں خدا تیرے بندے میں بیگماں
کروں اس جگہ کا میں کیا بیاں نہیں تھا ملک کا جہاں نشاں
میری کیہ بخشش است ناتواں اد نہیں تو حشر میں اماں

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے جلد برق کی کی واں بہار دیکھی عجیب سی
تھی محل روش کی جدی جدی کہیں سبز محل زمردی
بندھی غلاموں کی تو قطار تھی صف حوریاں تھی جدی جدی
کہیں تخت بچھے تھے نقرئی کہیں سرخ یاقوتی سی تھی

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہاں شکل دیکھی بلال جب لگے شکر کرنے شہ عرب
کری ہاتھ باندھ کے عرض تب کہ نماز کا ہے فقط سبب
کہا تیرا آنا ہے یاں عجب بھلا یاں گذر ہو کیسا کب
پڑا ہاں کرتا تھا بحضور رب یہی عرض کرتا ہوں باادب

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہ جمال آپکا تھا قمر جو چھپے کبھی اگر نظر
گئے آپ ہشتمی چرخ پر جہاں قدسیوں کا نہ تھا گذر
وہ فدا ہوا آپ کو دیکھ کر کوئی جن ملک ہو یا بشر
تیرا ادنیٰ کا بھی نہیں تھا وقر بہ صدا تو آتی تھی بیشتر

گئے عرش اعلیٰ پہ جب نبی تھا ہوا شور پردہ سے مرحبا
وہ حجاب پردہ تو سب اٹھا دیں وصل کا تو مزا ملا
وہ نظر میں آیا جو دور تھا کروں کیا بیاں کہ وہ تھا بھلا
یہاں عقل کرتی ہے اب خطا یہی کہتی ہے یہی ہے خدا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے قرب جبکہ تو مصطفیٰ ہوئی دل پہ تجلی رب العلا
وہیں یار غار فدوی خدا یہ بندا تو سنتے ہی دل بجھا

نہ خیال کوئی جہاں رہا مگر عشق رب کا لگا رہا ۞ نہ قرار دل کو ذرا رہا وہ لیے حق کا جلوہ عیاں رہا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

ہوا خلد میں جو کہیں گذر وہاں سیر کی تھی جو بیشتر
بڑے خوش رسیلے تھے وہ ثمر کرے کیا بیاں کوئی مختصر
کہیں سونیکے تھے لگے شجر لدے میوے جسمیں تھے وہ خوبتر
تھے پرندے بیٹھے جو نخل پر وہ یہہ کلمہ لاتے زبان پر

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

کہیں تخت بچھے سنہری تھے جڑے اونپہ موتی و لعل تھے
کسی جا پہ پھولوں کے دستے تھے وہ مہکتے عطر سے تر بتر تھے
کہیں فرش مخملی بچھنے لگے کہیں عنبریں تھے کھلے ہوئے
کہیں شاخ شاخ پہ غنچے تھے کسی جا پرندے چہکتے تھے

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

طرح آپکی ہو شہا صلوات آپ پہ ہو خدا
ہوں حقیر آپکا میں گدا مجھے ہے سہارا تو آپ کا
میری رات دن ہے یہ التجا مجھے اب مدینہ میں لو بلا
نہیں آرزو مری اس سوا پڑا ہوں آکے روضہ پہ شہا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

خدا اب حضوری تو کر عطا تو معاف کردے جو ہو خطا
بھلا صدق اپنو لکھیگا کیا وہ حبیب ہے تیرے مصطفے
مجھے اوس نبی کا تو در دکھا جو تمام ہونکا ہے پیشوا
دل و جان ہو اونپہ سدا فدا یہہ درود پڑھتا رہے سدا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

ولہ

اوسیکو حمد ہے وافر کہ جسکی ذات پاکی ہے
نہیں زیبا ہے انسانکو تکبر اور مغروری ہے
نہیں رہوین شجر ہرگز نہیں رہوین حجر ہرگز
فرشتے ہیں بڑے عاجز بشر کی کیا بھلا طاقت

بشر ہے عاجزی لائق کہ اوسکا جسم خاکی ہے
وہی مالک ہے بندونکا اوسیکی ذات عالی ہے
بلاشک ہے فنا عالم اوسیکی ذات باقی ہے
صفت ہووے نہیں حضرت کہ یہہ شہ اسکا تعالی ہے

اوسے تو یہ تجلی حق نظر آویگی لاکھون مین
جو اچھے کام کرجاوینگے خدا کی راہ مین انسان
معاف ہونگے گنہ اوسکے بلاشک دن قیامت کے
جو نادم ہو گناہون سے امید عفو ہے اوسکی
مین ہون آلودہ عصیان نہین کھلتی رہ مولا
نہ عصیان حبط ہووینگے بغیر از فضل مولا کچھ
پڑے جاؤ پڑے جاؤ نہ چھوڑو تم نمازون کو
کسی مسکین کو کھانا جو کہ کھلواؤ خوشی دل سے

کدورت دنیوی سے جسکا سینہ پاک صاف ہے
ہمیشہ کے لیے نیکی وہی تو ہستی باقی ہے
گنہ کرنے مین حق سے جو کہ بندہ دل مین خائف ہے
جو ہٹ کرتا ہے عصیان سے بلاشک وہی عاصی ہے
ہر ایک ساعت رہے مجکو فضولی اور لافی ہے
گناہون سے مرض مین فی الحقیقت وہی شافی ہے
نمازون کی اس عالم مین کسی سے معافی ہے
ثواب اوسکا قیامت مین یقین جانون کہ وافی ہے

نہ کر تو صدق کچھ خطرہ سوالون قبر کا ہرگز
تجھے الفت رسولِ احمدِ مختار کافی ہے

ترجیع بند

قدرِ رعنا تو لکھون کیا مین رسولِ اکرم
نہین آدم تجھے فدا اونپہ ہر ایک تھا عالم
جتنی تعریف کرون ہے وہ بلاشک سب کم
مجھ سے تعریف بھلا کیا ہو شہنشاہِ اُمم

ہو گئے دیکھ فدا جسکو صفیِّ آدم
مردہ گر دیکھے تو فی الفور ہو زندہ اوس دم
ہے لقب آپکا مشہور شفیعِ اعظم
کر گیا آگے تو قدسی ہے یہی شعر رقم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

واہ حضرت کی بھی کیا شان ہے اللہ اللہ
ایسا جلوہ رخ زیبا تھا درخشندہ وہ ماہ
جتنی توصیف کرون حق ہے وہ تم باللہ
حشر میں بھی جو خدایا تو اونہین کے ہمراہ

نور حق تھا وہ حقیقت مین جناب ذیجاہ
آنکھ مین پڑتی تجلی جو کوئی کرتا نگاہ
دین و دنیا کے سہارے تو وہی مین بس شاہ
ہے یہی ورد لگا اب تو مجھے شام و پگاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی

قد حضرت کا زمین پر نہیں سایہ پڑتا
رخ وہ ایسا تھا کہ تھا نور کا آئینہ بنا
نور سے حق نے بنایا تھا وہ چہرہ اونکا
خواب میں جسنے کہ اوس نور خدا کو دیکھا

واہ کیا شان تھی کیا انکا بنا تھا نقشا
نظر اوس رخ میں نو آتا تھا خدا اونکا جلوا
نور ہی نور تھا کیا اوسکی صفت ہووے بھلا
مرنے کے بعد وہ بس جنت ماوی پہونچا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روشنی ایسی نہیں رکھتا ہے کچھ ماہ واللہ
کوئی دنیا میں نہیں ایسا ہوا ہے بندہ
نہ ملیگا کسی مخلوق کو ایسا رتبہ
جو کہ امت میں ہے اونکی وہ رہیگا ہمراہ

جب سا روشن شہ والا کا تھا حسن چہرہ
نہ رسولوں میں نہ نبیوں میں قسم ہے اللہ
فی الحقیقت وہ قیامت میں شفیع ہیں بیجاہ
وان اسی شعر کا مضمون سنیگا باللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نام حضرت کا محبت سے جو لے شام و پگاہ
عفو ہو جاویگا جانوں کہ سبھی اوسکا گناہ
پہونچے فردوس میں بیشک جو چلے آپکی راہ
ہے یقین حشر میں ہو ویگا یہ اونکے ہمراہ

گرمی حشر سے رہوگی بہت اوسکو پناہ
آگ دوزخ کی نہ دیکھیگا کبھی وہ واللہ
غیر کی راہ جو چلے ہوگا وہی تو گمراہ
پہونچیگا صدق سے یہ کہتا ہوا انشاء اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تجھسے فریاد ہے اس نفس شریر کی اللہ
اب دکھادے تو نبی کی ہمیں للہ درگاہ
بس ہر ایک حال ہمارے سے تو ہی ہے آگاہ
دن قیامت کے نہیں ہمکو گنہ سے پروا

تجھسے ہر چیز کی ہر وقت میں چاہیں پناہ
امتی تو نے کیا اونکا ہمیں ہے ہر گاہ
رو برو تیرے خدایا ہمیں درکار گواہ
شافع خلق ہیں محشر میں ہمارے وہ شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسم حضرت کا تو ایک نور خدا سے تھا بنا
عرش کی ایک قبا تھی تو بدن میں زیبا
نور ایک فرش زمین سے تو سما تک تھا اوٹھا
حق نے براق سواری کا سجا کر بھیجا

تھا زمین سے وہ جھکتا تو فلک پہ جاتا
سر پہ خط دار عمامہ وہ بہشتی تہا سجا
شور ہر سمت سے ہوتا تھا کہ واصل علے
آ گیے جبریل تو بس بہری ندا کرتا چلا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور احمد ہے حقیقت میں خدا کا جلوہ
جو ہے امت میں محمد کے خدا کا بندہ
شب معراج میں بخشش کا کھلا ہے عقدہ
شب اسریٰ میں اوٹھا سارا دوئی کا پردہ

سارے نبیوں سے زیادہ ہوا اونکا رتبہ
حشر کے ہول سے اوسکو نہیں کچھ بھی خطرہ
حق نے امت کا ہر ایک عمل دکھایا عمدہ
جب گیے واں تو رضوان نے کہا واشوقاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شہرہ رہتا ہے ہر او صف میں حضرت کے یہین
حکم رضوان کو ہوا ہے کہ سنوارو گلشن
ہو وین اب نور کی غنچہ بلبلین سرا سر روشن
بلبلیں دیوین صدا چھوڑ کے اپنا مسکن

ہے لقب اونکا جہان میں تو شہنشاہ زمن
سب ہے تمہارا تو نہ رہوے کوئی جنت کا چمن
اونکی خاطر سے کرو جاری ابھی شہر لبن
حور و قدسی کی زبان پہ یہی جاری تہا سخن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غور سے عاشقو دیکھو یہہ ذرا قدرت رب
ہو بچھے افلاک پہ جس دم وہ شہنشاہ عرب
پڑ گیی دھوم کہ وہ آ گیے شہنشاہ لقب
ہر شجر نخل تھا وان وجد سے ہلتا یہہ سب

مرحلے طے ہو گیے افلاک کے کل رنج و تعب
ہو گیا ماند قمر دیکھ کے صورت کو عجب
جھکے دیکھے سے بر آوینگے سب ہوتی مطلب
برگ طوبیٰ سے نکلتی تھی یہہ آواز طرب

مرحبا سید مکی مدنی العربی ❁ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب گئے عرش بریں پہ وہ جناب ذی جاہ
دیکھ حضرت کو وہ بولے کہ خدا سے آگاہ
کاش اُمت میں میں ہوتا تیری تم باللہ
تیری کیا خوبی ہے کیا شان ہے کیا تیری نگاہ

پئے تعظیم تو یوسف تھے کھڑے بر سر راہ
تیری صورت کا بشر کوئی نہیں ہے واللہ
تیرے ہی حسن کا شہرہ تھا جہاں میں آماہ ⁂
دل و جان اپنا فدا کرتا ہوں تجھ پر ای شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی ⁂ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ محبوب الٰہی ہیں ثنا کیا ہو رقم
پہونچے فردوس میں وہ جبکہ رسول اکرم
بولے اسطرح وہ آداب بجا لا کر باہم ⁂
تم ہی محبوب خدا کے ہو شہنشاہ امم

آپکے نور سے دونوں یہ جہاں ہیں قائم
پیشوائی کے لیئے آئے خلیل و آدم ⁂
یا رسول مدنی تم ہو شفیع عالم ⁂
پھر خوشی ہو کے بہم بیٹھنے لگے دونوں باہم

مرحبا سید مکی مدنی العربی ⁂ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بولے آدم کہ ہو معراج مبارک تم کو
ذات اقدس ہی سے ہے فخر سدا اس تجھکو
بہتریں خلق ہو اور حق کے پیارے تم ہو
پس وسیلے سے تمہارے ملے جنت سبکو

حق نے مختار کیا دونوں جہاں کا خوش ہو
پیدا حق تمکو نہ کرتا تو نہ کرتا کل کو ⁂
شافع روز جزا امت عاصی تم ہو ⁂
رتبہ ایسا بھلا اللہ نے دیا ہے کس کو

مرحبا سید مکی مدنی العربی ⁂ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پہونچے جنت میں وہ محبوب خداوند جلیل
ہر سر راہ تو شربت لگی وان پہ سبیل
نہر کے چلنے لگے وان پہ فوارے بھی جمیل
تھے روش پر پئے تعظیم کہیں اسمٰعیل

سونے چاندی کی بنی دیکھی وہ جنت کی فصیل
تھی ہر ایک جا نئے وہاں نور کی روشن قندیل
لہلہاتے تھے لدے میووں سے ہر جا نخیل
بیٹھ ہی بیٹھنے تھے کسی جا کھڑے ہو کے خلیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی ⁂ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہوئے فردوس میں داخل وہ شہ ہر دو جہان
سیر کے پھر سے محل دیکھے تو حضرت [illegible]
وان کی چیزیں جو دیکھے بیان کرنے سے قاصر تھے بیان

آپکے چہرہ پہ آثار خوشی کے تھے عیان
حور و وہ اور سبھی کی دیکھیں [illegible]
تھی عجب چیزیں نہ ہو جسکا ذرا سا بھی بیان

بولا رضوان کہ یہہ ہین آپکی امت کے سامان
یا نبی روح میری آپ پہ ہووے قربان

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان بادفدایت چہ عجب خوش لقبی

ہر چمن مین شجر نور تھے جنت کے لگے
تھے ہر ایک قسم کے ہی پہول اونہو پر پہولے
جو کہ اوس پہول کو اس دنیا مین مردہ سونگھے
پھاڑے وہ اپنا کفن دل سے وہ قربان ہوے

سبزہ گلگون ہوا تھا اور سب مین لگے تھے غنچے
نخل کیا تھے کہ وہ تھے نور کے سانچے مین ڈہلے
واقعی سونگھے فی الفور وہ زندہ ہو تھے
بس یہہ کہتا ہوا مرقد سے وہ اپنے نکلے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان بادفدایت چہ عجب خوش لقبی

جسنے ایک مرتبہ کلمہ ہے محمد کا پڑہا ؛
باغ جنت کا بہی اب سنیگا احوال ذرا
باغ جنت مین ہر ایک ٹہنی مین تہا پہول کہلا
عطر سے زیادہ ہر ایک غنچہ مہکتا تہا بڑا ؛

صحن جنت مادی کا وہ بیشک ہی ہوا
ہے کتابون مین بیان اوسکا بہت طول لکہا
بہینی خوشبو تہی ہر ایک گل مین نہایت زیبا
ہر چمن سے اسی مضمون کی آتی تہی صدا

باغ فردوس کا کیا حال بیان ہووے بہلا
ہر شجر سونے کا چاندی کا لگا تہا اوسجا
اونکی شاخون مین زمرد کا لگا تہا پتا
اور ہر ایک ڈالی پہ ایک اوسکے پرندہ بیٹہا

تہی عجب نور تجلی تو وہان پر زیبا ؛
جلوہ نور خدا اون پہ برستا تہا بڑا ؛
اور ہر ایک پتے پہ تہا نقش محمد لکہا
وہ خوش الحانی سے بیٹہا ہوا کرتا یہہ ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان بادفدایت چہ عجب خوش لقبی

لہہ سے میوے تھے ہر قسم کے جنت کے شجر
اور ہر ایک رنگ کے خوشے تھے لٹکتے اوپر
سبزہ ایسا کہ جسے دیکہہ کے ٹہنڈی ہو نظر
زرین طاؤس بہی پہرتے تھے روش کے اوپر

سبز و سرخ ہر ایک نخل کی شاخون پہ ثمر
اور ہر ایک قسم کے تھے وانپہ پرندے بہتر
تہا وہ نرمی مین تو مخمل سے بہی زیادہ بڑہ کر
کہتے تھے اپنی زبان مین یہہ صدا مین دیکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان بادفدایت چہ عجب خوش لقبی

کہانے جنت کے تو ایک جا تھے قابون مین دہرے
شربت آب کسی طرف مین ٹہنڈے تھے بڑے

طشت کے طشت زمرد لیے غلمان تھے کہڑے
جام طہورا کے ہی ایک سمت دہر چند کہڑے

حوضِ کوثر پہ کہیں جا بجا کٹورے تھے پڑے ۔ اوسمین شبنم کے جھلکتے تھے پڑے سب قطرے
جام لبریز وہ شفاف تھے پانی سے بھرے ۔ وہ بھی کرتے تھے یہی شوق مین آواز پڑے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین لیجاتی تھین فردوس مین حضرت کو مدام ۔ بس قدم آپکے دہو دہو کے وہ پیتی تھین مدام
دست بستہ ہی کھڑے رہتے تھے ہر وقت غلام ۔ رہتے موجود تھے ہر قسم کے سب وا اپنے طعام
ہوتے جنت مین مشرف تھے سبہی خاص و عوام ۔ اور پڑہا کرتے تھے حضرت پہ درود اور سلام
شہر فردوس کے رضوان تو پلاتا وان جام ۔ وقت رخصت کے یہہ حضرت سے کیا کرتا کلام

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپکا رتبہ تہا کیا شان تہی اسے صل علی ۔ ایسا منصب نہین حق نے تہا کسیکو بہی دیا
عرش اقدس پہ گئے جبکہ شہ ہر دو سرا ۔ چہا گئی دلمین وہان ہیبتِ حق جل وعلی
دی الوبکر نے پہر قفت کی اوسی وقت ندا ۔ سنکے آواز یہہ اوسوقت مین دل ٹہر گیا
پہر لو آگے کو بڑہے اور ربھی حضرت اعلی ۔ تب یہی آنے لگی پردۂ عصمت سے ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ایسا عالم مین نہین کوئی نبی سے اصلا ۔ سرور سرور دو سرا جیسے نبی تھین یکتا
ہیبتِ حق سے جو یہان دلمین پڑا تہا لرزا ۔ اتنے مین آگیا ایک عرش سے منہ مین قطرا
کیا ہی خوش ذائقہ شیرین و لذیذا و سکا مزا ۔ پہلے حضرت نے کسی نے تو نہین تہا چکہا
نوری اوس جا پہ تو ایک وا نبہ پڑا تہا پردا ۔ بس اوسی پردہ سے یہہ ہی تو چلی آئی صدا

پہونچے جب خاص مکان پردہ شہ جن و بشر ۔ پردہ اک سامنے چہوٹا ہوا آیا تھا نظر
پردہ اوس جا کا پڑا دیکہ کے بولے سرور ۔ ای خدا آگیا اب خاص ہون تیرے در پر
رحم کر اپنا کرم پر تو میری امت پر ۔ بخشدیگا میری امت جو کہین آج اگر
لاکہہ صد شکر کرون ہونگا نہایت خوش تر ۔ تب اوسیوقت یہہ ہاتف نے صدا دی آکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

التجا آپ نے رو رو کے تو حق سے یہہ کی
حق نے فرمایا کہ امت تیری چندان بخشی
عرض کی آپ نے امت ہے گنہگار مری
دن قیامت کے ہین کردو نگار نالی سبکی

چاہتا تجھ سے خداوند ہون بخشش انکی
کشتون کو نار جہنم سے نکالونگا ابھی
پھر ہوا حکم کہ محبوب نہ کر تو جلدے
پھر یہی پردۂ وحدت سے صدا آنے لگی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ناگہان پھر تو اوٹھائے گئے پردۂ وحدت
ملگئے حق سے اوسیوقت ہمارے حضرت
بعد مدت کے ہوئے آپ وہان سے رخصت
سارے نبیونکو ہوئی آپ کی وان پر زیارت

سامنے آگیا دیدار جناب عزت
ہے اسی قول محقق پہ تو بیشک کثرت
حور و غلمان سبھی کرتے تھے اوسجا خدمت
دی صدا غیب نے اوسوقت بشان و شوکت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عائشہ بی بی سے قصہ یہ بخاری مین لکھا
بو ہریرہ سے محقق ہے کہ نے شک دیکھا
مجکو ہر مصرع مین تعریف تو کرنا ہے روا
شب معراج کا ہوتا تھا ہر ایک جا چرچا

بالمشافہ نہین دیکھا ہے خدا کو اصلا
فہم مین آنا تو ان قولون کا مشکل سے ٹہرا
دل وجان آپ پہ قربان ہو ہر دم میرا
ملک و جن و بشر کرتے تھے ہر دم یہہ صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سال اٹھارہ رہے عرش بریں پر حضرت
سیر کرتے رہے ہر جا کی بشان و عظمت
اپنی امت پہ بہت دیکھی خدا کی رحمت
رہتے غلمان تھے کمربندے براے خدمت

حق نے دی آپ کو سب نبیونسے زیادہ عزت
آپکے فیض سے پاتے رہے سب وان برکت
نظر آتی تھی ہر ایک جائے اوسکی قدرت
یہہ ندا کرتے تھے حضرت سے بوقت رخصت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آن واحد مین چلے آئے تھے گہر اپنے
صبح کو آئے جو صدیق مکان پر ملنے
ماجرا رات کا پہر دل سے لگے وہ سننے

لگی زنجیر تو حجرہ کی برابر ہلنے
ذکر معراج لگے اونسے نبی سب کہنے
شوق سے ولولے سینہ مین لگے وان اوٹھنے

پھر تو معراج کی تصدیق لگے واں کرنے | اور اسی شعر کا مضمون لگے وہ پڑھنے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ⁂ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نعت کیا آپ کی لکھیگا بھلا مجھ سا غبی | نہیں ممکن ہے ادا ہووے جو ذرہ سی کبھی
ہیں جبھی عالم میں ہوں بادشاہ رسول عربی | شافع روز جزا آپ ہیں عالی نسبی
آپکی صورت انور کے ہیں مشتاق سبھی | کیا حقیقت ہے بھلا میری شہنشاہ نبی
کمترین شربت دیدار سے ہے تشنہ لبی | رحم سے لطف سے للہ بلا لیجئے ابھی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ⁂ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رتبے سب حق نے کیے آپ کے بہتر ہیں رشید | آپ کی شان میں نازل ہوا فرقان حمید
سارے نبیوں سے مراتب دیئے حق نے ہیں مزید | نہ ہوئے نفس کسی سے نہ کہا سخت و شدید
یا رسول مدنی ہے یہ نہیں کچھ بھی بعید | ہووے زیارت اسے دنیا میں ہر ایک سعید
آرزو یہ ہے کہ زیارت کی ہو جب خلق کو دید | دست بستہ ہو کے صدقے یہی روز وعید

مرحبا سید مکی مدنی العربی ⁂ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ترجیع بند در بیان وفات شریف

باغ دنیا کے ہر ایک جا ہوئے خشک چمن | خلق میں پھیلا تھا ایک شور و فغان شیخ و حسن
بلبل و فاختہ کرتی تھیں صدا شیون | رو رو کہتے تھے ابو بکر کہ اے شاہ زمن

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ⁂ روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

فاطمہ گریہ سے کہتی تھیں کہاں وائے پدر | چھوڑ بچوں کو کیا آپ نے دنیا سے سفر
ایک طرف تھے حسنین بصد سوز جگر | ایک طرف کہتے تھے رو رو کے جناب حیدر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم سے گلشن میں ہر ایک سو کی پڑی تھی کیاری
ایک مصیبت تو صحابہ پہ پڑی تھی بھاری
رنج سے جن و بشر کرتے تھے آہ و زاری
عمر و عثمان کی زبانپر تو یہی تھا جاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

تھے صحابہ تو سراسیمہ و حیران ششدر
فی الحقیقت کوئی اوس جا ہی نہ تھا اپنا بشر
در و سے روتا تھا کوئی تو بحال مضطر
رو رو کہتا تھا وہ ان تمام کے ہاتھوں سے جگر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ذکر اوس وقت کا ای یارو کروں کیا میں بیان
در و دیوار سے گویا کہ قیامت تھی عیان
کوچہ و بستی میں ہر شخص کے آنسو تھے رواں
عائشہ کہتی تھیں رو رو کے بصد شور و فغان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم میں حضرت کے تو روتے تھے اگرچہ سبھی
یک طرف کھڑے تھے سلمان کراہی وائی بھی
ایک گوشہ میں تھے غمگین بلال حبشی
مرنے تک بھی یہ بجا تھا کہ الم مجھ سے کبھی

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

واقعہ پیغمبر کے تو ہر ایک چشم تھی تر
فی الحقیقت دل انسان ہی نہیں تھے مضطر
در و دیوار سے روتا تھا کوئی تو ملک
بلکہ غمگین تھے صحرا میں ہر ایک نخل و شجر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غنچہ و گل سبھی اس غم میں تو کرتے تھے بکا
ملک و جن و بشر سب کو وہاں تھا سکتا
طیر و وحشی بھی اسی رنج میں کرتے تھے ندا
در و دیوار مدینہ سے نکلتی تھی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

رحلت خیر بشر سے تھی مصیبت بھاری ٭ غش ہر ایک شخص کو اوس جا پہ ہوا تھا طاری
سر کو دھنتا تھا کوئی اور کوئی کرتا زاری ٭ صدق ان شعروں کے لکھنے میں بہت ہے عاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

قصیدہ بطور ترجیع بند ٭ وصف ہو شہ والا کا کیا کیا ٭ ہو بیان شہ کوثر کا کیا کیا

کیا لکھوں شان نبی میں کیا پڑھوں نعت نبی میں ٭ شان ہیں اونکی ہے قرآن ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
ہو ثنا مجھ سے بھی کیا ہے زبان میری بھلا کیا ٭ ثنا خوان اونکا ہی رحمن ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
وصف کیا ہووے پیمبر ہیں سب سے ہیں برتر ٭ ہے غلام اونکا تو رضوان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
نعت کیا لکھے محمد ہیں اونکو تو احمد ٭ ہووے حق جنکا ثنا خوان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
حق نے کیا رتبہ دیا ہے پیشوا کل کا کیا ہے ٭ جبرئیل اونکا ہے دربان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
میرا دل اونپہ گیا ہے میری جان اونپہ فدا ہے ٭ میری روح اونپہ ہو قربان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
رہبر سر انس و جان ہیں سرور کون و مکان ہیں ٭ مدح میں اونکی ہوں حیران ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
سرور سرور و سر ہیں شافع روز جزا ہیں ٭ ہے لقب عالم میں سلطان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
منبع حلم و حیا ہیں معدن جود و سخا ہیں ٭ ثنا خوان انکا ہے یزدان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
یا نبی مجکو بلا لو یا نبی روضہ دکھا دو ٭ آنکھ سے جاری ہے طوفان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
یا نبی برقع اوٹھاؤ یا نبی جلوہ دکھاؤ ٭ ہووے دل زیارت سے فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
یا نبی حق سے ملا دو یا نبی صوفی بنا دو ٭ یا نبی ہوں میں پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
آپ جب پیدا ہوئے تھے سارے بت اوندھے گرے تھے ٭ خوف سے روتا تھا شیطان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
شعلہ ہیں کیا بل بچی تھی کسری کو دہشت پڑی تھی ٭ پھرتے تھے کافر پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
کوہ میں گویاں حجر تھے دشت میں گویاں شجر تھے ٭ باغ میں غنچے تھے خندان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
قحط میں عالم پڑا تھا ہر شجر سوکھا کھڑا تھا ٭ باغ میں پھولا ہے ریحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
غنچہ و گل کی صدا ہے سرو جھومتا چلا ہے ٭ بلبلیں ہوتی ہیں فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا
مولد خیر الوری ہے نعرہ صل علیٰ ہے ٭ مٹتے ہیں یا نبیہ تو عصیان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

ہے آرزو مجھکو تو شب رات دن یہی مطلب
یا خدا گر دے تو سامان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

ای اجل مہلت دے تھوڑی سی مجھکو نہیں شتابی جلدی
نکلنے لگے میرے تو ارمان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

جانا ہو شب جو میرا گڑے کچھ ہر گز نہ تیرا
مجھ پہ ہو تیرا تو احسان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

وہ بشر دیکھے نہ دوزخ پاوے وہ جنت کے کونے
جو پڑھے دل سے قرآن ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

اونکا تو جنت مکان ہے نور کا اونپہ نشان ہے
آپ پر لائے جو ایمان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

وہ کبھی اُف تک نہ کھینچے کسی پر غصہ نہ کرتے
رکھتے تھے نوکر نہ دربان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

جا نثار رفرف ہوا پہ فوقیت رکھتا تھا سب پہ
اوڑتا گم تخت سلیمان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

شعر و نکا مضمون بنا ہے نعت میں دیوان بنا ہے
سنتے جو ہوئے وہ شادان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

صدق کیا لکھے غزل کو چھوڑا ہے ساری غزل کو
ہو گیا پورا ہے دیوان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

کوچہ تیرا ہے جنت سے سب سے اعلی بہتر
ہے عطر سے بھی زیادہ خوشبو میں وہ معطر

ہے گرد اوسکی بہتر لاریب مثل عنبر
جس آنکھہ میں پڑے وہ ہو جاوے وہ معنبر

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہو آپ بندہ پرور ہر دو جہان کے سرور
ہو والی آپ رہبر جن و ملک کے افسر

مجھہ سا نہوگا کمتر دنیا میں آہ احقر
للّٰہ کرم ہو مجھہ پر یا خاتمی پیمبر

جنت کو کیا کرونگا میں ہوں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا ذکر ہر مکان میں تیری نعت ہر زبان میں
تیری پہونچ لامکان میں نہیں آدمی کے گمان میں

تیرا وصف ہے قرآن میں نہیں آدمی کے بیان میں
تیرا نور چشم و جان میں تیری روشنی جہان میں

تیری خوبی بحر و بر مین تیری تاب ہر گہر مین — تیرا فیض ہر شجر مین تیرا درد ہر جگر مین +
تیرا ذکر ہر حجر مین تیرا نور ہر شجر مین — تیری روشنی قمر مین تیرا جلوہ ہر نظر مین +

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا +

تو ہی خواجہ ہے امامی تو ہی مولا ہے تمامی — تو ہی عالی ہے مقامی تیری ذات ہے گرامی
تیرا نور ہے دوامی تیرا فیض ہے مدامی — تو ہی رب سے ہے کلامی تجھے بھیجے ہین سلامی

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا حکم سب سے بالا تیرا جگ مین ہے اجالا — اس نفس بد نے مجھکو ہے جکڑون مین ڈالا
نہین قابو مین یہہ دل ہے کیون کیا حضور والا — فریاد ہے یہہ تجھہ سے ای میرے شاہ والا

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا ذکر ہر فلک پر تیرا حکم سب ملک پر — تو ہی عالی ہے پیمبر تو ہی والی ہے سفر پر
تو ہی سرورون کا سرور تیرا نام ہے لبون پر — تیرا وصف ہے زبان پہ یہی عرض ہے مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہوئی صبح اور شفق مین گئی عمر حق و دق مین — تیری روشنی افق مین تیرا جلوہ ہی شفق مین
تیرا ذکر ہر طبق مین تیری یاد لق و دق مین — قرآن تیرے حق مین تیرا وصف ہر ورق مین

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

پردہ ذرا اوٹھا دے چہرہ ہمین دکھا دے — رنجور ہے طبیعت جلدی کوئی دوا دے
ہے اب سقیم حالت زیارت ہمین کرا دے — تیری دید کے ہین پیاسے شربت کوئی پلا دے

جنت کو کیا کرونگا ہون مین غلام تیرا
قدمون تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہیں آپ ہی مطہر ہیں آپ ہی منور
فرماوے رب اکبر ہے آپ کا نہ ہمسر
ہیں آپ سب سے برتر ہیں آپ سب کے بہتر
ہے صدق کی زبان پہ یہہ شعر اب مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہون میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہے صدق یہہ بچارا ہے عشق کا یہہ مارا
ہے آپکا سہارا ہے آپ ہی کا بارا
کس روز ہوا نثارا کس روز ہو نظارا
نہیں ہند مین گذارا لو اب بلا خدارا

جنت کو کیا کرونگا ہون میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

آئے ہیں تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے تو کرلے اپنا ہمکو

دل میں گدا بنادے دل میں شہا بنادے
رہ ملنے کی بتادے حق سے ہمیں ملادے
چاہے جو کچھہ کرادے چاہے جو کچھہ دلادے
برقع ذرا اوٹھادے جلوہ ہمیں دکھادے

جنت کو کیا کرینگے تیرے رہیں ہم غلامی
یہی عرض ہے تمامی پہونچے تجھے سلامی
کوچہ تیرا ہے جنت فردوس سے مقامی
تیرا ذکر رہ مدامی تیری یاد رہ دوامی ❊

تیری بو ہر ایک گل میں تیرا رنگ ہر چمن میں
تیرا وصف ہر دہن میں تیری خوبی ہر سخن میں
تیرا ذکر جز وکل میں تیرا نور جسم وتن میں
تیری مدح ہر سخن میں تیرا جلوہ دشت وبن میں

آئے ہیں تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے تو کر اپنا ہمکو ❊

ہے تیرا یہی فرمان آدمی جو طبیعہ انسان
جو ہون بشر پریشان آنکھیں ہون اونکی گریان
مٹ جاہیں اونکے عصیان محبوب ہو وہ رحمٰن
پڑھتے رہیں وہ قرآن ہو رحم اونپہ سبحان

ہو تم حبیب اکبر ہو تم قسیم کوثر
پیاسوں کو جام بھر بھر دوگے بروز محشر
ہے عرض بس یہی سرور کہتا ہے صدق اقر
پلا دے یہہ جام کوثر صدقہ شبیر و شبر

آئے ہیں تیرے در پر کر دم کرم نہ ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے نوکر لے اپنا ہمکو

قصیدہ

اس دل کی کیر تو شست تو غافل نہو حق سے کبھو
تجکو نہو کچھ بجز جستجو بدلے نہ تیرا رنگ و بو
ہر وقت کہہ تو ہو ہی ہو رہو ہے یہی بس گفتگو
دل کی یہی ہو آرزو اللہ ہی ہو اللہ ہی ہو

جاتا رہے رنج و محن

کیا کہل رہے ہیں سب چمن ہیں بلبلیں بھی نغمہ زن
قمری نے چھوڑا ہے وطن ہیں دور سب رنج و محن
آراستہ ہے انجمن میلاد ہے شاہ زمن
حاضر یہاں ہیں مرد و زن سنتے ہیں سب مدح و سخن

ہے نعت سے شیرین دہن

کیا لطف ہے کیا ہے فضا عالم میں گلشن ہے کھلا
وہ شافع روز جزا ہے آج وہ پیدا ہوا
نام اسکا مصطفےٰ بحر سخا جود و عطا
ایک نعرہ ہے صل علیٰ کہتے سبھی ہیں مرحبا

بولیں صلوٰتیں مرد و زن

آج گلشن ہے ہرا جنت کی آتی ہے ہوا
غنچوں نے پہنی ہے قبا بلبل بھی کرتی ہے صدا
جبریل کی ہے یہہ ندا رضوان کرو فردوس وا
عطر و لیے دو سکو بسا جنت کا ہو میدان صفا

آراستہ ہوں سب چمن

ہے غلغلہ کہسار سے بلبل کی ہے چہکار سے
نکلے صدا اشجار سے کیا گل کھلے پھلوار سے
سوسن کی ہے گفتار سے ہیں ہولے عجب اطوار سے
آوے ندا گلزار سے گلسرخ نے گلنار سے

سیکھا ہے خوبی کا چلن

ای رب میرے میرے خدا جاؤں مدینہ کو چلا
ہوں میں گناہوں میں پھنسا جسکی نہیں کچھ انتہا
ہوں تیرے در کا میں گدا تو عفو کر جرم و خطا
ہے صدق کی یہہ ہی دعا کرتا ہے تجھ سے التجا

دکھلا دے یثرب کا چمن

ترجیع بند بزیارت مدینہ منورہ

آپ کی نعت میں انسان کا کیا لکھے قلم
آپ برتر ہیں فرشتوں سے نبیِ اعظم
آپ سا ہوگا جہان میں نہ کوئی بحرِ کرم
دن قیامت کے ہیں بس آپ شفیعِ عالم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسولِ اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

کون ہوں میں جو لکھوں آپکی تعریف نبی
کیا ثنا آپ کی لا سکیگا بھلا مجھ سا غبی
یا رسولِ مدنی ہاشمی و مطلبی
سیر کر دیجئے دیدار سے ہے تشنہ لبی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسولِ اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

آپ کے وصف میں عاجز ہے سرا دستِ قلم
ہو سفارش میری اللہ سے یا شاہِ امم
رحم ہو صدق پہ للہ رسولِ اکرم
پھنس گیا ہوں میں مصیبت میں بصد رنج و الم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسولِ اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

اب و لا فکر معیشت میں تو رہتا کیا ہے
غافلا نیند کی غفلت میں تو رہتا کیا ہے
رات دن رنج و مصیبت کو تو سہتا کیا ہے
آب طوفان تیری اب آنکھوں سے بہتا کیا ہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسولِ اکرم
آپ کے در سے ملوں آنکھیں میں اپنی ہر دم

ہائے کب تک تو لگا تار سفینے میں رہے
ہند سے اب تو سفر کر کے مدینے میں رہے
حرص دنیا بھلا کب تک ترے سینے میں رہے
نقش یثرب ترے اب دل کے نگینے میں رہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسولِ اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

یا خدا جلدی سے مکہ کو دکھا دے اسکو
آبِ زمزم کا مزا اب تو چکھا دے اسکو

بوئے خوش اب تو مدینے کی سنگھا دے اسکو
اب تو روضہ کے مناروں کو دکھا دے اسکو

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

یا نبی اسکو پریشان کیا ہے غم نے
اسکو چوکھٹ کا تو دربان کرالو اپنے
اسکو خادم تو مدینے کا بنالو اپنے
اسکو جاروبی میں روضہ کے تو لیلو اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

دھل گئے اوسکے گناہ دیکھا ہے روضہ جسنے
اسکو مشتاق زیارت کا کیا ہے دل نے
جو مدینے نہ گیا اپنا ہی کھویا اوسنے
یا نبی اب تو بلا لو اسے در پہ اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

ہے تمنا یہ مدینے کا سفر اب تو کرے
آرزو یہہ کہ بجز دیکھے مدینہ نہ مرے
پھر وہاں پہونچ کے روضہ کے ذرا گرد پھرے
یہہ تمنا ہی کہیں دل کی خدا پوری کرے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

گرد اوس روضۂ انور کی جو آنکھوں میں رہے
ہے نصیب اوسکا جو اوس خاک کا طالب ہی رہے
سر یہہ سے بڑھ کے معنبر و مجلّی ہی رہے
وائے قسمت کہ جو اوس خاک سے محروم رہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

بد نصیبی ہے کہ مجلس سے جو میں دور رہا
رنج و غم میں تو پڑا رہتا ہوں اب حد سے سوا
نہیں آپکی اجازت مجھے در پہ جاتا
اب دوبارہ ہوں مشرف میں زیارت سے شہا

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

نفس امارہ نے ڈالا ہے گنہ مین مجکو
یا نبی اب میری فریاد کو للہ پہونچو
رات دن مکر سے شیطان ہے ستاتا مجکو
شافع روز جزا احمد مرسل تم ہو

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
اپنی آنکہون سے ملون آپ کے در کو پیہم

رات دن اسکو لگی رہتی ہے بیحد چینی
عمر دنیا مین یون ہی رہویگی ہردم کہنی
آہ ہوویگی وہان بیکلی ہڈی کی جلنی
اب تو للہ دکہا دیجیے صورت اپنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
اپنی آنکہون سے ملون آپ کے در کو پیہم

حب دنیا کی بسی ہے دل مین لگی ہے ہٹنی
ندی طوفان کی آنکہون سے لگی ہے بہنی
جرم کرنے سے مصیبت تو بری ہے سہنی
مونہہ سے میرا کیا ہے جو لکہون تمہین اپنی کہنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکہون سے اپنے ہردم

ای خدا دے تو الٰہی توبہ نصوحہ اسکو
اپنے محبوب کی مجلس مین بٹہا دی اسکو
آپ رحمت سے تو اب دہو دے گنہ سے اسکو
اپنے افضال سے ابرار بنا دے اسکو

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملے آنکہین یہہ اپنی ہردم

حشر مین ہوویگا ہنگامۂ اعظم برپا
نفسی نفسی کی وہان آویگی ہر سو صدا
الامان کہویگی خلقت بغم و رنج و بکا
رب امت لب جان بخش سے اپکی ندا

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در سے ملے آنکہین یہہ اپنی ہردم

دن قیامت کے کہڑی ہوویگی پیاسی خلقت
آپ منبر پہ کہڑے ہونگے بشان و شوکت
حوض کوثر پہ مجتمع ہوویگی ساری امت
پانی کے واسطے کہوینگے جب بعزت

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم

حکم فرماویگا اوسوقت خداوند غفور ‏— ہے ہر ایک طرح سے خاطر تیری ہمکو منظور
عفو کرتے ہین سبہی ہم تیری امت کے قصور — ان پیاسون کو پلا دے تو ابھی آپ طہور

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

مشغلہ دنیا مین پھنسا رہتا ہون اکثر تنہا — کار دنیا سے نہین ملتی ہے فرصت اصلا
رحم ہو بہر خدا حال پہ بیکس کے ذرا — خواب مین اب تو دکہا دیجیے جلوہ اپنا

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

رنج دنیا سے تو للہ چھوڑا دیجئے مجھے — ہند سے روضۂ اقدس پہ بلا لیجئے مجھے
خواب غفلت سے ذرا اب تو جگا دیجئے مجھے — رحم سے شربت دیدار پلا دیجئے مجھے

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے ہردم

یا نبی آپ پہ رحمت ہو خداوند ودود — بی بی کی روح پہ ہو آپ کی رحمت کا ورود
التجا ہے کہ میرا پہونچے سلام اور درود — قبر سے اوٹھ کے چلون ساتھ بروز موعود

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملون آنکھونکو اپنے ہردم

ہے زیارت کا تو مشتاق ہزارہا عالم — یہہ بہی عالم مین ہے ای خواجہ رسول اکرم
ہو نہ محروم یہہ اب صدق بہی اے اکرم — کردو زیارت سے مشرف اسے اے فخر امم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملے آنکھین یہہ اپنی پیہم

ترے عشق مین ہون نالان مجھے نیند نہ آوے — تجھے دیکھون تلک نہ جب تجھے حق اجل آوے
وہ اجل تھم دمیرے جب نہین دیگی دم کی مہلت — نہین زندگی سے اپنے کبھی ایک پل نہ آوے

یہہ فنا ہے سارا عالم یہ فنا ہے ساری دنیا
کوئی ہے نہ ایسا انسان جسے یاں اجل نہ آوے

یہی التجا ہے یارب یہی آرزو ہے میری
تری بندگی میں مجھہ سے ذرا کچھہ خلل نہ آوے

تری یاد ہو یہ غفلت نہ اُنسکی ہو نہ ہرگز
تری نعمتوں کا مجھے کبھی کچھہ بدل نہ آوے

جو بشر گنہ کریگا وہ گریگا سر کے بل بھی
جو ہو ذکر میں خدا کے اوسے کچھہ زلل نہ آوے

وہی بندہ بہتریں ہے وہی اُمّتِ محمدؐ
نہ لڑے بھڑے کسی سے اوسے کچھہ جدل نہ آوے

یہہ دعا خدا ہے تجھہ سے کہ قبول کر لے اسکو
بجز اب تو کلمہ احمد ہمیں کچھہ شغل نہ آوے

وہ گریں بروزِ محشر نہیں لائے جو کہ ایمان
جو بشر پڑھینگے کلمہ اونہیں کچھہ ذلل نہ آوے

جو کبھی عمل کی ہوگی وان پڑیگی سخت مشکل
ہو حساب اوسکا آسان جسے کچھہ دغل نہ آوے

کوئی نعت کا ہو مضمون کوئی حمد حق کی ہووے
مجھے بس سوا اسکے کوئی اب غزل نہ آوے

نہیں ہند میں گذارا تو بلا مدینے شاہا
میں ہوں درد و غم میں بیکل مجھے اسکو کل نہ آوے

یہہ بدن ہے خاکی بیشک یہی سچی صدق ہوگا
نہیں روح کا بگڑتا اسے کچھہ خلل نہ آوے

معجزہ ہرنی

ایک دن صحرا گئے تھے مصطفےٰ
ساتھہ تھے اونکے صحابہ کچھہ فتا

نور سے معمور صحرا ہو گیا
تھا وہ جنگل ہو گیا بستان سرا

ایک آئی دور سے ہرنی نظر
تھی وہ حیران و پریشان سر بسر

ایک شکاری نے کیا تھا اوسکو صید
ہو گئی تھی دام میں وہ اوسکے قید

آہ ہرنی قید میں تھی اپہنسی
ایک رستی سے بندہی تھی وہ کسی

تھا گلے میں اوسکے ایک پھندا پڑا
جکڑا تھا اوسکو شکاری نے بڑا

تھی وہ حیران اور پریشان دلفگار
قید میں اوسکو نہ تھا کچھہ اختیار

ناگہاں آئے نبیِ ذو الجلال
جیسے رخشان ہو قمر بدرِ کمال

سرورِ سردارِ دوسرا وارد ہوئے
شافعِ روزِ جزا وارد ہوئے

ظلم سے صیاد کے رونے لگی
صاحبِ لولاک سے کہنے لگی

بس شکاری نے وہ ہرنی چھوڑ دی — اور ہستی اسنے اسکی توڑ دی

بچہ صیاد سے ہو کر رہا — کلمۂ طیب زباں سے کر ادا

اپنے جنگل کو خوشی ہو کر چلی — اور یہ جا کر اپنے بچوں سے ملی

مرتبہ حضرت کا سب سے ہے رفیع — ہوونگے ہم سب کے بخشش میں شفیع

اونکے پیرو تم رہو ای دوستو — جان و تن اونپہ فدا کر دیجیو

جبکہ وہ ضامن ہوئے حیوان کے — کیوں نہ شافع ہوں بھلا انسان کے

کیوں نہ امت کے وہ ہونگے شافع — دن قیامت کے شہ امت رسول

دن قیامت کے چھڑاوینگے خلق کو — نار دوزخ سے بچاوینگے خلق کو

جو کہ ایمان اونپہ لاوے دوستو — بہترین خلق ہے وہ نیک خو

واسطے جنت کے ضامن ہیں رسول — اب دلا اونکو تو ایکدم ہے رسول

وہ خلائق کے ہیں بیشک پیشوا — وہ نبیوں کے ہیں والی مقتدا

کنجیاں دوزخ کی ہیں اونکے سپرد — کنجیاں جنت کی ہیں اونکے سپرد

وہ بلا شک سید ابرار ہیں — ہم سبھی کاروں کے وہ سردار ہیں

حق کی جانب سے وہی مختار ہیں — خواجۂ عالم ہیں وہ سردار ہیں

ای مرے رب ای مرے مالک خدا
صدق کو اب روضۂ انور دکھا

معجزہ حبشی و تشنگان قوم

مسجد یثرب میں اکدن ای فتا — پڑھتے تھے قرآن اوسمیں مصطفیٰ

پڑھتے پڑھتے رو اوٹھے آکا بکی — آنسووں سے تر ہوئی داڑھی سبھی

دیکھ کر صدیق نے پوچھا سبب — ای رسول دوسرا ہے یہ عجب

آپ کیوں روتے ہیں کیوں ہیں بیقرار — آپ سر پوچھا ہے جان میری نثار

ہے سبب مدینے کا کیا اسم حضور — ماجرا اپنے پیش کیا اسم حضور

تشنگی سے قافلہ حیران ہے
تشنگی سے قافلہ [illegible] ہے
تشنگی سے [illegible] انسان ہے
تشنگی سے جان بلب [illegible] ہیں
تشنگی سے جان [illegible] انسان ہیں
[illegible]

حشر ایک برپا ہے وان میدان مین یا
شور واویلا پڑا ہے الامان
سے بیابان ایک صحرا لق و دق
جسمین منزل پہ تہا صحرا یہہ عظیم
کشف سے دیکہا تہا سارا ماجرا
قحط سالی کے سبب سوکہی تہی جہیل
وان نہین تہی نہر یا کوئی کنوان
پاس پانی اونکے تہا مطلق نہین
تہے گروہ قافلہ قوم یہود
روتے روتے سارے وہ حیران تہے
دیکہہ کر حضرت نے سارا اونکا طور
حکم فرمایا وہین صدیق کو
حکم سے حضرت کے وہ یار شفیق
تہا وہ صحرا جسمین منزل پر تہا
دیکہا جا کے اونکا وہ حال تباہ
تشنگی سے سب کے سب بیتاب تہے
دہوپ سے جلتا تہا وہ سب کا رنگ
سفر کہولا جاتا تہا او صدمہ بڑا
مضطر و گریان انہین یون دیکہہ کر
اور بہی یہہ کشف سے دیکہا وہان
ایک مشکیزہ ہے پاس اسکے بہرا
قافلہ سے تہوڑی ہی دور وہ تہا
حکم والا یہہ ہوا بابکر کو

روین ہین سب وان کھڑے تشنہ لبین
ہے نہین پانی کا کوسون تک نشان
جسکے دیکہے سے ہو زہرہ رستم کا فق
تشنگی سے سبکو تہا بس خوف و بیم
کیونکہ یہہ صحرا وہان سے دور تہا
صاف میدان تہا نہین تہی کوئی سبیل
ایک صحرا لق و دق تہا سون سان
جو کہ سب مین پیاس مین اوسکے تہین
امت موسی کے تہے سب وہ یہود
ایک مسافر خانہ ویران تہے
قصد جانیکا کیا اوس دم بفور
ای عتیق یار میری ساتہہ ہو
ساتہہ اونکے ہو گئے غار رفیق
ایک پل مین وان پہونچے مصطفی
دہوپ کے مارے تہے وہ سب روسیاہ
زیست سے وہ ماہی بی آب تہے
جوش سے جیسے اوبلتی ہو دیگ
چین آتا تہا نہین مطلق ذرا
مہر و شفقت آئی اونکے حال پر
ایک حبشی اونٹ پر ہے وان روان
پانی اوسمین ہے بڑا شیرین بہرا
اپنی دہن سے راہ مین جاتا وہ تہا
اوس سے مشکیزہ بہرا تم مانگ لو

[illegible]
ہے صف بستہ [illegible] دو جہان
[illegible]
رسول اللہ [illegible]
[illegible]

ایسی صورت جمال دل ربا
آپ کو مشکیزہ اوسنے دیدیا
آپنے فی الفور مانگی پس دعا
حکم حق سے اسقدر برکت ہوئی
ہوگئے سیراب وہ ساری شتر
دیکہہ کر یہہ ماجرا سارے ہود
پی چکے سب آدمی اور جانور
مشکیں بہتیں قافلہ نے بہر لیے
پانی مشکیزہ میں ویسا ہی رہا
اونٹ پر سے دیکہتا حبشی وہ تہا
آپنے مشکیزہ حبشی کو دیا
اونٹ پر اپنے چلا ہو کر سوار
چلتے چلتے لوٹ آیا وہ غلام
ایک حیرت میں گذارا وقت تہا وہ
آپ کے پاؤں کا بوسہ لیتا تہا
تاب لایا پہر نہ وہ حبشی غلام
آپ نے فرمایا ای حبشی غلام
دست انور اوسکے پہرا چہرہ پہ
لایا ایمان وہ رسول اللہ پہ
آپسے رخصت ہوا وہ نیکذات
پانی لیکے جب کہ پہونچا وہ غلام
آقا پہولا اوسکی صورت دیکہہ کر
تو نہیں ہے واقعی میرا غلام

دیکہہ کر حبشی وہ عاشق ہو گیا
دلمیں کہتا دیکہئے ہوتا ہے کیا
برکت اس پانی میں تہی صیری خدا
تشنگی پیاسوںکی ساری بجہہ گئی
تشنگی سے جو کہ تہے زیر و زبر
لائے ایمان قوم کے وہ سب جہود
تشنگی سے جنکا تہا حال ابتر
راوی ہے تہے جتنے وہ سب بہر لئے
ایک قطرہ بہی نہ کم اوسمیں ہوا
ایک تعجب دلمیں بس کرتا وہ تہا
دیکہہ کر اوسکو اچنبے میں رہا
چلنے میں حیرت زدہ وہ راہ پہ
در حضور حضرت خیر الانام
اور زبان سے کچہہ نہیں کہتا تہا وہ
عالم حیرت میں منہ تکتا وہ تہا
سر کے ... منہ پہ ... بولا پہر غلام
دیکہہ تعجب تو نکرای مرد خام
چہرۂ حبشی ہوا مثل قمر
راہ حق میں وہ ہوا بس چشم تر
اپنے آقا کیطرف وہ خوش صفات
اوسکے آقا نے کیا اوس سے کلام
اور یوں کہنے لگا یا کر و فر
تہا میرا خادم تو وہ ایک سیاہ فام

[illegible]

آپ کو حق نے دیا ہے اختیار ۔ دو جہان آپ ہیں مختار کار
جسکو چاہیں آپ دیں حق سے ملا ۔ جسکو چاہیں آپ لیں در بر بلا

واسطے خیر النسا کے اے رسول
صدق کے مطلب کو کر جلدی قبول

بیان حضرت اویس قرنی

اپنا دل کہنے لگے یہ حضرت اویس ۔ وہ حبیب مصطفی پیارے اویس
سنتا ہوں نے جبہ خیر الوریٰ ۔ صدقہ سے اوسکے نظر آیا خدا
دیکھتا ہوں میں خدا کو بر ملا ۔ جبکہ یہہ پہنی قبائے مصطفیٰ
ماسوا حق کے نظر آتا نہیں ۔ اب یہہ عالم مجھے بہاتا نہیں
مان لو اس بات کو تم بالیقین ۔ جان لو اسمیں ذرا بہی شک نہیں
دیکھ لو گدڑی مری تم اے علی ۔ غور سے کر لو نظر تم اے اخی
آپ بہی تم دیکھ لو حضرت عمر ۔ دیکھ لو اسمیں جو کچھہ آوے نظر
گدڑی دیکھی جب عمر نے ناگہان ۔ گدڑی میں آیا نظر سارا جہان
کشف گدڑی میں جو اونکو ہو گیا ۔ جوش میں آ کر زبان سے یہہ کہا
کون ہے جو چاہے اپنی برتری ۔ مفت لے لے اب خلافت کو مری
سنکے یہہ کہنے لگے حضرت اویس ۔ عاجزی سے اسطرح بولے اویس
پہینکدو اپنی خلافت یا عمر ۔ وہ اٹھا لے جسکی ہو اوسپر نظر
جسکو دینا چاہیے وہ اسکو لے ۔ جسکو غفلت چاہیے اسکو نہ لے
اپنا سا مت حال جانو ووہ ۔ بندۂ باکی تھے وہ اے عاشقو
کشف اونکو ہو گیا گدڑی میں سب ۔ یہہ تمہارے فہم میں آتا ہے کب

جان لو اے صوفیو صدق و صفا
یہہ ہی تہا حال قبائے مصطفیٰ

تمام شد

روایت حضرت بلال

پہر کہا ابن خلف سے بر ملا
بولا یہہ ابن خلف لیلو اسے
رومی لنسطاس کو دو پاؤوین آب
اونکا ایک لنسطاس نہار دمی غلام
ظاہرا صورت مین تہا وہ خوش جمال
دنیوی اسباب بہی رکہتا تہا وہ
کیونکہ تہے صدیق بہی اعظم رئیس
بس لیا صدیق نے اونکو خرید
جب چلے صدیق پیچہے سے کہا
ٹہٹہے مار صدیق نے اس سے کہا
اس سے زیادہ زر جو کچہہ چاہتا
بس خوشی ہوکے بلال آئے چلے
ایکدن غمگین بلال حبشی کو
اسقدر غمگین کیوں بیٹہا ہی تو
کیا ہوا کیا ہو گیا مجہکو بتا
یا وطن یا لوفہ کو تو لوٹ جا
اسطرح کیوں تو دل ناشاد ہے
تو نہ کچہہ وسواس کر ہرگز ذرا
پہر کہا صدیق نے اونکو رہا
کردیا ہے ہر قدم سر کو شتاب
حق کری صدیق کا زیادہ بہلا
اونکے باعث یہہ رہائی ہوگئی
یا نبی مین کیا کرون تنہا ہان سے جا

چہوڑدی اپنی تکبر سے جفا
جو کہ مین مانگوں وہی دیدو مجہے
اور بلال حبشی کو لیلیوین آب
کفر مین اوقات کہوتا وہ مدام
کفر سے سینہ مین تہا اسکے ضلال
نقد بہی پاس اپنے کچہہ رکہتا تہا وہ
رکہتے تہے بیحد غلام لونڈے انہیں
اور دیا عوض سے کچہہ اوسکو خرید
اسنے کہا یاد ہو کا مجہہ سے خطا ہوا
کہا یا تو نے دہوکا بیشک بر ملا
وہ بہی بیشک مین تجہے کرتا عطا
زمرۂ اہل مسلمان مین سے
دیکہہ کر صدیق بولے نیک خو
بات کچہہ منہہ سے نہیں بولے ہی تو
اسطرح غمگین تو کیوں ہو رہا
یار ہا کر جان تو ہو مدعا
مجہہ کو پہر خدا آزاد سے
پا لیا کہ خدمت خیر الورے
وہ گئے بس جانب خیر الورے
اور کری یہہ عرض ای عالیجناب
جنکے باعث آپ مین ہوں ملا
اب تک میری رہائی ہو گئی
چہوڑ اس در کو مین جاؤں کون جا

یا نبی جب تک کہ مین زندہ رہون
مین نہ جاؤنگا کبہی پاس حضور
رنج دیتا تہا اُمی مجہکو رسول
دہوپ مین مجکو کہڑا کرتا تہا وہ
وہ مجہے ہر طرح سے دیتا عذاب
تہا مجہے کیا اوسکی پروا نہی سہا
آپ کے قدمون تلے مین آپڑا
مر کے نکلونگا مین اس در سے حبیب
التجا حضرت سے کی اوسکی قبول
خدمتِ خیر الورےٰ کرنے لگا
حق تو یہہ ہے حق سے وہ واصل ہوا
باغِ جنت مین فنا پایا اوسے
التجا ہے صدق کی یہہ ہی خدا
ہند سے روضہ پہ مین جاؤن چلا

آپ کے قدمون کے نیچے ہی رہون
آپ کی فرقت سے ہونگا ناصبور
اس سبب سے رہتا تہا اُس سے ملول
اور مجہے شلاق سے دیتا تہا وہ
ہر گہڑی پڑہتا تہا مین حق کی کتاب
رنج و غم مین رہتا تہا مین مبتلا
اب کہان اس سے جاؤنگا چلا
جو کرون خدمت خوشا اپنا نصیب
ہوگیا بس مدعا دل کا حصول
اونکی خدمت سے ملا کیا مرتبا
اونکی صحبت سے فنا فی اللہ ہوا
پہلے ہی فردوس مین دیکہا اوسے
محض اپنے فضل سے روضہ دکہا
آنکہون کو اوس خاک سے مین دون جلا

بس دعا پہ ختم کرتا ہون کلام
اب پڑہو حضرت پہ صلوات و سلام

قصہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

ایک عاشق کی اب ہم حکایت سنو
قرن مین ہوئی ایک عاشق رسول
وہ رہتے بظاہر پراگندہ حال
بظاہر نہ دیکہا جمالِ حضور
فقیری سے کے وہ مین مقتدا
فقیری مین تہا اسطرح انکا رنگ

اویس قرن کی روایت سنو
دلے عشق مین رہتے تہے وہ ملول
وہ باطن مین تہے عشق مین باکمال
بباطن نہین رہتے اونسے وہ دور
قناعت مین سے کے وہ مین پیشوا
کہ دنیا کو سمجہا اونہون نے تہا ننگ

کرون کیا مین اس کا روا بیان
[illegible] رکھتے تھے بس ناتوان
وہ بابا ایک شخص سے وہ کلام
[illegible] خدمت مین بالی مدام
وہ رہتے تھے خدمت مین [illegible] خدا
[illegible]
وہ تعلیم مین بس [illegible]
وہ وزارت [illegible] جان
[illegible]

وہ رہتے تھے اس حال سے باصفا
تھے پیوند اوسمے لگے جا بجا

جو لتے پڑے گھورے پر رہتے تھے
اوٹہا کر اونہیں صاف کرتے وہ تھے

وہ پانی سے دہوتے تھے اوس جامہ کو
وہ کرتے تھے پاک اسطرح نیک خو

لباس اپنا کرتے اونہیں کو سجا
اوسی سے وہ لیتے بدن کو چھپا

پہنتے تھے اونکی بنا کر قبا
یہی اونکا شیوہ تھا اکثر رہا

غذا اونکی تھی خرمے کی گٹھلیان
ہمیشہ رہے کھینچتے سختیان

اگر خرما پاتے ولی وہ کبھی
تو کر دیتے خیرات تھے وہ سبھی

بہت تنگی کے ساتھہ کرتے گذر
نہ پاتا تھا کوئی اونہونکی خبر

سحر ہوتے جاتے تھے صحرا کو وہ
بڑی رات کو گھر میں آتے تھے وہ

صبح کی اذان سنکے جاتے کبھی
نماز عشا پڑھ کے آتے کبھی

کہ نہیں برس جاتے تھے دو دو گذر
نہیں آتے تھے وان کسیکو نظر

اونہیں جانتی خلق مجنون تھی
بنی یہ وہ روح اونکی مفتون تھی

وہ ہشیار تھے بس خدا کے ولی
وہ تھے علم رکھتے خفی و جلی

جو لڑکے کہیں دیکھہ لیتے اونہیں
بہت تنگ اوسے جا وہ کرتے اونہیں

تو بس پتھر لیتے اونہیں مارنے
تھے دیوانہ مجنون اونہیں جانتے

وہ کہتے تھے اے بھائی لڑکو مجھے
بڑے پتھر لیکے نہ مارو مجھے

نہ اسطرح مارو کہ ہووے لہو
لہو بہنے سے میرا جاوے وضو

نہیں مجکو ہے چوٹ لگنے کا غم
وضو جاتے رہنیکا ہوگا الم

ہین ناچیز ہوں اور مجبور ہوں
نہ چھیڑو مجھے میں تو معذور ہوں

بہت رنج وہ کھینچتے تھے مدام
نہیں کرتے تھے کچھہ کسی سے کلام

مگر رحم تہا اونکے دلمین بڑا
نہ رکھتے تھے وہ کسی سے گلا

تو لکھتا ہے کیا ماجرا اب دلا
وہ ایذا سے اپنے نہ کرتے گلا

وہ ایذا پہ بس صبر کرتے رہے
ہمیشہ ادا شکر کرتے رہے

[illegible]
سمایا جنون ہیں
[illegible]

رسولِ خدا نے جو فرمایا ہے
رسول خدا نے دیا ہے بتا
ولی ہاتھ میں انکے ایک داغ تھا
جو ایک ہاتھ میں اونکے دیکھیں عمر
یہہ کہنے لگے اونسے حضرت عمر
سو آج ہمنے دیکھا ہے ہمکو اوسی
تمہیں دیکھہ رونا ہمیں آگیا
پسند آئی حق کو تمہاری ادا
سنا جب علی و عمر سے کلام
یہہ کہکر قبا لیگئے دور تر
بڑی دیر تک سر بسجدہ رہے
ندا آئی بخشے جو ہیں دوزخی
جو خرقہ کے تار ہوں کئے وہ رہا
خدا سے مناجات کرکے کہا
ربا ہمنے عاصی کئے اوسقدر
پہر آئی ندا ہمنے بخشے دو چند
یہی پہر مناجات کرنے لگے
ندا یہہ ہوئی اسقدر بخشے ہیں
قبیلے ہیں اونکے جو ہوں بکریاں
نکل نار سے ہونگے وہ جنتی
مناجات سے سر اوٹھاؤ ابھی
ادہر یہہ تو راز و نیاز ہورہا
یکایک گئے پاس اونکے علی

نشان ہاتھ میں ایک بتلایا ہے
کہ ہے ہاتھ میں اونکے داغ ایک لگا
نہیں برص تھا اور نہ کچھہ اور تھا
نشان وہ ہی پایا جو دی تھی خبر
نبی نے ہمیں دی تمہاری خبر
بہت ناتوان ہوگئے تم اوپس
تمہارا ادب حق کو ہے بہا گیا
محبت میں تم رہتے تشنہ سدا
کہا حلم لاوے بجا یہہ غلام
مناجات سے اپنی کی چشم تر
بڑی عاجزی و انابہ کرتے رہے
وہ خرقہ میں تار ہوں کئے جنتی
چلی آتی تھی پھر بھی یہہ ندا
تو اُست بھی بخشند سب خدا
وہ اس خرقہ کے تار ہوں جسقدر
جو خرقہ کے تاروں سے اب ہیں سیہ
خدایا تو اُست کو کل بخشدے
جو گلے مضر اور ربیعہ کے ہیں
ہوں بال اونکے گنتی میں جتنے جہان
ہیں بخشے اسی قدر اب دوزخی
تم اس خرقہ کو جاکے پہنو ابھی
ادہر قصد حضرت علی نے کیا
تو آہٹ سے اونکے اٹھے وہ ولی

[illegible]

یہہ بخشش بہت ہی بڑی ہے عظیم — کہ جانے ہے اوسکو خدای علیم

سدا ایسی بالون کے بخشے کریم — کہ ہے ذات اوسکی رؤف و رحیم

کرون ختم اب مین روایت یہان — لکہون عمر بہر ہو نہ پورا بیان

خدایا بحق اویس قرن — نثار محمد رہے یہ دہن

کرے صدق یہہ عرض ہے اب تمام
محمد پہ بہیجو درود و سلام

حمد باری تعالی

حمد ثنا ہے خاص کریم و غفور کو — ہی کسب رزق دیکو جو وحش و طیور کو

بیحد ثنا ہے خالق کون و مکان کو — آب و خورش جو دیتا ہے سارے جہان کو

باغ جہان مین غنچے لگے ہین جو خوشنما — ہر ایک کی ہے شکل بلا شک جدا جدا

ہووی بیان کیا بہلا شان عظیم کا — کہلے ہین نام ہے وہ خدای کریم کا

بیلا چنبیلی سوتیا نسرین و نسترن — کرتے ہین یاد اوسکی ہین سب چاک پیرہن

پیدا اوسیکے نور کا شجر و حجر مین ہے — ارض و سما مین وہی شمس و قمر مین ہے

وحشی تمام رہتے ہین یاد و ودود مین — کوئی رکوع مین ہے بہلا کوئی سجود مین

طائر بہی یاد کرتے ہین رب رحیم کو — حشرات بہی تو جانتی ہین خالق کریم کو

لیل و نہار دستے نکلتے ہین لو لئے — ہین ذات پاک اوسکی کے سیارہ ہی حلقہ

یہہ صدق کیا کرے تعریف اسکی اب — حیران فرشتے رہتے ہین اسکی ثنا مین سب

پیدا اوسنے اپنے نور سے نور احمدی کیا — تصدیق جسکی ہے اوسے حقی کیا

ہین اوس رسول پاک کے بس چاہنے بشیر — دونون جہان مین انکا نہین ہے کوئی نظیر

بہیجے سلام یا خدا خیر الانام کو — ہم عاصیون کا اوس شفیع عالی مقام کو

محمود ودہ بہیجے رسالت مآب پہ — بیحد ولی نثار اوس عالیجناب پہ

الصلوات علی نبی اللہ

عورتین جنت کی تہین موجود وان	واسطے خدمت کے تہین حوریں وہان
تہا کسی کے پاس کچہہ سامان وہان	کوئی تہا شیشہ لیے کوئی شیشہ دان
غسل حضرت ایک بی بی نے دیا	دوسری بی بی نے حضرت کو لیا
حلۂ فردوس پہر پہنا دیا	سبز وہ سندیل دی سر پر سجا
وہ بہشتی عطر حضرت کے لگا	آمنہ کی گود مین پہر دیدیا
سجدہ و سلام آپ نے حق کو کیا	رب ہب لی امتی کی تہی صدا
پہہ دعا کرنے لگے حق سے نبی	ای خدای دو جہان امت مری
ای مرے رب ای مری مالک کریم	توہی ہے رحمن اور توہی رحیم
ای خدا تو بخش دے امت مری	ہے تجہی پر اختیار رحمت تری
حکم حق ہی الغفور [illegible]	ای فرشتو اب گواہ رہنا ذرا
دوست ہوا میرا امت کو شفیع	دن قیامت کے وہ کب ہوئے [illegible]
ای مجیر ای مجیر ای مجیر	ای خبیر ای خبیر ای خبیر
ای نصیر ای نصیر ای نصیر	ای بصیر ای بصیر ای بصیر
ای غفور ای غفور ای غفور	ای شکور ای شکور ای شکور
ای علیم ای علیم ای علیم	ای حلیم ای حلیم ای حلیم

قصیدہ در بیان تولد شریف

آتی ہے بوے مشک ختن سب ہین معطر پیرہن	پہولے پہلے ہین گل چمن ہین سرو ہان شیرین دہن
خاموش بیٹہے کمین آراستہ ہے انجمن	ہین خوش جہان کے مردوزن ہین [illegible]

آئے ہین وہ شاہ زمن

فخر جہان پیدا ہوئے نور فشان پیدا ہوئے	خلق امان پیدا ہوئے شاہ شہان پیدا ہوئے
شیرین دہان پیدا ہوئے رطب اللسان پیدا ہوئے	وارث جنان پیدا ہوئے فیض روان پیدا ہوئے

پیدا ہوے [illegible] زمن

شان خدا پیدا ہوئے۔ نور ہدیٰ پیدا ہوئے
عقدہ کشا پیدا ہوئے۔ دافع بلا پیدا ہوئے

راہ نما پیدا ہوئے۔ ماہ لقا پیدا ہوئے
کہف وریٰ پیدا ہوئے۔ صدر علی پیدا ہوئے

پیدا ہوئے شیریں سخن

آن محترم پیدا ہوئے۔ وہ محتشم پیدا ہوئے
دافع الم پیدا ہوئے۔ صاحب حشم پیدا ہوئے

بحر کرم پیدا ہوئے۔ شاہ امم پیدا ہوئے
فخر عجم پیدا ہوئے۔ عالی ہمم پیدا ہوئے

پیدا ہوئے وہ بت شکن

بیکار اب صیاد ہے۔ قمری کا دل آباد ہے
خمخانہ سب برباد ہے۔ شور و فغاں فریاد ہے

سرو چمن آزاد ہے۔ پھولا ہوا شمشاد ہے
یہ صدق بھی دل شاد ہے کیا حکم کیا ارشاد ہے

موجود ہیں اہل سخن

بیان تولد و سلام

لکھوں کیا تولد کے احوال کو
لکھوں کیا میں احوال شاہ زماں
ہوئی وہ ہجوم ایسی زمیں تا آسماں
ہمارے نبی جبکہ پیدا ہوئے
بحکم خدا رضوان جنت سے آ
وہ طشت زمرد فرشتے لئے
وہ روح الامین حلے جنت سے لے
تولد ہوئے وہ رسول امین
تولد ہوئے احمد مجتبےٰ
تولد ہوئے سرور انبیا
تولد ہوئے وہ شہ انبیا

لکھیں سب بشر تو بھی پورا نہو
فرشتوں کی قاصر ہے یاں پر زباں
کہ جس سے ہے عاجز ہے اپنی زباں
زمیں کے سبھی بت تھے اوندھے گر
صراحی بہشتی لئے تھا کھڑا
برائے نبی غسل موجود تھے
برائے نبی آکے وارد ہوئے
کہ جتنے سب آئے روح الامین
تولد ہوئے شاہ ہر دو سرا
تولد ہوئے رہبر اولیا
کہ جسکا لقب ہے حبیب خدا

[illegible]

ہمارے نبی آج پیدا ہوئے ۔ شہ انس وجان آج پیدا ہوئے
تولد ہوئے آج فخر رسل ۔ تعینات اونپر ہوئے عقل کل
تولد ہوئے وہ شہ بحر و بر ۔ سلام اونپہ کہتے تھے شجر و حجر
تولد ہوئے شاہ فخر انام ۔ پڑھو اونپہ تم درود و سلام

بحر دیگر

السلام ای سرور دنیا و دین ۔ السلام ای رحمۃ للعالمین
السلام ای سرور عالیجناب ۔ السلام ای شافع یوم الحساب
السلام ای حضرت خیر الوریٰ ۔ السلام ای ہادی راہ ہدیٰ
السلام ای صاحب حمد و لویٰ ۔ السلام ای شافع روز جزا
السلام ای سرور عالی مقام ۔ السلام ای موجب فخر انام
السلام ای دین و دنیا کے سما ۔ السلام ای انبیا کے پیشوا
السلام ای بادشاہ انس و جاں ۔ السلام ای تکیہ گاہ بیکساں
السلام ای شاہ رہبر السلام ۔ السلام ای شاہ کوثر السلام

بحر دیگر

یا رسول اللہ حبیبی سیدی ۔ یا رسول اللہ کریمی اکرمی
یا رسول اللہ حبیبی ارحمی ۔ بجز تمہارے نہیں میرا کوئی
یا رسول اللہ خبر لیجئے میری ۔ اب گنہ سے ہے بری حالت مری
یا رسول اللہ شفیع عاصیاں ۔ راہبر ہو رہنمائے گمرہاں
یا رسول اللہ مرے مشکل کشا ۔ حل مشکل کر مری بہر اللہ
یا رسول اللہ شہ صدق و صفا ۔ ڈالدی اسپر کرم کی اک نظر
بس تمہارا ہی نام کو لیتا ہوں میں ۔ اور تمہارا آسرا رکھتا ہوں میں
رہی شفقت سے مدد کیجے مری ۔ بحر عصیاں میں ہے کشتی مری
اب تو للہ لیجئے میری خبر ۔ ہے گنہ سے حال میرا ابتر

صدق کی ہر روز حق سے ہے دعا
جسنے زیارت احمد مرسل کی کی
عرض میری کیجیو یارب قبول

اسکو زیارت احمد مرسل کرا
ہو گیا وہ جنتی بس جنتی ؀
از برائے سید پاک رسول ؀

نام احمد پہ کرون ہون اختتام
اب پڑہو اونپر صلوٰۃ و السلام

گرمی ہے اس عشق نے سینہ مین کری کیون ہے
امی نقش ستمگر بہلا ہے کیے تو پہرے مست
کہتے تہے تعجب سے ہر دم ہہی قدسی
چرجا تو ہہی کہتین حورین کہڑی اس دم
کہتے تہے ملک حور ہہی خلد مین باہم
آنیکی خبر کسکی ہوتا ہے بیان کس کا
کہتے تہے یہہ غلمان بڑی حیرت سے وہان پہ
قدسی ہہی اپنے سے کہڑے کرتے تہے باتین
کہتی تہین تعجب سے آپسمین کہڑی حورین
کرتے تہے ملک چرخ کے آپسمین یہہ چرچا
رو کر کہا براق نے حیران مین کہڑا ہون
غلمان بہی کہڑے کرتے تہے آپسمین اچنبا
کہتا تہا یہہ خازن در دوزخ پہ کہڑا ہو
مالک در دوزخ پہ کہڑا کہتا تہا یہہ ہی
کہتے تہے کسی جانب سے الیاس نبی ہہی
کہتے تہے ہی خلد مین یعقوب پیغمبر
کہتے تہے فرشتے کہ لٹا دینگے یہہ کیسہ
کرتے تہے ملایک یہہ اچنبے سے تو باتین

الفت شہ عالم کی میری دلہین بہری کیون ہے
رہبر تیرے احمد ہین تجہے در بدری کیون ہے
اس رات مین ایک نور کی بدلی سی گہری کیون ہے
بچہی ہوئی ہر جا ہی یہہ یہہ بقشت زری کیون ہے
مہکے ہین پڑی غنچے آنکہون مین تری کیون ہے
پہنے ہوئے ہر حور یہہ پوشاک ہری کیون ہے
لبریز ہر ایک نہر یہہ شربت سے بہری کیون ہے
اس رات ہر ایک محل پہ یہہ جلوہ گری کیون ہے
ہر قطعہ مین ہر کیاری مین ہر جا ہی تری کیون ہے
غلمان کی ہہی پوشاک زمرد سے کہری کیون ہے
تقدیر میری گردش اختر سے بہری کیون ہے
پوشاک ہر ایک حور نے دہانی سی کری کیون ہے
افسردہ سی اس رات مین نار سقری کیون ہے
قیدی ہہی ہر ایک آتش دوزخ سے بری کیون ہے
ہر سمت یہہ اب چرخ سے رحمت اتری کیون ہے
ہر تخت پہ ہر چیز عجائب سے دہری کیون ہے
یاقوت سے لبریز ہر ایک کشتی بہری کیون ہے
ہر کرسی پہ ہر چیز پیاری سی دہری کیون ہے

پہونچا تو فرشتے یہی کہتے تھے کھڑے ہو | زینت بڑی ہر حور بہشتی کی کیون ہے

ای صدق تو مداح ہے رسول شہ اکرم
ان شعرون کے لکہنے مین تجھے درد سری کیون ہے

مین روز محشر کی آفتون سے اس نفس بد کو ڈرا رہا ہون | وہ گرمی درد و شدت مین ساری اسکو جتا رہا ہون
یہی تو سمجھا ہے نفس احمق کہ تنگ مجکو کیا ہے بیحد | مین عیش و عشرت کو تیری یان پر یہہ سبھی اسی وقت اڑا رہا ہون
کبھی سفر سو کبھی لڑے تو خدا سے کر تو کبھی نہ غفلت | وہ دن قیامت جو ہے محشر مین یاد تجکو دلا رہا ہون
یہی عقل کہتی ہے کر نہ غفلت تجھے سفر ہے بہت ہی کرنا | یہہ دم تو گنتا ہے کر نہ ضایع کہ مین تو منزل پہ جا رہا ہون
دکھا دی جلوہ ذرا تو اپنا برای احمد کرم سے اپنے | مین اپنی ہستی کو تیری الفت مین مولا میرے مٹا رہا ہون
بلا کے شب مین جلد شاہا دکھا نا صورت اٹھا کے برقع | مین ایک مدت سے درد فرقت کے سینہ اپنا جلا رہا ہون
پڑا تھا گوشہ مین ایک عاشق یہہ خود ہی کہتا تھا رو کے شاہا | خبر لو میری تمہاری الفت مین دلکو اپنے اٹھا رہا ہون
یہ حال اپنا کہون مین کس سے بہت ہون حیران بہت پشیمان | سوای اسکے نہین ہے کچھ بھی کہ دل مین اپنا جلا رہا ہون
دکھا دو چہرہ بہت ہون مضطر نہین ہے چارہ نہین ہے یارا | تمہاری غم مین رسول اکرم یہہ آنکھین اپنی رولا رہا ہون
جو باغ جنت مین پہونچا قاصد تو رو کے بولا براق اس سے | نبی کی الفت مین درد و غم سے بدن یہہ اپنا گھلا رہا ہون
یہی وہ کہتا تھا اگر یان ہو کے کہ مجھ سے پوچھو حال میرا | رسول اکرم کی عشق و الفت مین خون کے آنسو بہا رہا ہون
مین سر جھکائے رہون ہون بیٹھا نہین خبر ہے مجھے کسی کی | تغیر حالت ہے ایسی میری کہ اشک خون مین نہا رہا ہون
بتاؤن تمکو مین حال کیا دل کہ جو کہ گذرے ہے مجھ پہ ہر دم | مین عشق سوزان سے آگ سینہ مین ہر دم اپنے جلا رہا ہون
ذرا نہ پوچھو تم حال میرا کہ مین ہون مضطر ہے رنج و کلفت | مین عشق احمد مین آنکھ اپنی سے اشک طوفا بہا رہا ہون
یہی وہ کہتا سنو نہ ہمسر کہ مجھ سے پوچھو ذرا نہ لوگو | مین مبتلای الم ہون بیحد کہ دلکو اپنے جلا رہا ہون
بہت ہی گر کر بہت ہی رو کر یہی تو کہتے اویس قرنی | ملا دے مجکو خدایا شہ سے کہ صدمے فرقت اٹھا رہا ہون
خبر لو آکے رسول اکرم بری ہے حالت تباہ میری | لہو کا طوفان ہے آہ و حسرت مین چشم غم سے بہا رہا ہون
بلال حبشی نے دیکھی صورت تو خواب ہی مین یہہ کہے شاہا | تمہارے غم مین ہوا ہون غمگین مین آنکھین اپنی رولا رہا ہون
صہیب رومی یہی تھے کہتے حضور اقدس مین عاجزی سے | وطن کو چھوڑا ہے مین نے شاہا تمہاری قدمون مین آ رہا ہون
شفیع عالم کی بعد رحلت صہیب بولے یہ درد و غم سے | نہ پوچھو مجھ سے کہ مین ہون سقمون مین دل یہ اپنا جلا رہا ہون

یہی تو کہتے صدیق اکبر نبی اکرم کی بعد رحلت
عمر یہ کہتے تھے بعد رحلت کہ درد و غم کو نہ پوچھو یارو
جناب عثمان بہت ہو غمگین یہی وہ کہتے تھے حق کے پیارے
رسول والا کی بعد رحلت علی والی یہی تھے کہتے
ذرا رولا یا تہا مجکو ای دل رسول اکرم کا حال سنکے
سمجھ لے ای دل جو آدمی دنیا مین باغ جنت کا ایک گل ہی
برای دعوت نبی بر حق یہی تو کہتے تھے مشرکون سے
رسول کہتے صحابیونسے کہ تم ہو افضل خدا کے بندے
گئے صحابہ جبر اکے اوپر تو بولے اونسے شفیع اعظم
یہ عرش اعظم یہ کہتا حق ہے فرشتے اپونسے ناز کرکے

ہین عشق سوز انسے آگ سینہ مین ہر دم اپنے جلا رہا ہون
ہین عشق و الفت رسول احمد مین دل یہ اپنا جلا رہا ہون
تمہاری الفت مین تیر کہایا ہے یہ دل مین اپنا جلا رہا ہون
خبر لو میری رسول پیارے کہ تم سے مین اب جدا رہا ہون
اب باغ جنت کا ذکر کرکے سمجھ لے تجکو سنا رہا ہون
جو مردہ سو تکھے وہ ہووے زندہ یہی مین تجکو جتا رہا ہون
نہین مین مانگون ہون تمسے اجرت مین راہ حق پر بلا رہا ہون
جو آئے حق کے ہین حکم مجہپہ وہ ساری تمکو جتا رہا ہون
رہائی امت کی نار دوزخ سے حق سے رو کر کرا رہا ہون
رسول اقدس کو پیدا کرکے مین شان اپنی دکہا رہا ہون

یہی تو کہتا ہے صدق رو رو کہ شعر مولا قبول کر لو
نہین ہے مطلب کسی سے مجکو مین شعر اپنے سنا رہا ہون

مناجات خاتمہ

الہی واسطے اپنے نبی کے
الہی جو کہ ہین محفلین شامل
جو حاضر ہین یہان پر مرد و عورت
جو ہووین نامراد انکو تو کر شاد
نہووی کام جنکا اونکو دی کام
جو بے نوکر ہین اونکو نوکری دے
جو ہون بیمار اس محفل مین حاضر
جو بے روزی ہون اونکو رزق دیجو
خداوندا گئے ہین جو سفر کو
پہنسے ہین قید مین جو کہ الہی

الہی واسطے مولا علی کے
سبہی کر حاجتین تو انکی حاصل
روا کر تو خدایا اونکی حاجت
جو بے اولاد ہون دی اونکو اولاد
نہ کہیو تو خدایا اونکو ناکام
کرم سے اونکے اوپر فضل کر دے
شفا دی اونکو تو ای رب قادر
کرم سے اونکے اوپر رحم کر تو
وہ آوین خیریت سے اپنی گہر کو
اب آسان کر دی تو اونکی رہائی

[illegible]

بلا ایک تنگدستی سے خدایا
خدایا نور سے بہردی تو سینا
خداوندا مرین ایمان سے ہم
قیامت مین تیرا دیدار ہووے
جو ہون مولود کے بانی محفل
اونہو نکے حال پہ تو کردی رحمت
ہوئے حاضر ہو جو مجلس مین جا
قرضداری جو ہووی او نکے اوپر
ترقی دین احمد کی کرا دی

نکلیجو مبتلا ہمین خدایا
دکہا دی ہم سبہو نکو تو دینا
جئین جب تک رہین ثابت قدم ہم
شفاعت احمد مختار ہووے
خدایا کر مرادین او نکی حاصل
اونہو نکے مال مین تو دیدی برکت
اونہو نکو شاد کر جلدی خدایا
ادا ہووی نہ ہوین ذرہ مضطر
جو گمرہ مین اونہین رستہ بتادی

[illegible]

تمام شد

اشتہار

جو کہ یہہ دیوان تصنیفات ہمارے والد ماجد حافظ محمد حیدر صاحب کا ہے سلامت باکرامت رکھے اللہ او نکو ہمارے سر پراس دیوان صدق مین ۱۵۲ غزلین اور قصیدے اور ترجیع بند وغیرہ درج ہین کوئی صاحب بغیر اجازت ہماری ارادہ چھاپنے کا نہ فرماوین قیمت اسکی فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک کے مقرر ہے جس شخص کو خریداری اسکی منظور ہووے وہ بذریعہ ویلوپیبل اپیل یا بذریعہ منی آڈر قیمت بہیجکر طلب فرماوین اور اپنا مقام و پتہ نشان صاف تحریر فرماوین سوای اس پتہ کے اور کسی جاسے کتاب دستیاب نہوگی فقط

المشتہر اویس و جنید ولد حافظ محمد حیدر مقام اگرہ محلہ گڈہیہ حکیم جی متصل کٹرہ

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف یا ہم دونوں بھائیوں کے اردہ چھاپنے کا نہ فرما دین - اشعار شہادت جناب سید الشہدا علیہم السلام کے مصنف کے بہت کثرت سے تصنیف کئے ہوئے ہیں ہمراہ دیوان کے طبع ہونا مناسب نہ جانا انشااللہ تعالیٰ وہ بہت جلد طبع ہونگے - قیمت دیوان صدق کی ایک روپیہ ہے جس صاحب کو خریداری اسکی منظور ہو وہ قیمت بھیجکر طلب فرماوین فقط

المشتہر

محمد اویس و محمد جنید مقام آگرہ محلہ گدھیہ حاکم جی